عمرۂ مفردہ

(اعمال - مسائل - ادعیہ)

بمطابق فتاویٰ:

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ السید علی الحسینی السیستانی دامت افاضاتہ

تالیف وترجمہ:

حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید احسان حیدر جوادی مدظلہ

ناشر:

مہدی ٹورس اینڈ ٹراولس

۵، رابیہ منزل (مچھی والا بلڈنگ)، ۳۰۰ / ۳۱۲، ایس۔وی۔پ۔روڈ،
ممبئی ۴۰۰۰۰۹۔

تعاون: علامہ جوادیؒ ٹرسٹ، میرا روڈ، تھانہ (مہاراشٹرا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

حج وعمرہ کے عاشقوں، محبوں اور شیداؤں

یعنی

حضرات ائمۂ معصومین علیہم السلام

بالخصوص

حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف

اور اُن کے عشقِ حج وعمرہ کے مروِّج

علامہ السید ذیشان حیدر جوادی طاب ثراہ

کے نام

جن کی تربیت نے مجھ میں بھی یہ عشق پیدا کیا۔

کل الحقوق محفوظۃ

مشخصات کتاب

نام کتاب	:	عمرۂ مفردہ: اعمال ۔ مسائل ۔ ادعیہ
مطابق فتاویٰ	:	حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ السید علی السیستانی دامت افاضاتہ
تالیف وترجمہ	:	حجۃ الاسلام مولانا السید احسان حیدر جوادی مدظلہ
طباعت	:	اوّل
تاریخ اشاعت	:	۱۱/ذیقعدہ، ۱۴۳۲ھ (روز ولادت امام علی رضا علیہ السلام) اکتوبر، ۲۰۱۱ء
طباعت	:	دوم
تاریخ اشاعت	:	۲۰/جمادی الاول، ۱۴۳۵ھ (روز ولادت جناب زہراء سلام اللہ علیہا) اپریل ۲۰۱۴ء
تعداد	:	۱۰۰۰/ (ایک ہزار)
ناشر	:	مہدی ٹورس اینڈ ٹراولس
پتہ	:	Shop No. 5, Rabia Manzil, (Machiwala Building), 300/312, S.V.P. Road, Mumbai - 9. Ph. 23734475
تعاون	:	علامہ جوادیؒ ٹرسٹ، مہاراشٹرا
پتہ	:	Asmita Heratage, 3/A/704, Naya Nagar, Mira Road (E), Thane - 401107. Ph. 28552865
قیمت	:	۲۰۰/= روپیہ

فہرست

عرض ناشر.. ۶
مؤلف کے قلم سے ۸
عمرۂ مفردہ ۹
مکۂ مکرمہ میں داخل ہونا.. ۹
اعمال عمرۂ مفردہ ۱۱
احرام.. ۱۲
واجبات احرام ۱۵
مستحبات اِحرام ۱۹
مکروہاتِ احرام ۲۱
محرماتِ احرام ۲۲
محرمات احرام سے متعلق سوالات وجوابات ۳۲
مستحبات دِخولِ حدودِ حرم ۳۵

مستحبات دِخولِ مکۂ مکرمہ ۳۷

مستحبات دِخولِ مسجدالحرام ۳۸

طواف ۴۴

واجبات طِواف ۴۶

آداب ومستحبات طِواف ۵۶

نماز طواف ۶۰

مستحبات نماز طِواف ۶۳

سعی ۶۴

مستحبات سِعی ۶۷

تقصیر یا حلق ۷۳

طواف النساء اور اُس کی نماز ۷۵

محصور ومصدود (جو دشمن وغیرہ یا مرض کی بنا پر حج وعمرہ سے روک دیا گیا ہو) ۷۷

طواف وداع ۷۹

مسائل متفرقہ ۸۱

عمرۂ مفردہ ۸۳

عرض ناشر

دین اسلام کے ارکان میں اگر ایک طرف حج کا شمار کیا گیا ہے تو دوسری جانب آیات و احادیث میں عمرہ کو بھی بے پناہ اہمیت دی گئی ہے۔ یہاں تک کہ ہجرت کے بعد مرسل اعظم ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلسل طواف خانۂ کعبہ اور عمرہ کی چاہت میں تڑپا کرتے تھے اور شاید قدرت نے بھی اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ آنے کا موقع حج سے پہلے عمرہ کے ذریعہ عنایت فرمایا۔

اور ایسی ہی کچھ وجہ تھی کہ جس کی بنا پر جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقام قباء میں اسلام کی پہلی مسجد تعمیر کی تو اُس کے ثواب کے طور پر ارشاد فرمایا کہ ”جو شخص بھی مدینہ سے وضو کر کے مسجد قباء میں آ کر دو رکعت نماز ادا کرے گا تو اُس کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے۔“

ہماری خوش قسمتی ہے کہ حضرت علامہ السید ذیشان حیدر جوادی اعلی اللہ مقامہ کی طرح ہی اُن کے فرزند ارجمند حجۃ الاسلام مولانا السید احسان حیدر جوادی مدظلہ کا قلم بھی کسی نہ کسی شکل میں چلتا ہی رہتا ہے اور اب تک اُن کی تقریباً چالیس درسی وغیر درسی تالیفات و

تراجم کو شائع ہو چکی ہیں۔اور خدائے علیم کی بارگاہ میں ہم دست بدعا ہیں کہ یہ سلسلہ یونہی بلکہ اِس سے بھی تیز تر جاری رہے۔

موجودہ کتاب میں مولانا موصوف نے عمرۂ مفردہ، عمرۂ تمتع (بلکہ حج) سے متعلق تقریباً سارے ہی احکام ومسائل اور مناسک وادعیہ بہت ہی واضح اور سادہ روِش سے مرتب کر دئے ہیں تا کہ اِن سعادتوں سے سرفراز ہونے والوں کو کسی طرح کی زحمت پیش نہ آئے۔دعاؤں کا ترجمہ بھی بڑی ہی سلیس زبان میں کر دیا ہے تا کہ مومنین اُن دعاؤں کی روح اور ان کے مطالب ومفاہیم کو درک کر کے اُن کی معنویات تک آسانی سے پہونچ سکیں۔

خدائے کریم اِس کتاب کی اشاعت میں تعاون کرنے والوں بالخصوص بھائی ہدایت صاحب اور ان کے رفقاء اور مولانا موصوف بلکہ ہم سب کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور ہماری اِن کوششوں کو اپنی بارگاہ میں مقبول قرار دے کر اِسے ذخیرۂ آخرت قرار دے۔آمین

ناشر

مؤلف کے قلم سے

خدائے رحمان ورحیم کا جس قدر شکر ادا کیا جائے کم ہے کہ اُس نے پھر اپنے دین مبین کی ایک اہم خدمت کا موقع مرحمت فرمایا اور حقیر کی تالیفات وتراجم کا سلسلہ چوتھی دہائی میں داخل ہو کر الحمد للہ تیز رفتاری کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔

کافی عرصہ سے میرے بعض رفقاء مجھ سے تقاضہ کر رہے تھے کہ (اُن کے مطابق) آپ کو مسائل ومناسک حج وعمرہ پر بڑی دسترس اور عبور حاصل ہے اور آپ چونکہ مسلسل ان مسائل کا مطالعہ بھی کرتے رہتے ہیں لہٰذا ایک مستقل کتاب ، اُن مومنین کرام کے لئے جو عمرۂ مفردہ کی غرض سے دوسرے ممالک سے آتے ہیں اور بالخصوص وہ نوجوان و جوان جو جدہ یا حجاز مقدس کے دوسرے شہروں میں ملازمت کی غرض سے رہائش پزیر ہیں، کے لئے آسان زبان اور سادہ لب ولہجہ میں مرتب کردیجئے جس میں تمام مسائل و ادعیہ وغیرہ بھی شامل رہیں تاکہ وہ اس میں موجود مندرجات کے ذریعہ آسانی سے فرائض عمرہ انجام دے سکیں۔

لیکن میرے ساتھ ایک پریشانی یہ تھی کہ میرا دل اِس خدمت کے لئے اُس وقت

تک آمادہ نہیں ہو رہا تھا جب تک کم از کم ایک بار موسم عمرہ میں خود جا کر اسی غرض سے عمرہ انجام نہ دے لوں اور مسائل کی نوعیت وغیرہ کو اچھی طرح سے سمجھ نہ لوں۔

خوش قسمتی سے مارچ ۲۰۱۱ء کے اواخر میں مہدی ٹورس کا ایک مخصوص گروپ عمرۂ مفردہ کی غرض سے جا رہا تھا اور ٹور کے منتظم بھائی مہدی صاحب نے کئی برسوں سے حج کی طرح اس سفر میں بھی ساتھ رہنے کا مجھ سے تقاضہ فرمایا جسے میں نے بصد خوشی اس لئے قبول کر لیا کہ میرا یہ مقصد بھی حاصل ہو جائے گا۔

چنانچہ اِس سفرِ عمرہ میں، میں بحیثیت معلّم کاروان موجود رہا اور تمام مسائل و مشکلات کا بغور جائزہ لیتا رہا اور مدینۂ منورہ سے ہی اِس کتاب کی تدوین کا آغاز کر دیا اور کافی حد تک مکۂ مکرمہ تک میں مکمل بھی کر لیا لیکن وہاں سے واپسی کے بعد گوناگوں مصروفیتوں کے سبب کتاب کی تکمیل میں تاخیر پر تاخیر ہوتی رہی۔

عمرۂ مفردہ کے فضائل یا اُس کے فوائد کے بارے میں یہاں کچھ بھی نہ عرض کروں گا کیونکہ کبھی کبھی اجر و ثواب دیکھ کر اعمال انجام دینے میں کہیں نہ کہیں تجارت جیسا احساس ہونے لگتا ہے جیسا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا بھی ہے کہ کچھ لوگوں کی عبادتوں کی نوعیت، تجارت جیسی ہوتی ہے کہ وہ عمل کے بدلہ میں ثواب کا سودا کرتے ہیں۔ جبکہ کمالِ عبادت، حصولِ ثواب کے بجائے رضائے معبود ہے۔

کتاب مکمل ہو کر اب آپ کے ہاتھوں میں ہے، جس کے لئے نامناسب ہوگا اگر میں کچھ لوگوں کا شکریہ ادا نہ کروں، جن میں بھائی شیخ مہدی صاحب، بھائی ابن مرتضیٰ صاحب، بھائی ہدایت صاحب اور ان کے رفقاء وغیرہ کے علاوہ وہ حضرات بھی شامل ہیں

جنھوں نے اِس کتاب کی اشاعت میں جزوی سہی، مگر حصہ لیا ہے اور اپنا نام ظاہر کرنا پسند نہیں فرمایا ہے۔ خدا ہم سب کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

آپ سے اتنی سی گزارش ہے کہ تمامتر دقتوں کے باوجود بھی اگر کتاب میں کہیں کوئی کمی یا نقص نظر آئے تو نظرانداز کرنے کے بجائے متوجہ ضرور کیجئے گا تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کی جاسکے۔

خدائے کریم، حقیر کی اِس حقیر کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول کرتے ہوئے ذخیرۂ آخرت قرار دے اور اِس کا ثواب شامل الذکر افراد کے مرحومین کی ارواح بالخصوص میرے والد ماجد حضرت علامہ السید ذیشان حیدر جوادی اعلیٰ اللہ مقامہ کی روح پاک کو ایصال فرمائے۔ آمین

خادم الشریعۃ، السید احسان حیدر جوادی

۱۵/شوال المکرم (روز شہادت امام صادق علیہ السلام) ۱۴۳۲ھ، میرا روڈ، تھانہ

عمرۂ مفردہ

مکۂ مکرمہ میں داخل ہونا

خلاصہ:

مکۂ مکرمہ میں بغیر احرام داخل ہونا حرام ہے، علاوہ: احرام حج کے ساتھ، احرام عمرہ (مفردہ یا تمتع) کے ساتھ یا جس قمری مہینہ میں عمرہ کرلیا ہو (یعنی پہلی تاریخ کا عمرہ آخر ِماہ تک مؤثر رہے گا اور ۳۰ ؍تاریخ کو ِکیا ہوا عمرہ دوسرے دن یعنی نئے مہینے کی پہلی تاریخ کو مکہ میں داخل ہونے کے لئے کافی نہ ہوگا)۔

عمرۂ مفردہ ایک مستحب عمل ہے اور اس کا بار بار کرتے رہنا بھی مستحب ہے لیکن اگر احرام باندھ لیا تو تمام اعمال کی ادائگی واجب ہے اور اسے درمیان میں چھوڑا نہیں جا سکتا ہے۔ اور نہ اعمال مکمل کئے بغیر، محرمات ِاحرام سے نکلا جا سکتا ہے۔

(۱) ☆ جو مسلمان بھی مکۂ مکرمہ میں داخل ہونا چاہتا ہے، اس کے لئے واجب ہے کہ لباس احرام پہن کر ہی داخل ہو۔ اور لباس ِاحرام، یا حج کے لئے پہنا جا سکتا ہے یا

عمرہ کے لئے،اور حج کا زمانہ چونکہ مخصوص ہے بنابریں اگر اس کے علاوہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونا چاہے تو احرام عمرہ کے ساتھ ہی داخل ہونا واجب ہے۔علاوہ اُن لوگوں کے جو مکۂ مکرمہ میں مستقل اور مسلسل رفت وآمد رکھتے ہیں یا اسی قمری مہینہ میں کم از کم ایک بار عمرہ کر چکے ہیں،وہ اس حکم سے خارج ہیں۔

(۲) ☆ جو لوگ مکۂ مکرمہ سے سولہ فرسخ (تقریباً ۸۸ کیلومیٹر سے کچھ کم) سے زیادہ دور رہتے ہیں،اگر وہ عمرۂ مفردہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور حج کی استطاعت نہ بھی رکھتے ہوں تب بھی ان پر عمرۂ مفردہ واجب نہیں ہے۔

(۳) ☆ حج ہی کی طرح عمرۂ مفردہ کی تکرار (بار بار بجالانا) مستحب ہے،اگر چہ ایک قمری مہینہ میں ایک بار عمرۂ مفردہ کر چکا ہو تو احتیاطاً دوسری یا زیادہ مرتبہ رجاءِ مطلوبیت (اس ارادہ سے کہ بارگاہِ خداوندی میں یہ عمل مطلوب ومقبول ہوگا) کی نیت سے انجام دے۔اور ایک ماہ میں ایک بار کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حتماً انتیس یا تیس دن گزر جائیں بلکہ قمری مہینہ کا تبدیل ہو جانا کافی ہے۔

(۴) ☆ اگر کوئی شخص عمرۂ مفردہ کے احرام میں مکہ مکرمہ میں داخل ہو کر عمرۂ مفردہ انجام دے اور آٹھ ذی الحجہ تک مکہ میں ہی رہے تو اس کے لئے ممکن ہے وہ اسی عمرہ کو عمرۂ تمتع قرار دے کر حج تمتع بجالائے اور الگ سے عمرۂ تمتع کی ضرورت نہیں ہے، البتہ ایسی صورت میں،حج کے اعمال میں اُسے قربانی بھی کرنا ہوگی۔

(۵) ☆ ایک قمری مہینہ میں دو عمرۂ مفردہ نہیں بجالائے جاسکتے،لیکن اگر ایک عمرہ اپنی طرف سے اور دوسرا کسی دوسرے کی طرف سے کیا جائے،یا دونوں عمرے دو

الگ الگ لوگوں کی طرف سے کئے جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۶) ☆ اگر ایک ہی مہینے میں دو عمرۂ مفردہ کر رہا ہو تو دوسرے عمرہ کو نیابتاً انجام دے سکتا ہے، اور اس کی اجرت لینے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

(۷) ☆ حج کے مہینوں (شوال، ذیقعدہ اور ذی الحجہ) میں اگر کوئی شخص مجبوراً یا بلا کسی ضرورت کے، عمرۂ تمتع سے پہلے عمرۂ مفردہ بجالانا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن احتیاطاً یہ دونوں عمرے ایک ہی قمری مہینہ میں نہ کئے جائیں۔

(۸) ☆ حجِ اِفراد کرنے والوں کے لئے عمرۂ مفردہ فوراً انجام دینا چاہئے جیسے کہ حج واجب ہونے کے بعد فوراً اُسی سال حج کرنا واجب ہے۔

(۹) ☆ عمرۂ تمتع اور حج تمتع کے بعد اگر کوئی شخص خود اپنی طرف سے عمرۂ مفردہ کرنا چاہے اور قمری مہینہ عمرۂ تمتع اور عمرۂ مفردہ کے درمیان بدل چکا ہو، تو عمرۂ مفردہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۰) ☆ حجِ اِفراد کرنے والا عمرۂ مفردہ کرنے سے پہلے اگر اس حج والے عمرہ کے بجائے کسی دوسرے عمرہ کا احرام باندھنا چاہے تو کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ دوسرا عمرہ مستقل طور پر دوسرا عمل ہے اور اس کا پہلے والے عمل سے کوئی تعلق نہیں ہے (اگرچہ حجِ اِفراد کے بعد عمرہ فوراً بجالانا چاہئے تھا)۔

اعمال عمرۂ مفردہ

عمرۂ مفردہ کے سات اعمال یہ ہیں:

(۱) احرام

(۲) طواف

(۳) نماز طواف

(۴) سعی

(۵) تقصیر

(۶) طواف نساء

(۷) نماز طواف النسائ۔

ان تمام اعمال کی تفصیل آئندہ ذکر کی جائے گی۔

احرام

خلاصہ:

احرام، صرف میقات سے ہی باندھا جائے گا، نہ اُس کے پہلے سے اور نہ اُس کے بعد سے۔ ہاں میقات کے برابر واقع ہونے والی جگہ سے بھی نذر کے ذریعہ احرام باندھا جا سکتا ہے۔ احرام میں مردوں کے لئے صرف دو بغیر سلے ہوئے کپڑے جن میں ایک لنگی اور دوسری دونوں شانوں پر پڑی چادر ہونا چاہیئے۔ عورتوں کا لباس ہی اُن کا احرام ہو سکتا ہے۔

احرام کا میقات سے باندھنا ضروری ہے اور میقاتوں میں صرف مسجد شجرہ کا داخلی حصہ میقات ہے کہ اُس کے باہر صرف حیض والی عورتیں ہی احرام کی نیت کریں گی، اس کے علاوہ علاقے میقات ہیں کہ مسجد وغیرہ میں جانا شرط نہیں ہے۔

مکہ میں موجود لوگوں کے لئے عمرۂ مفردہ کی میقات تنعیم، حدیبیہ اور جعرانہ میں سے کوئی بھی ایک جگہ ہو سکتی ہے۔

میقات (احرام باندھنے کی جگہیں)، عمرہ کرنے والوں کے اعتبار سے دو طرح کی

ہیں:

(۱)　مکہ مکرمہ سے باہر والوں کی میقات

(۲)　مکہ مکرمہ میں ہونے والوں کی میقات۔

(۱) مکہ مکرمہ سے باہر والوں کی میقات:

(۱۱) ☆ عمرۂ مفردہ کے احرام کے لئے بھی وہی پانچ میقات (احرام باندھنے کی جگہیں) ہیں جو عمرۂ تمتع کے احرام باندھنے کی جگہیں ہیں:

۱:　''مسجد شجرہ''، اسے ذوالحلیفہ بھی کہتے ہیں اور یہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جانے والوں کی میقات ہے۔

(۱۲) ☆ مسجد شجرہ کے اندر سے ہی احرام باندھنا چاہیئے لیکن حیض ونفاس والی خواتین کے لئے مسجد کے باہر ہی سے احرام باندھنا کافی ہے۔ اور تجدید احرام بھی ضروری نہیں ہے۔

(۱۳) ☆ حیض ونفاس والی عورت اگر مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے بغیر احرام میقات سے آگے نکل جائے اور حدود حرم تک پہونچ جائے، تو میقات تک نہ پلٹ سکنے کی صورت میں احتیاط واجب ہے کہ حدودِ حرم سے باہر جا کر بلکہ جتنی زیادہ دور تک جا سکتی ہو وہاں تک جا کر احرام باندھے۔

۲:　''وادیٔ عقیق''، اس کی ابتداء کو 'مسلخ'، درمیان کو 'غمرہ' اور آخر کو 'ذات عرق' کہتے ہیں اور یہ عراق اور نجد سے آنے والوں کی میقات ہے۔

۳:　''قرن المنازل''، یہ طائف کی جانب سے حج وعمرہ میں آنے والوں کی میقات

۴: ”یلملم“، یہ ایک پہاڑ ہے اور یہ یمن سے آنے والوں کی میقات ہے۔

۵: ”جحفہ“، یہ شام کی طرف سے آنے والوں کی میقات ہے۔

(۱۴) ☆ میقات کے بارے میں ان دو عادل لوگوں کی گواہی کافی ہے جن سے گمان یا گمان جیسا احساس پیدا ہو جائے۔

(۱۵) ☆ اگر کوئی شخص ایسے راستے سے مکہ جائے جس میں کوئی بھی میقات نہ آئے تو اُسے چاہئے کہ میقات کے محاذات (برابر) سے احرام باندھے۔ اور محاذات (برابر) کا مطلب یہ ہے کہ اس جگہ پر ہو کہ جہاں اگر ۹۰/ڈگری کا ڈائیگرام بنایا جائے تو ایک خط میقات اور دوسرا خط مکہ تک پہونچے۔ اور اس کے لئے صرف لوگوں کا محاذات ماننا کافی ہے اور عقلی دقت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۱۶) ☆ میقات سے پہلے احرام باندھنا جائز نہیں ہے اور اگر یہ جانتا ہو کہ احرام باندھنے سے بہت ساری باتیں حرام ہو جاتی ہیں تو میقات سے پہلے نذر کر کے بھی احرام باندھنے میں اشکال ہے (یعنی احرام صرف میقات یا اس کے محاذی سے ہی باندھا جائے گا، نہ پہلے اور نہ ہی اس کے بعد میں)۔

(۱۷) ☆ بنابر احتیاط میقات یا اس کے محاذی سے بلا احرام نہ گزرنا چاہئے اور اگر اس جگہ کے آگے کوئی میقات یا اس کا محاذی آنے والا ہو تو اس بات کا جائز ہونا بعید نہیں ہے (یعنی تب آگے بھی گزر جانا جائز کہا جا سکتا ہے)۔

(۱۸) ☆ اگر کوئی شخص بلا احرام میقات سے آگے بڑھ جائے تو اگر ممکن ہو تو

واپس میقات آئے اور احرام باندھ کر آگے جائے، علاوہ اس شخص کے، کہ جو ذوالحلیفہ (مسجد شجرہ) سے بغیر کسی عذر گزر کر جحفہ پہونچ جائے، اُس کے لئے جحفہ سے ہی احرام باندھنا کافی ہے، اگر چہ یہ شخص بھی گناہگار ہے۔

(۱۹) ☆ اگر کوئی شخص ہوائی جہاز سے جدہ جا رہا ہو (اور میقات نہ جا سکتا ہو) تو نذر کر کے جدہ سے بھی احرام باندھا جا سکتا ہے کیونکہ جدہ کے جنوب مشرق میں جحفہ میقات کا محاذات ہے۔

(۲۰) ☆ عمرۂ مفردہ کی غرض سے حدودِ حرم میں داخل ہونے والوں کے لئے معین مقامات ہی میقات ہیں لیکن اگر کوئی شخص حدودِ حرم میں داخل ہونے کا ارادہ نہ رکھتا ہو اور کسی دوسرے کام کی وجہ سے ان جگہوں میں سے کسی ایک جگہ سے گزر جائے اور پھر بعد میں عمرہ کرنے کا ارادہ کرلے تو اُس کے لئے حدودِ حرم سے باہر قریب ترین مقام تک نکل جانا اور احرام باندھ لینا ہی کافی ہے۔

(۲۱) ☆ ''رابغ'' سے بھی نذر کر کے احرام باندھا جا سکتا ہے کیونکہ رابغ، جحفہ سے پہلے ہے۔

(۲۲) ☆ جدہ یا اطراف میں رہنے والے جدہ سے بھی نذر کر کے احرام باندھ سکتے ہیں بلکہ اگر کسی کی رہائش میقات کے مقابلہ میں مکہ سے زیادہ قریب ہو (یعنی میقات سے مکہ کا فاصلہ زیادہ ہو اور اسکے گھر سے مکہ کا فاصلہ کم ہو) تو وہ اپنے گھر سے بھی احرام باندھ سکتا ہے۔

(۲۳) ☆ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر احرام باندھنے والی جگہوں کے علاوہ کہیں اور

سے احرام باندھ لے تو اس کا عمل اشکال سے خالی نہیں ہے (یعنی اس کا عمل تقریباً درست نہیں ہے) بلکہ اگر ممکن ہو تو وہ دوبارہ عمرہ انجام دے اور اس احتیاط کو ترک بھی نہ کرنا چاہئے۔

(۲۴) ☆ اگر کوئی شخص بالکل صحیح تلبیہ نہ کہہ سکتا ہو تو جس قدر بھی کہہ سکتا ہو اگر وہ تلبیہ سمجھا جائے تو کافی ہے اور اگر اسے عام طور پر تلبیہ نہ کہا جا سکے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ جیسا ممکن ہو ویسا عربی میں بھی کہے اور اس کا ترجمہ بھی کہے اور کسی کو تلبیہ کہنے کے لئے نائب بھی بنا لے۔

(۲۵) ☆ اگر کوئی شخص کسی ایک ہی قمری مہینے میں ایک بار کسی دوسرے کی طرف سے نیابتاً عمرہ کر چکا ہو اور اب دوسری مرتبہ مکہ میں داخل ہونا چاہتا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ احرام کے ساتھ ہی داخل ہو (یعنی اگر پہلا عمرہ خود اپنی طرف سے تھا تو پھر اسی مہینے میں چاہے جتنی بار مکہ میں داخل ہو، احرام کی ضرورت نہیں ہے)۔

(۲) مکہ مکرمہ میں ہونے والوں کی میقات:

اگر مکلف مکہ مکرمہ میں ہو تو اس کے لئے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ وہ حدودِ حرم سے باہر جا کر ان تینوں (حُدَیبیہ، جَعرانہ اور تنعیم) میں سے کسی ایک جگہ جا کر احرم باندھے۔ اور اگر مکلف کسی وجہ سے مکہ کی طرف میقات سے آگے چلا جائے، چاہے اس کا ارادہ مکہ جانے کا نہ رہا ہو اور پھر وہ احرام کا ارادہ کر لے تو اس کے لئے جائز ہے کہ ادنیٰ الحِل (حدودِ حرم کے باہر کی تینوں میں سے کوئی ایک جگہ۔ مرتّب) سے عمرۂ مفردہ کا احرام باندھ لے۔

واجبات احرام

خلاصہ:

احرام کے واجبات میں تین باتیں ہیں: نیت خالص، تلبیہ اور مردوں کے لئے دو بغیر سلے ہوئے احرام کے کپڑے۔

احرام کا معین کرنا ضروری ہے کہ حج، عمرۂ تمتع یا عمرۂ مفردہ کس عمل کے لئے یہ احرام باندھ رہا ہے۔ احرام کے لئے طہارت شرط نہیں ہے۔ اور اسے اُتارا، دھویا اور بدلا جاسکتا ہے۔

عورتوں کا لباس ہی اُن کا احرام ہوسکتا ہے۔ احرام کا مباح ہونا، مردار کے چمڑے کا نہ ہونا اور صرف مردوں کے لئے خالص ریشم کا نہ ہونا ضروری ہے۔

احرام باندھتے وقت تین باتیں واجب ہیں:

۱: نیت ۲: لباس احرام پہننا ۳: تلبیہ

(۱) نیت:

(۲۶) ☆ نیت اِحرام میں قصد قربت کے ساتھ یہ معین کرنا چاہئے کہ یہ احرام کس

عمل کے لئے باندھا جارہا ہے یعنی یہ احرام حج کا ہے یا عمرہ کا، عمرۂ تمتع کا احرام ہے یا عمرۂ مفردہ کا احرام باندھا جارہا ہے۔ نیت میں یہ ضروری نہیں ہے کہ ترکِ محرمات کا بھی خیال کرے بلکہ صرف نیت احرام ہی کافی ہے۔

(۲۷) ☆ اگر کوئی شخص احرام عمرۂ مفردہ کے وقت یہ خیال کرے یا تذبذب کرے کہ وہ سعی سے پہلے ہی اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرے گا، تو ظاہر یہ ہے کہ اس کا احرام باطل ہے۔ اور بر بنائے احتیاط استمناء کا بھی یہی حکم ہے۔

(۲۸) ☆ عمرہ و حج اور اس کے تمام اعمال عبادت ہیں لہٰذا انہیں خالص اطاعت کی ہی نیت بلکہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خضوع وخشوع کی نیت سے ہی انجام دینا چاہیئے۔

(۲) تلبیہ:

(۲۹) ☆ تلبیہ کے معنی لبیک کہنا ہے اور بہتر یہ ہے کہا اسے اِس طرح کہا جائے: "لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ" اگر کوئی شخص صرف اتنا ہی کہہ لے تو وہ محرِم (احرام والا شخص) ہو جائے گا۔ مناسب یہ ہے کہ "اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكُ، لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ" بھی کہے۔

حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں۔ حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں حاضر ہوں۔ بیشک تمام تعریفیں، نعمتیں تیرے ہی لئے ہیں۔ اور مُلک (بھی) تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ حاضر ہوں۔

(۳۰) ☆ تلبیہ کے بعد اِن کلمات کا دُہرانا بھی مستحب ہے:

لَبَّيْكَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ دَاعِياً اِلیٰ دَارِ السَّلَامِ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ غَفَّارَ الذُّنُوبِ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ اَهْلَ التَّلْبِيَّةِ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِ كْرَامِ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ تُبْدِئُ وَ الْمَعَادُ اِلَيْكَ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ تَسْتَغْنِیْ وَ يُفْتَقِرُ اِلَيْكَ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ مَرْهُوْباً وَ مَرْغُوْباً اِلَيْكِ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ ذَا النَّعْمَاءِ وَ الْفَضْلِ الْحَسَنِ الْجَمِيْلِ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ كَشَّافَ الْكُرَبِ الْعِظَامِ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدَيْكَ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ يَا كَرِيْمُ لَبَّيْكَ.

اے سیڑھیوں اورزینوں والے آسمان کے مالک! میں حاضر ہوں، اے سلامتی کی طرف بلانے والے میں جواب دیتا ہوں حاضر ہوں، اے گناہوں کے زیادہ بخشنے والے! میں حاضر ہوں، اے جواب دیئے جانے کے لائق! میں حاضر ہوں لبیک کہتا ہوں، اے جلال و اکرام کے مالک میں حاضر ہوں۔ اے ابتدا کرنے والے! میں حاضر ہوں اے وہ خدا جس طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے میں حاضر ہوں، اے وہ خدا جو بے نیاز ہے اور سب کو تیری احتیاج ہے، میں حاضر ہوں، اے وہ ہستی جس سے ڈرا جائے اور جس کی طرف رغبت کی جائے میں حاضر ہوں، اے حقیقی خدا میں حاضر ہوں اے نعمتوں اور

بہترین فضل و کرم والے! میں حاضر ہوں۔حاضر ہوں اے بڑے بڑے رنج وغم کو دور کرنے والے خدا! میں حاضر ہوں۔اے خدا! تیرا بندہ اور تیرے دو بندوں (ماں باپ) کا بیٹا حاضر ہے اے کریم خدا! میں حاضر ہوں، میں جواب دیتا ہوں۔

(۳۱) ☆ تلبیہ کا صحیح طریقہ سے ادا کرنا واجب ہے اگر چہ جسے لوگ تلبیہ کہیں اتنا بھی کہہ لے تو عمل درست ہوگا۔لیکن اگر عرف ِعام اسے تلبیہ نہ کہے تو احتیاط واجب کی بنا پر جو کہہ سکے وہ بھی کہے اور اس کا ترجمہ بھی کہے اور ساتھ ساتھ تلبیہ کہنے کے لئے کسی کو نائب بھی بنائے۔

(۳۲) ☆ اگر کوئی شخص تلبیہ کہنا بھول جائے یا اس کا حکم نہ جانتا رہا ہو کہ تلبیہ کہنا واجب ہے تو اُسے چاہئے کہ میقات تک واپس جائے اور دوبارہ احرام باندھ کر تلبیہ کہے اور اگر حدودِ حرم میں داخل ہو چکا ہو تو حرم کی حدود سے باہر نکلے اور احرام باندھ کر تلبیہ کہے اور اگر وقت گزر جانے کے بعد معلوم ہو تو عمرہ کرنے والے کا عمل محل اشکال میں ہے (یعنی اس کے عمرہ کا صحیح ہونا مشکل ہے اور عمرہ دوبارہ بجالائے تا کہ یقین حاصل ہو جائے، مرتّب)۔

(۳) لباس احرام پہننا:

(۳۳) ☆ احرام کے لئے دو کپڑے یعنی ایک لنگی (جو کمر سے باندھی جائے گی) اور ایک چادر (جسے دونوں کاندھوں پر ڈالا جائے گا) کا پہننا مردوں پر واجب ہے

اور ان دونوں کپڑوں کا نیت اور تلبیہ سے پہلے پہننا ضروری ہے۔اور اگر کسی نے نیت و تلبیہ کے بعد دونوں کپڑے لپیٹے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ کپڑے لپیٹنے کے بعد نیت اور تلبیہ دوبارہ کہے۔

(۳۴) ☆ احتیاط واجب یہ ہے کہ مرد کی لنگی اتنی بڑی ہو جو ناف سے لیکر زانو تک کو ڈھانک لے۔

(۳۵) ☆ دونوں کپڑوں کے لپیٹنے کا کوئی خاص طریقہ مقرر نہیں ہے اور نہ ہی پہلے اور بعد کی کوئی ترتیب معین ہے بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ لنگی عام اور رائج انداز سے لپیٹے۔اور چادر احتیاط واجب کی بنا پر اس طرح اوڑھے کہ جس سے اس کے دونوں شانے، دونوں بازو اور کمر کا بھی کچھ حصہ ڈھک جائے۔

(۳۶) ☆ ایک ہی کپڑے کا اتنا بڑا ہونا کہ جو چادر اور لنگی دونوں کا کام کرے کافی نہیں ہے بلکہ ظاہر یہی ہے کہ لنگی اور چادر کے لئے دو الگ الگ کپڑے ہوں۔

(۳۷) ☆ (بعید نہیں بلکہ) ضروری ہے کہ لباس اِحرام پہنتے وقت بھی قصد قربت کی نیت کرے (یعنی یہ خیال رکھے کہ یہ کام بطور عبادت انجام دے رہا ہے)۔

(۳۸) ☆ لباس احرام کے لئے شرط ہے کہ یہ ایسے کپڑے ہوں جن میں نماز صحیح ہوتی ہے یعنی نہ اصلی ریشم کے ہوں اور نہ ہی احتیاط واجب کی بنا پر درندوں کے علاوہ اُن جانوروں کے ہوں جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا یا اِس طرح نجس نہ ہوں جو نماز میں معاف نہیں ہے۔

(۳۹) ☆ احتیاط واجب کی بنا پر لنگی کو ایسا نہ ہونا چاہیئے کہ جس سے بدن کا کوئی

حصہ جھلکے، اگرچہ چادر میں یہ شرط ضروری نہیں ہے۔

(۴۰) ☆ عورتیں اپنے عام کپڑوں میں ہی احرام باندھ سکتی ہیں، بس اُن شرائط کا خیال ضروری ہے جنھیں شرائط احرام کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

(۴۱) ☆ لباس احرام اگر عمل کے دوران یا کسی اور وقت نجس ہو جائے تو احتیاط واجب کی بنا پر اسے فوراً یا تو تبدیل کر دیا جائے یا پھر فوراً پاک کرلیا جائے۔ لیکن اگر بدن نجس ہو جائے تو اس کا فوراً پاک کرنا ثابت نہیں ہے (یعنی روایات میں بدن کے فوراً پاک کرنے کا ذکر نہیں ہے)۔

(۴۲) ☆ احتیاط مستحب یہ ہے کہ احرام کے دونوں کپڑے بُنے ہوئے کپڑے ہوں اور جلد، چمڑے، (پلاسٹک) یا ایسی کسی چیز کے نہ ہوں۔

(۴۳) ☆ ضروری نہیں ہے کہ ہمیشہ لباس احرام پہنے ہی رہے بلکہ کسی حاجت یا بغیر حاجت بھی انھیں اُتارا جاسکتا ہے۔

(۴۴) ☆ احتیاط یہ ہے کہ لنگی میں کسی طرح کی گرہ یا گانٹھ نہ لگائے اور نہ ہی اُسے گردن میں باندھ لے اور کچھ حصہ کو کسی دوسرے حصہ سے بھی نہ باندھے اور یہی احتیاط چادر میں بھی ہے کہ اُس میں بھی گرہ نہ لگائے اگرچہ سوئی یا سیفٹی پن وغیرہ لگا لینے میں کوئی خرابی نہیں ہے۔

(۴۵) ☆ احرام باندھنے کے لئے حدث اصغر یا حدث اکبر سے پاک ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ حالت جنابت وحیض ونفاس میں بھی احرام باندھا جاسکتا ہے جبکہ حیض ونفاس والی عورتوں کے لئے بھی غسل احرام مستحب ہے۔

مستحباتِ احرام

(۴۶) ☆ جو مستحبات ومکروہات یہاں ذکر کیئے جارہے ہیں بہتر ہے کہ انھیں بقصدِ رجاء مطلوبیت (یعنی یہ امید کرتے ہوئے انجام دے کہ اللہ نے انھیں طلب کیا ہے اور وہ انھیں قبول کرلے گا) انجام دے۔

۱۔ احرام سے پہلے بدن کو پاک کرلے، ناخن کاٹ لے، موچھ تراش لے، زیر بغل کے بال اور زیرِ ناف کے بال صاف کرلے۔

۲۔ عمرۂ مفردہ کرنے والا ایک مہینے پہلے سے سر اور داڑھی کے بال بڑھائے۔

۳۔ غسل احرام کرے۔

۴۔ احرام کے دونوں کپڑے سوتی ہوں۔

۵۔ احرام، نمازِ ظہر یا کسی واجب نماز کے بعد باندھے، یا چھ رکعت یا پھر دو رکعت نماز کے بعد باندھے جس کی پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ توحید اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورۂ جحد پڑھے۔ اگرچہ چھ رکعت پڑھنا افضل ہے۔ اور نماز کے بعد حمد وثناء پروردگار بجالائے اور حضرت محمد وآل محمد پر صلوات پڑھے۔

۶۔ لباس احرام پہنتے وقت پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَ اُوَدِّیْ فِیْهِ فَرْضِیْ وَ اَعْبُدُ فِیْهِ رَبِّیْ وَ اَنْتَهِیْ فِیْهِ اِلٰی مَا اَمَرَنِیْ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ قَصَدْتُهٗ فَبَلَغَنِیْ وَ اَرَدْتُهٗ فَاَعَانَنِیْ وَ قَبِلَنِیْ وَ لَمْ یَقْطَعْ بِیْ وَ وَجْهَهٗ اَرَدْتُّ فَسَلَّمَنِیْ فَهُوَ حِصْنِیْ وَ كَهْفِیْ وَ حِرْزِیْ وَ ظَهْرِیْ وَ مَلَاذِیْ وَ رَجَائِیْ وَ مَنْجَایَ وَ ذُخْرِیْ وَ عُدَّتِیْ فِیْ شِدَّتِیْ وَ رَخَائِیْ

اس خدا کی تمام تعریف ہے جس نے مجھے وہ چیز عطا کی جس کے ذریعہ سے میں اپنی عزت وآبرو کی پردہ پوشی کرسکتا ہوں اور اس میں اپنا فرض عبادت ادا کرسکتا ہوں اور جس کا خدا نے حکم دیا ہے اس کی طرف پہونچتا ہوں واس خدا کی حمد ہے کہ میں نے اس کا قصد کیا تو اس نے مجھے وہاں تک پہونچا دیا اور ارادہ کیا تو اس نے میری مدد کی اور قبول کیا، مجھے اپنے سے علیحدہ نہیں کیا۔ اور میں نے اسکی سمت کا قصد کیا تو مجھے سلامت رکھا۔ پس وہ میرا قلع اور جائے پناہ ہے، میری حفاظت، میرا سہارا، میری امید، میری نجات کی جگہ، میرا ذخیرہ اور میرا سامان ہے۔ میری سختی میں اور میری فارغ البالی میں۔

۷۔ احرام کی حالت میں تلبیہ کو وقتاً فوقتاً دُہراتا رہے۔

مکروہاتِ احرام

چند چیزیں حالتِ احرام میں مکروہ ہیں (یعنی انھیں نہ کرنا بہتر ہے):

۱۔ لباس اِحرام کا سیاہ رنگ کا ہونا (بلکہ یہ احتیاط مستحب ہے) اور بہتر ہے کہ سفید کپڑے کا ہو۔

۲۔ نقشدار (پرنٹیڈ) یا اس کے مانند کپڑے میں احرام باندھنا۔

۳۔ (ایرانی یا عربی) حمام میں جانا اور احتیاط یہ ہے کہ احرام کی حالت میں کیسہ یا اس جیسی کسی چیز سے بدن کو نہ مَلا جائے۔

۴۔ کسی کے پکارنے پر ''لبیک'' کہنا بھی مکروہ ہے، بلکہ احتیاط مستحب کی بنا پر لبیک نہ کہنا چاہیئے۔

محرماتِ احرام

خلاصہ:

احرام کی حالت میں ۲۴/ باتیں حرام ہیں جن میں سے بیشتر کا مسئلہ نہ جاننے اور جان بوجھ کر نہ کرنے کی صورت میں کفارہ نہیں ہے۔

اپنی زوجہ سے بھی کسی طرح کا جسمانی تعلق کرنا، مرد کا سلا ہوا لباس پہننا، عورت کا چہرہ ڈھاکنا، مرد کا سر ڈھاکنا، دن میں سایہ میں سفر کرنا، پیر کا اوپری حصہ بند کرنا، خوشبو استعمال کرنا، خود کو آئینہ میں دیکھنا اور زیور یا زینت کی کوئی چیز پہننا وغیرہ خاص طور سے حرام ہیں۔

چوبیس باتیں حالتِ احرام میں حرام ہیں: (ان میں کچھ باتیں ہمیشہ حرام ہیں جن سے ہمیشہ اجتناب و پرہیز واجب ہے، مرتّب)۔

ا۔صحرائی اور وحشی جانور کا شکار کرنا:

(۴۷) ☆ جو جانور بھی اصلی طور پر وحشی ہو اگر چہ اسے پالتو ہی کیوں نہ بنالیا گیا ہو

چاہے حلال گوشت ہو یا حرام گوشت جانور ہو، کا شکار کرنا بلکہ اُسے ذبح کرنا، زخمی کرنا یا کسی طرح کی بھی اذیت پہونچانا حرام ہے۔

(۴۸) ☆ کسی بھی طرح کے جانور کا ذبح کرنا حرام ہے علاوہ: (الف) پالتو جانور کے چاہے وہ جنگلی ہی کیوں نہ ہو گیا ہو۔ (ب) وہ مرغ جو اُڑ نہ سکتا ہو جیسے گھریلو مرغی وغیرہ۔ (ج) جس جانور سے ڈر لگتا ہو یا وہ کاٹنے یا ڈسس لینے والا ہو۔ (د) وہ شکاری پرندے جو حرم کے کبوتروں کو اذیت پہونچانا چاہتے ہوں۔ (ھ) سانپ، بچھو اور چوہا، اور کلاغ اور لاشخور کو تیر مارنا یا پتھر مارنا بھی جائز ہے۔

(۴۹) ☆ حالت اِحرام میں چھپکلی یا اس جیسے جانور کا مارنا بھی حرام ہے۔

<u>۲۔(اپنی زوجہ سے) مباشرت کرنا، اس کا بوسہ لینا، اس پر ہاتھ پھیرنا، اُسے اُٹھالینا، اُس کو گود میں بٹھانا، اُس کو شہوت کی نگاہ سے دیکھنا یا اُس سے کسی بھی طرح کی لذت اُٹھانا:</u>

(۵۰) ☆ اگر زوجہ کو شہوت کی نظر سے دیکھنا منی نکل جانے کا سبب بنے تو حتماً پرہیز کرے اور اگر منی نکلنے کا سبب نہ بھی ہو تب بھی پرہیز کیا جائے۔

(۵۱) ☆ حالت اِحرام میں زوجہ کے ساتھ بیٹھنا، باتیں کرنا یا اس جیسی کوئی خوشحالی اختیار کی جاسکتی ہے اگرچہ احتیاط مستحب ہے کہ کسی طرح کی بھی لذت سے گریز کیا جائے۔

(۵۲) ☆ اگر حالت اِحرام میں شوہر اپنی زوجہ کا بوسہ لے اور منی خارج ہو جائے تو لازم ہے کہ ایک اُونٹ کفّارہ دے اور اگر منی نہ بھی نکلے تب بھی بعید نہیں ہے کہ

ایک گوسفند کفارہ دینا کافی ہو (یعنی تب ایک گوسفند کفّارہ دیا جا سکتا ہے)۔اور اگر مرد حالت ِاحرام میں نہ بھی ہو اور احرام والی زوجہ کا بوسہ لے، تو بھی واجب ہے کہ ایک گوسفند کفارہ دے۔اور اگر بلاشہوت بھی بیوی کا بوسہ لے تب بھی احتیاط واجب کی بنا پر ایک گوسفند کفارہ دے۔

(۵۳) ☆ اگر حالت ِاحرام میں مرد اپنی بیوی کے علاوہ کسی دوسری عورت پر حرام نگاہ ڈالے لیکن منی خارج نہ ہو، تو کوئی کفارہ نہیں ہے۔اور اگر منی خارج ہو جائے تو کفارہ واجب ہے، اور احتیاط واجب کی بنا پر اگر یہ شخص مالدار ہو تو ایک اُونٹ کفّارہ دے، اگر متوسط الحال ہو تو ایک گائے کفارہ دے اور اگر مفلس وغریب ہو تو ایک گوسفند ہی بطور کفارہ کافی ہے۔

(۵۴) ☆ اگر حالت ِاحرام میں اپنی بیوی پر شہوت کی نگاہ کرے اور منی خارج ہو جائے تو احتیاط واجب کی بنا ایک اونٹ کفارہ دے لیکن اگر منی نہ نکلے یا بغیر شہوت نگاہ ڈالے اور اتفاقاً منی نکل بھی جائے تو کوئی کفارہ واجب نہیں ہے۔

(۵۵) ☆ اگر اپنی بیوی کو شہوت کے ساتھ چھوئے، اُٹھائے یا گود میں لے تو چاہے انزال ہو یا نہ ہو، ایک گوسفند کفارہ دے۔لیکن اگر بلاشہوت ہو تو کوئی کفارہ نہیں ہے۔اور اگر اپنی بیوی سے چھیڑ چھاڑ کرے اور منی نکل جائے تو ایک اونٹ کفارہ دے، لیکن اگر اونٹ نہ دے سکے تو ایک گوسفند کفارہ دے۔

(۵۶) ☆ اگر مرد اپنی بیوی کو مباشرت پر مجبور کرے تو احتیاط واجب کی بنا پر اپنے کفارہ کے ساتھ ساتھ اپنی بیوی کی طرف سے بھی کفارہ دے۔

(۵۷) ☆ شوہر کا حالت ِاحرام سے نکلنے کے بعد اپنی احرام میں ہونے والی بیوی پر لذت کی غرض سے ہاتھ پھیرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن عورت کا لذت اُٹھانا حرام ہے۔

(۵۸) ☆ اگر مرد احرام سے نکلنے کے بعد اپنی احرام والی بیوی کا بوسہ لے اور عورت اُس پر راضی نہ ہو تو احتیاط کی بنا پر مَرد ایک گوسفند کفارہ دے۔

<u>۳۔ اپنی طرف سے یا کسی اور کی طرف سے عقد (نکاح) کرنا، چاہے وہ جس کا عقد ہو، احرام میں نہ ہو:</u>

(۵۹) ☆ حالت ِاحرام میں عقد کا گواہ بننا بھی مشہور قول کی بنا پر احتیاطاً حرام ہے۔

(۶۰) ☆ حالت احرام میں عقد کی نسبت (خواستگاری) بھی نہ کرنا چاہئے۔

(۶۱) ☆ حالت ِاحرام میں طلاق رجعی کی صورت میں رجوع کیا جاسکتا ہے۔ (لیکن گزشتہ مسائل کا لحاظ رکھنا ضروری ہے)

(۶۲) ☆ گزشتہ تمام مسائل میں دائمی اور مؤقت بیوی کے حکم میں کوئی فرق نہیں ہے۔

<u>۴۔ استمناء (کسی بھی طرح سے منی خارج کرنا):</u>

(۶۳) ☆ استمناء کا حکم حج میں مطلقاً اور عمرہ میں احتیاط واجب کی بنا پر مباشرت کا ہی حکم ہے۔ اور بوسہ سے، مس کرنے سے، چھیڑ چھاڑ سے یا دیکھنے سے منی نکلنے کے

احکام گزر چکے ہیں ۔جبکہ عورت کی آواز سننا، اُس کی خوبیاں اور تعریف سننا یا تصور میں اُس کا خیال کرنا وغیرہ اگر چہ حالت اِحرام میں حرام ہے، لیکن اس کا کوئی کفارہ نہیں ہے۔

۵۔خوشبو استعمال کرنا:

(۶۴) ☆ حالت حِرام میں ہر وہ مادّہ جو جسم، لباس، خوراک یا کسی اور چیز کو خوشبو دار کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، چاہے وہ سونگھنے، کھانے، مَلنے، رنگنے یا دھواں دینے، کسی بھی کام کے لئے ہو، کا استعمال حرام ہے ۔اور اگر شیمپو وصابن اور سگریٹ وغیرہ بھی خوشبو دار ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اُس سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے۔

(۶۵) ☆ جو گھاس پھوس سونگھنے کے لئے استعمال ہوتی ہے چاہے اُس سے عطر بنایا جائے یا نہ بنایا جائے، اُس کو بھی نہ سونگھنا چاہیئے۔

(۶۶) ☆ خوشبو دار پھل کھائے تو جا سکتے ہیں لیکن اُن کا بھی سونگھنا حرام ہے۔

(۶۷) ☆ اگر حالت اِحرام میں جان بوجھ کر خوشبو دار چیز (مہک سونگھتے ہوئے) کھائے یا ایسا لباس جان بوجھ کر پہنے جس میں پہلے سے خوشبو موجود ہو، تو بنابر احتیاطِ واجب ایک گوسفند کفارہ دے ۔لیکن اِن دو موارد کے علاوہ کہیں کفارہ نہیں ہے۔

(۶۸) ☆ حالت اِحرام میں وہ صابن اور شیمپو وغیرہ جن میں خوشبو ہوتی ہے کو احتیاط واجب کی بنا پر استعمال نہ کرنا چاہیئے۔

۶۔مرد کے لئے سِلا ہوا کپڑا پہننا:

(۶۹) ☆ حالت اِحرام میں کوئی بھی لباس جس میں بٹن ہو یا بٹن کا فائدہ حاصل

ہو، کا پہننا حرام ہے۔ اسی طرح گلے اور آستین دار لباس کا پہننا جس میں سے سَر اور ہاتھ نکال لیا جاتا ہے، کا پہننا بھی حرام ہے۔ اور اسی طرح شلوار، نیکر، انڈر ویئر وغیرہ کا پہننا بھی، جن سے شرمگاہ چھپائی جاتی ہے، حرام ہے۔ علاوہ اس کے کہ مُحرِم (حرام پہننے والا) کے پاس لنگی نہ ہو، تو انکا پہننا جائز ہے۔ اسی طرح احتیاط واجب کی بنا پر لباس کہے جانے والے کپڑے جیسے پیراہن، قبا، لمبا کُرتا، کوٹ اور عربی ثوب، کندورہ وغیرہ کا پہننا بھی جائز نہیں ہے چاہے اُس کے بٹن بند کئے جائیں یا بند نہ کئے جائیں یا اُن میں سے سَر اور آستین باہر نکالی جائے یا نہ نکالی جائے۔

(۷۰) ☆ اس میں کوئی فرق نہیں کہ لباس سِلا ہوا ہو، بُنا ہوا ہو، کڑھائی سے بنا ہوا ہو یا کسی اور طرح سے تیار کیا گیا ہو۔

(۷۱) ☆ یاد رہے کہ کپڑے سے مراد صرف سِلا ہوا کپڑا نہیں ہے بلکہ پہننے والا ہر لباس حرام ہے، بلکہ عام طور سے لباس کہے جانے والے کپڑے بھی احتیاطاً حرام ہیں۔ لیکن کمر بند، گھڑی کے پٹّے، چپّل یا اس جیسی کوئی بھی چیز پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ کپڑے کے کنارے (جن پر لیبل ہوتا ہے) بھی اگر سلے ہوئے ہوں تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

(۷۲) ☆ فتق بند (نیک ٹائی وغیرہ، اگر گرہ نہ لگی ہو تو)، اگر بلا ضرورت بھی سِلا ہوا ہو تو پہنا جا سکتا ہے اور کوئی کفارہ بھی نہیں ہے۔

(۷۳) ☆ اگر ضرورتاً (مجبوراً) سِلا ہوا کپڑا پہننا پڑ جائے، تو پہن سکتا ہے لیکن احتیاط واجب کی بنا پر ایک گوسفند کفارہ دینا چاہئے۔

(۷۴) ☆ عورتیں کسی بھی طرح کا سِلا ہوا لباس پہن سکتی ہیں اور کوئی کفارہ بھی نہیں ہے اگرچہ روئی سے بھرا ہوا دستانہ جو سردی سے بچنے کے لئے پہنا جاتا ہے، کو نہیں پہننا چاہئے۔

(۷۵) ☆ سلے ہوئے کپڑے پہننے کا کفارہ ایک گوسفند ہے۔

(۷۶) ☆ اگر مُحرِم کئی لباس مختلف طرح کے پہنے تو ہر لباس کا الگ کفارہ دے اور اگر ایک ہی طرح کے مختلف لباس پہن لے تو بھی احتیاطاً ہر ایک لباس کا ایک ایک کفارہ دے۔

(۷۷) ☆ اگر مجبوراً بھی کئی لباس پہنے تو بھی احتیاطاً کفارہ ادا کرے۔

۷۔سُرمہ لگانا:

(۷۸) ☆ سیاہ رنگ کا یا کسی بھی رنگ کا سُرمہ جو زینت و آرائش کے لئے لگایا جائے، وہ حرام ہے بلکہ اگر زینت کے لئے نہ بھی ہو تو بھی احتیاط واجب کی بنا پر ترک کرنا چاہئے۔ جبکہ وہ چیز جو نہ سیاہ ہو اور نہ ہی زینت سمجھی جائے، کا استعمال جائز ہے اور زینت سمجھی جائے تو ترک کرنا احتیاط واجب ہے۔ ہاں! اگر مجبوراً علاج کی غرض سے استعمال کی جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۷۹) ☆ سُرمہ لگانا صرف عورتوں کے لئے ہی حرام نہیں ہے بلکہ مردوں کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

(۸۰) ☆ سُرمہ لگانے کا کفارہ اگر اس میں خوشبو بھی ہو تو احتیاط مستحب کی بنا پر

ایک گوسفند ہے۔

۸۔آئینہ میں خود کو دیکھنا:

(۸۱) ☆ زینت کی غرض سے آئینہ میں خود کو دیکھنا حرام ہے اور اس میں مرد و عورت میں کوئی فرق نہیں ہے۔

(۸۲) ☆ چشمہ لگانا، اگر زینت شمار کیا جائے تو احتیاطاً پرہیز کرنا چاہئے۔

(۸۳) ☆ آئینہ میں بغیر زینت و آرائش کے ارادے سے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۔مَردوں کا پیر کے اوپری حصہ کا ڈھانکنا:

(۸۴) ☆ یہ حکم صرف مَردوں کے لئے ہے اور اس کا عورتوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(۸۵) ☆ اگر مَرد کوئی ایسی چیز پہننے پر مجبور ہو جائے جو اُس کے پیر کے اوپری حصے کو ڈَھک لے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کے اوپری حصے کو کھول (یا پھاڑ) دے۔

(۸۶) ☆ جوتا، بند سینڈل اور بند سلیپر پہننے کا کوئی کفارہ واجب نہیں ہے لیکن اگر موزہ یا اس جیسی کوئی چیز جان بوجھ کر پہنے تو احتیاطاً ایک گوسفند کفارہ دے۔

۱۰۔فسوق،یعنی جھوٹ بولنا،گالی دینایا فخر و مباہات کرنا:

(۸۷) ☆ جھوٹ بولنا اور گالی دینا ہمیشہ حرام ہے اور فخر و مباہات سے کسی مومن کی توہین ہو رہی ہو، تو یہ ہر حال میں حرام ہے اور حالت ِ احرام میں اس کی حرمت زیادہ شدید ہو جاتی ہے لیکن اگر کسی کی تحقیر و توہین نہ ہو تو پھر احرام میں بھی حرام نہیں ہے۔

(۸۸) ☆ فسوق کا کوئی کفارہ نہیں ہے البتہ حالت ِ احرام میں اس گناہ پر توبہ و استغفار کرے بلکہ مختصر کفارہ بھی دے تو بہتر ہے۔

۱۱۔جدال کرنا،یعنی 'لا واللہ' یا 'باللہ واللہ' کہہ کر قسم کھانا:

(۸۹) ☆ صرف ہاں یا نہیں کہنا جدال میں شامل نہیں ہے بلکہ قسم کا تعلق کسی چیز کے ثابت یا انکار کرنے سے ہے۔

(۹۰) ☆ قسم کھانے میں صرف لفظ 'اللہ' کا استعمال ہی ضروری نہیں ہے بلکہ اللہ کے کسی بھی نام کی قسم جدال میں شامل ہے۔

(۹۱) ☆ اگر کسی کا شرعی حق پامال ہو رہا ہو یا حق کو ثابت کرنا یا باطل کو رد کرنا ہو تو قسم کھائی جا سکتی ہے۔

(۹۲) ☆ بعض فقہاء کے مطابق سچی قسم تین بار سے کم میں ثابت نہیں ہوتی جبکہ یہ بات مناسب نہیں ہے اور ایک بار بھی احتیاطاً قسم نہیں کھانی چاہئے۔

(۹۳) ☆ اگر تین بار متواتر سچی قسم کھائی جائے تو اس کا کفارہ ایک گوسفند ہے۔

(۹۴) ☆ اگر حالت ِ احرام میں جھوٹی قسم کھائے تو پہلی اور دوسری بار میں ایک

ایک گوسفند اور تیسری بار میں ایک گائے کفارہ دے۔

(۹۵) ☆ اگر ایک بار جھوٹی قسم کا کفارہ ادا کر دیا اور دوبارہ جھوٹی قسم کھائی تو بھی اوپر والی ہی ترتیب سے کفارہ دے گا۔

(۹۶) ☆ اگر ایک بار سچی قسم کھانے کا کفارہ ادا کر دیا اور دوبارہ پھر تین بار متواتر سچی قسم کھالی تو پھر دوبارہ ایک گوسفند کفارہ دے۔

۱۲۔ جسم کے کیڑوں مکوڑوں کا مارنا:

(۹۷) ☆ جسم کے کیڑے مکوڑے جیسے جوئیں اور چیلر اگر نقصان نہ پہونچا رہے ہوں تو احتیاط واجب کی بنا پر انھیں نہ مارنا چاہئے، اگرچہ جسم سے ان کا ہٹا دینا جائز ہے۔

۱۳۔ زینت کے لئے انگوٹھی پہننا:

(۹۸) ☆ زینت و آرائش کی غرض سے انگوٹھی پہننا احتیاط واجب کی بنا پر جائز نہیں ہے، ہاں اگر کسی دوسری وجہ سے پہنی جائے مثلاً مستحب ہونے یا حفاظت وغیرہ کے لئے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۹۹) ☆ احتیاط واجب کی بنا پر حالت ِاحرام میں عورت یا مرد کا کوئی بھی ایسا کام جو زینت و آرائش میں شمار ہوتا ہو جیسے رائج طریقہ مہندی لگانا، حرام ہے چاہے زینت کا ارادہ نہ بھی ہو، لیکن اگر زینت کے انداز کے علاوہ کسی اور طریقہ سے مثلاً علاج کی غرض سے مہندی لگائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۰۰) ☆ زینت کے لئے انگوٹھی پہننے یا مہندی لگانے کا کوئی کفارہ نہیں ہے (اگرچہ حالت ِاحرام میں جان بوجھ کر گناہ کرنے کا عذاب بہرحال ہوگا لہٰذا توبہ و استغفار کرے)۔

۱۴۔عورت کا، زینت کے لئے زیور پہننا:

(۱۰۱) ☆ زیور، اگر زینت و آرائش کے لئے پہنا جائے تو پہننا حرام ہے چاہے زینت و آرائش کرنے کا ارادہ نہ ہو۔

(۱۰۲) ☆ وہ زیورات جو عام طور سے عورتیں بلا زینت پہنتی ہیں، اُنھیں بھی مردوں خواہ وہ شوہر اور محرم ہیں کیوں نہ ہوں، ظاہر نہ کرنا چاہیئے۔

(۱۰۳) ☆ زیور کا پہننا اگرچہ حرام ہے مگر اس کا کوئی کفارہ نہیں ہے (اگرچہ حالت ِاحرام میں فعل حرام کی انجام دہی پر مسلسل استغفار کرتے رہنا چاہیئے)۔

۱۵۔جسم پر تیل ملنا:

(۱۰۴) ☆ احرام سے پہلے ایسے تیل کا ملنا جو خود عطر نہ ہو، چاہے خوشبو دار ہو، کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۰۵) ☆ محرِم، بغیر خوشبو والا تیل حالت ِاحرام میں دوا کے طور پر مَل سکتا ہے بلکہ علاج کی غرض سے وہ تیل جو خود خوشبو ہو یا خوشبو دار تیل مَلنا بھی جائز ہے۔

(۱۰۶) ☆ اگر محرِم علم و آگہی کے ساتھ جان بوجھ کر جسم پر تیل مَلے چاہے مجبوراً ہی مَلا ہو، تو بنا بر احتیاط ایک گوسفند کفارہ دے۔ اور اگر علم و آگاہی نہ رہی ہو تو اس کا کفارہ

احتیاطاً ایک فقیر کو کھانا کھلانا ہے۔

۱۶۔جسم سے بال نکالنا:

(۱۰۷) ☆اپنے یا کسی دوسرے کے جسم سے، چاہے وہ دوسرا محرِم نہ ہی ہو، بال نکالنا حرام ہے اور اس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ بہت سے بال نکالے جائیں بلکہ یہ حرمت ایک بال یا ایک بال کے کچھ حصے پر بھی ہے۔

(۱۰۸) ☆اگر ضرورت کے تحت بال نکالے جائیں جیسے تیمم کے لئے یا جسم سے نجاست کو پاک کرنے کے لئے یا کسی ایسی چیز کو جسم سے نکالنے کے لئے جس سے وضو اور غسل میں پانی جلد تک نہ پہونچ سکتا ہو، تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن کفارہ ادا کرنا ہوگا۔

(۱۰۹) ☆اگر مُحرِم بلا ضرورت سَر مونڈے تو اُس کا کفارہ ایک گوسفند ہے۔

(۱۱۰) ☆اگر زیرِ بغل کے بال اُکھاڑے یا کسی اور طریقہ سے نکالے تو بھی کفارہ ایک گوسفند ہے۔اور اگر داڑھی کے یا کہیں اور کے بال اُکھاڑے تو اُس کا کفارہ ایک مٹھی طعام ہے۔لیکن اگر مُحرِم کسی اور کا سَر مونڈے، چاہے وہ محرِم ہو یا نہ ہو، تو اس کا کوئی کفارہ نہی 111) ☆محرِم کے جسم یا سَر کھُجلانے میں اگر بال گر بھی جائیں اور خون نہ نکلے، تو کوئی حرج نہیں ہے، اور بلا وجہ سَر یا داڑھی پر ہاتھ پھیرنے سے اگر ایک یا زیادہ بال گر جائیں تو ایک مٹھی طعام کفارہ ادا کرے۔لیکن اگر وضو وغیرہ کرتے ہوئے بال گر جائیں تو کوئی کفارہ نہیں ہے۔

۱۷۔مرد کا کسی چیز سے سَر ڈھانکنا:

(۱۱۲) ☆محرِم کا پانی یا کسی سیال میں (جیسے گلاب کے پانی وغیرہ میں) سَر کا ڈبونا جائز نہیں ہے اور اس حکم میں مرد وعورت میں بھی کوئی فرق نہیں ہے کہ عورت بھی اپنے سر کو پانی میں نہ ڈُبوئے۔ یہاں سَر سے مراد، گردن سے اوپر کا تمام حصۂ بدن ہے۔

(۱۱۳) ☆سَر کا کچھ حصہ بھی چھپانا (ڈھانکنا) جائز نہیں ہے اگرچہ سَر کے کچھ حصہ کا پانی میں ڈبونا جائز ہے۔

(۱۱۴) ☆احتیاط واجب کی بنا پر سَر خشک کرنے کے لئے بھی کپڑا یا تولیہ وغیرہ سَر پر نہ رکھے۔اور اگر نماز کا وقت تنگ ہو تو کپڑے یا تولیہ کا کنارہ لیکر اس سے صرف اتنا حصہ خشک کرلے جس حصہ پر مسح کیا جاتا ہے۔

(۱۱۵) ☆مرد کو سوتے ہوئے بھی سر کھلا رکھنا چاہیئے اور اگر بے خیالی میں سَر ڈھک جائے تو متوجہ ہوتے ہی سَر کھول دے۔اور اگر بھول کر سَر ڈھانک لیا ہے تو متوجہ ہوتے ہی سَر کھول دے اور بہتر ہے کہ تلبیہ کہے اور احتیاط واجب کی بنا پر ایک گوسفند کفارہ بھی دے۔

۱۸۔عورت کا چہرہ ڈھانپنا:

(۱۱۶) ☆عورت کا کسی بھی چیز سے چہرہ ڈھانپنا چاہے اُس چیز سے عام طور پر چہرہ نہ ڈھانپا جاتا ہو، احتیاط واجب کی بنا پر جائز نہیں ہے، اسی لئے ایسا مقنعہ اُوڑھنا جو چہرے کے تمام اطراف کو چُھپالے، کو اُوڑھنا بھی خلافِ احتیاط ہے (یعنی نہ اوڑھنا بہتر

ہے)اور اسی طرح احتیاطاً کسی چیز سے چہرہ خشک یا صاف کرنا چاہے پورا چہرہ نہ ڈھکے، جائز نہیں ہے۔ اگرچہ ٹیشو پیپر وغیرہ سے چہرہ پوچھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۱۷) ☆ نماز کے لئے عورت کا سَر ڈھانکنے کے لئے چہرے کے کچھ حصے کو چھپانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز کے بعد چہرے کے اضافی ڈھکے حصے کو کھول دے۔

(۱۱۸) ☆ نامحرم سے چھپانے کے لئے چادر یا آنچل کو ذرا نیچے کیا جاسکتا ہے لیکن جہاں نامحرم نہ ہوں وہاں یہ بھی جائز نہیں ہے۔

(۱۱۹) ☆ عورت، چہرہ ڈھانپنے یا نقاب ڈالنے یا کسی بھی چیز سے چہرہ چھپانے کا احتیاط مستحب کے طور پر ایک گوسفند کفارہ دے۔

۱۹۔ مَرد کا سر پر سایہ قرار دینا:

(۱۲۰) ☆ سر پر سایہ کرنے کا حکم مَردوں سے متعلق ہے اور عورتوں اور بچوں سے اِس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

(۱۲۱) ☆ سایہ کرنے کے حرام ہونے کا حکم، سفر کرنے سے ہے لیکن اگر کسی مقام پر رکا ہو اور ضروریات کے لئے اِدھر اُدھر جانا ہو یا مکہ پہونچنے کے بعد گھر و ہوٹل وغیرہ سے طواف و سعی وغیرہ کے لئے حرم (مسجد الحرام) جانا ہو، یا منیٰ میں منزل کرنے کے بعد رمیٔ جمرات (شیطان کو پتھر مارنا) یا قربانی کے لئے جانا ہو، تو بھی چھاتا یا کسی دیگر چیز سے سَر پر سایہ کرنا یا بند گاڑی میں سفر کرنا جائز ہونا مشکل ہے (یعنی منزل پر پہونچنے

کے بعد بھی جب تک احرام رہے، سَر پر سایہ نہ کرنا چاہئے) بلکہ بنابر احتیاط سایہ ترک کرے۔

(۱۲۲) ☆ متحرک سائے (جیسے بغل سے گزرتی ہوئی بس وغیرہ یا پرچم وغیرہ کے سائے)، جو محرِم کے سَر پر نہ ہوں، پیدل والوں کے لئے مطلقاً جائز ہیں اور سوار لوگوں کو احتیاطاً اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔لیکن یہ سائے اگر بہت مختصر ہوں جن سے سَر وسینہ نہ چُھپ سکیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۲۳) ☆ دنیا کے کسی شہر سے اگر ہوائی جہاز سے مکہ جانے کا ارادہ ہو تو اسی شہر سے نذر کر کے احرام باندھا جا سکتا ہے لیکن میقات سے پہلے یہ جانتے ہوئے کہ چھت کے سایہ میں (جیسے ہوائی جہاز وغیرہ) سفر کرنا پڑے گا تو یہ نذر محل اشکال میں ہے (یعنی یہ نذر شاید صحیح نہ ہو)۔اور اگر یہ سفر دن میں ہو تو کفارہ واجب ہے۔

(۱۲۴) ☆ بند چھت والی بس وغیرہ میں رات میں یا طلوعِ فجر وطلوع آفتاب کے درمیانی وقت میں یا جب بادل اِتنے گھنے ہوں کہ سورج کی روشنی نہ ہو لیکن بارش بھی نہ ہو رہی ہو، تو کوئی حرج نہیں ہے اور اگر بارش ہو رہی ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر سفر نہ کرے اور سفر کرنے پر کفارہ ہے۔

(۱۲۵) ☆ حُکم ،سفر کرنے کے وقت میں سایہ کے ساتھ ساتھ چلتے رہنے والے سایہ سے مخصوص ہے، بنابریں ٹھہرے یا ثابت چھت وغیرہ جیسے پُل یا پٹرول پمپ وغیرہ کی چھت کے نیچے سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۲۶) ☆ سایہ میں جان بوجھ کر یا مجبوراً دونوں حالتوں میں سفر کرنے کا کفارہ

ایک دنبہ (گوسفند) ہے۔

(۱۲۷) ☆ احرام عمرہ میں جتنی مرتبہ بھی سایہ میں سفر ہو، ایک گوسفند کفارہ واجب ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ ہر دن سایہ میں سفر کرنے کا الگ الگ کفارہ دے۔

۲۰۔ اپنے جسم سے خون نکالنا:

(۱۲۸) ☆ بنابر احتیاطِ واجب جسم سے خون نکالنے کا حرام ہونا خود اپنے لئے ہے، لیکن اگر دوسرے کا خون نکالا جائے اور وہ دوسرا مُحرِم ہو تو احتیاط مستحب ہے کہ نہ کرے اور خود اُس احرام والے پر احتیاط واجب ہے کہ ترک کرے (یعنی خون نہ نکلوائے)۔

(۱۲۹) ☆ بدن کے کھجلانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور مسواک کرنے میں اگر معلوم بھی ہو کہ خون نکل سکتا ہے پھر بھی کوئی حرج نہیں ہے اور کفارہ بھی واجب نہ ہوگا۔

(۱۳۰) ☆ انجکشن لگوانے سے اگر خون نکلنے والا ہو تو بنابر احتیاط جائز نہیں ہے لیکن اگر مجبوری ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۱۔ ناخن کاٹنا:

(۱۳۱) ☆ حالتِ احرام میں قینچی، چاقو، ناخن گیر، نیل کٹر، دانت یا کسی بھی چیز سے ناخن کاٹنا جائز نہیں ہے۔

(۱۳۲) ☆ اگر کسی شخص کے انگلی یا ہاتھ زیادہ ہوں مثلاً تیسرا ہاتھ یا گیارہویں انگلی بھی ہو تو اُس کا ناخن کاٹنا بھی جائز نہیں ہے۔

(۱۳۳) ☆ اگر تمام ہاتھ و پیر کے ناخن ایک ہی بار میں کاٹے جائیں تو اس کا کفارہ ایک گوسفند ہے۔

۲۲۔ دانت اُکھاڑنا:

(۱۳۴) ☆ ھاڑنا چاہے خون نہ بھی نکلے، حرام ہے اور اس کا کفارہ ایک گوسفند ہے۔

۲۳۔ حرم کے درخت یا سبزے اُکھاڑنا:

(۱۳۵) ☆ صرف مُحرِم ہی نہیں بلکہ کسی شخص کے لئے بھی جائز نہیں کہ وہ حرم کے درختوں یا سبزوں کو اُکھاڑے۔

(۱۳۶) ☆ اگر کسی شخص نے حدودِ حرم میں اپنے گھر میں سبزہ اُگایا ہے تو وہ انھیں اُکھاڑ اور کاٹ سکتا ہے۔

(۱۳۷) ☆ اگر کسی کے گھر میں خود سے سبزہ اُگ گیا ہو تو اُسے بھی کاٹنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

(۱۳۸) ☆ احتیاطاً جس درخت کو اُکھاڑا ہو اُس کا کفارہ اُس درخت کی قیمت ہے اور اگر درخت کاٹا ہو تو جتنی قیمت کا حصہ کاٹا ہے اتنی قیمت ہی اُس کا کفارہ ہے۔ اور گھاس پھوس اُکھاڑنے یا کاٹنے کا کوئی کفارہ نہیں ہے لیکن توبہ و استغفار کرے۔

۲۴۔اسلحہ اُٹھانا:

(۱۳۹) ☆ حالت اِحرام میں اسلحہ (جیسے شمشیر، نیزہ، بندوق یا پستول وغیرہ) اُٹھانا (یا لے کر چلنا) حرام ہے لیکن جو چیزیں دفاع کے لئے ہوتی ہیں (جیسے زرہ اور سپر وغیرہ) انھیں لینے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔لیکن اُن میں بھی اگر اُسے مسلّح سمجھا جائے تو احتیاطاً اُن کا رکھنا بھی جائز نہیں ہے۔اور صرف اسلحہ کا اس طرح رکھنا کہ اسے مسلّح نہ سمجھا جائے، میں کوئی اشکال نہیں ہے جبکہ احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ ایسا بھی نہ کرے۔

محرمات احرام سے متعلق سوالات وجوابات

(۱۴۰)سوال: چھپکلی یااس جیسے کسی جانور کا حالت احرام میں مارنا کیسا ہے؟

جواب: حرام ہے۔

(۱۴۱)سوال: حالت احرام سے نکل چکنے والا (یاعام حالت والا) شوہر، کیا اپنی حالت احرام والی زوجہ سے لذت حاصل کرسکتا ہے؟

جواب: زوجہ سے لذت حاصل کرنا حرام ہے۔

(۱۴۲)سوال: حالت احرام سے نکل چکنے والا شوہر اگر اپنی زوجہ جو حالت احرام میں ہو، کا بوسہ لے، تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: احتیاط واجب کی بنا پر بلا احرام والا شوہر ایک دنبہ کفارہ دے۔

(۱۴۳)سوال: خوشبودار صابن، شیمپو یا اس جیسی کسی چیز کا حالت احرام میں استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر خوشبودار ہوں تو احتیاط واجب کی بنا پر اجتناب کرنا چاہیے۔

(۱۴۴)سوال: سلی ہوئی پانی کی تھیلی کا حالت احرام میں لئے رکھنا کیسا ہے؟

جواب: کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۴۵) سوال: آئینہ میں دو طرح سے دیکھا جاتا ہے، ایک خود اپنا چہرہ (بناؤ سنگھار کے لئے یا کسی اور غرض سے) اور دوسرے آئینہ کے ذریعہ کسی اور آدمی یا چیز کو دیکھا جاتا ہے جیسے ڈرائیور آئینہ میں دیکھتا ہے یا آئینہ میں (علاج وغیرہ کی غرض سے) خود اپنے جسم کے کسی حصہ کو دیکھا جاتا ہے، کیا ان دونوں میں کوئی فرق ہے اور ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: زینت کی غرض سے خود اپنے آپ کو آئینہ میں دیکھنا حرام ہے۔

(۱۴۶) سوال: حالت احرام میں عام طور پر لوگ ایک دوسرے کی کیمرے یا موبائل یا مووی کیمرے وغیرہ کے ذریعہ فوٹو کھینچتے ہیں جبکہ اس کے شیشے میں کبھی کبھی آئینہ جیسی کیفیت ہوتی ہے، تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: کیمروں کا آئینہ جیسا ہونا بھی، چونکہ ان میں نگاہ کرنا زینت کی غرض سے نہیں ہوتا، لہٰذا کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۴۷) سوال: کچھ لوگ پسینہ خشک کرنے یا جلد خشک ہونے کی وجہ سے ایسی کریم کا استعمال کرتے ہیں جس میں چربی شامل ہوتی ہے، ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر کریم میں خوشبو شامل نہ ہو اور اسے علاج کی غرض سے استعمال کیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے، اگر چہ خوشبودار بھی ہو لیکن علاج کی غرض سے استعمال کی جائے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۴۸) سوال: چہرہ اور سَر پر ہاتھ پھیرنے سے اگر بال ٹوٹ جائے تو کفارہ

لازم ہو جاتا ہے، کیا اس حکم میں جان بوجھ کر، انجانے میں یا بے خیالی وغیرہ میں کرنے سے حکم میں کوئی تبدیلی ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: اس میں کوئی فرق نہیں ہے بشرطیکہ چہرہ اور سَر پر ہاتھ پھیرنا عمداً اور بے ہدف ومقصد ہو۔

(۱۴۹) سوال: اگر جو شخص حالت احرام میں نہ ہو، وہ احرام والے شخص کا بال کاٹے یا کوئی وہ کام کرے جو حالت اِحرام میں حرام ہے اور اس پر کفارہ واجب ہوتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر مُحرِم ایسا کام کروانے پر حاضر ہو تو حرام بھی اور اُس پر کفارہ بھی واجب ہے، لکن اگر مجبور ہو تو کچھ نہیں ہے۔

(۱۵۰) سوال: مُحرِم کا سر بھیگا ہو اور اگر وہ یہ چاہے کہ سَر خشک ہو جائے تو وضو میں مسح کر کے نماز پڑھیں تو اتنے انتظار میں سورج نکل آئے گا اور اگر خشک کریں تو سَر ڈھکے گا، ایسی صورت میں کیا وہ تیمم کریگا؟

جواب: اگر کوئی چارۂ کار نہ ہو تو تولیہ کے کنارے سے صرف اتنا سَر کا حصہ خشک کر لے جتنے میں مسح کرنا ہے۔

(۱۵۱) سوال: اگر کسی کے سَر کے بال مصنوعی ہوں اور اُس نے اسی طرح حج یا عمرہ کا احرام باندھا ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی ضرورت (مجبوری) کے تحت مصنوعی بال لگائے ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے، ورنہ ایک گوسفند کفارہ دے۔

(۱۵۲) سوال: عورتوں کے لئے حالت ِاحرام میں چہرہ چھپانا حرام ہے، کیا ٹھڈی بھی چہرہ کا حصہ ہے یا اسے ڈھانکا جاسکتا ہے؟

جواب: ٹھڈی کا نچلا حصہ چہرہ میں شامل نہیں ہوتا لہٰذا بند رکھیں گی، اگرچہ ٹھڈی کے ساتھ اس کا اوپری حصہ نہیں بند کرنا چاہیے۔

(۱۵۳) سوال: کیا حالت ِاحرام میں عورت اپنے چہرہ کو خشک کرسکتی ہے کیونکہ اس سے چہرہ ڈھکتا ہے یا اسکے لئے بھی مَرد کے سر چھپانے والا ہی حکم ہے؟

جواب: عورت کا حالت ِاحرام میں چہرہ ڈھانکنا یا چھپانا جائز نہیں ہے (لہٰذا اگر اس طرح خشک کرے کہ چہرہ نہ چھپے تو درست ہے)۔

(۱۵۴) سوال: احرام کی چادر یا مقنعہ اُتارتے، پہنتے وقت عورت کا چہرہ چھپ جاتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: مکمل خیال رکھیں کہ چہرہ نہ چھپنے پائے لیکن اگر احتیاط کے باوجود بھی چہرہ چھپ جائے یا بے خیالی میں چھپ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۵۵) سوال: جولوگ (مسجد) تنعیم سے احرام کی نیت کرتے ہیں اُن کے لئے سایہ میں سفر کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: سایہ میں سفر کرنے کا جائز ہونا (سوال کی گئی صورت میں) نہایت مشکل ہے لہٰذا احتیاط کو ترک نہ کرنا چاہئے (یعنی ان لوگوں کے لئے بہت زیادہ مناسب یہ ہے کہ سایہ میں سفر نہ کریں علاوہ اس کے کہ رات کا وقت ہو)۔

(۱۵۶) سوال: مکہ مکرمہ میں رہنے والے اگر عمرۂ مفردہ کا احرام (مسجد) تنعیم

سے باندھیں، جوکہ اب شہر مکہ کے اندر ہی واقع ہو چکی ہے، تو کیا یہ لوگ چھت والی بس یا گاڑی میں سفر کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: گزشتہ مسئلہ میں اس کا جواب گزر چکا ہے کہ احتیاط ترک نہ کرنا چاہئے یعنی زیادہ مناسب یہ ہے کہ بند گاڑی میں دن کے وقت سفر نہ کریں۔

(۱۵۷) سوال: جس کسی نے مسجد شجرہ سے احرام باندھا اور چھت دار بس میں رات کے وقت سوار ہو کر مکہ مکرمہ کے لئے چلا اور راستہ میں سو گیا اور آنکھ تب کھلی جب دن نکل چکا تھا اور گاڑی مسافروں کو اتارنے کے لئے رکی ہوئی تھی، تو ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

جواب: چھت دار گاڑی میں سفر کرنے والا چاہے جان بوجھ کر سفر کرے یا مجبوراً اس پر بطور کفارہ ایک گوسفند ذبح کرنا واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ اگر سفر ایک دن سے زیادہ کا ہو تو ہر دن کے بدلے ایک کفارہ ادا کرے۔

(۱۵۸) سوال: کیا مکہ پہونچ جانے کے بعد سایہ میں سفر کیا جا سکتا ہے یا منزل تک پہونچ جانے کے بعد اسکی اجازت ہے؟

جواب: مکہ پہونچ جانے کے باوجود بھی احتیاط کی بنا پر حرکت کرنے والا سایہ جیسے چھتری وغیرہ اختیار نہیں کیا جا سکتا، البتہ رکا ہوا سایہ جیسے بلڈنگ یا پُل وغیرہ کے سایہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۵۹) سوال: کیا مُحرِم تقصیر کی غرض سے کسی دوسرے کا ناخن کاٹ سکتا ہے؟

جواب: حالت احرام میں دوسرے کا بھی بال کاٹنا حرام ہے اور صرف ناخن

کو کاٹنا اگرچہ وہ اپنا ہی کیوں نہ ہو، احتیاط واجب کی بنا پر کافی نہیں ہے (یعنی خود اپنی تقصیر میں بھی بال ضرور کاٹے، چاہے ناخن بھی کاٹ رہا ہو)۔

(۱۶۰) سوال: مُحرِم کے لئے دانت اُکھاڑنا حرام ہے، تو یہ حکم صرف اپنے دانت کے لئے ہے یا دوسرے کا دانت بھی نہیں اُکھاڑا جا سکتا ہے؟

جواب: خود اپنے دانت بھی حالت اِحرام میں اُکھاڑنا حرام ہو، اس کی دلیل کافی نہیں ہے لہٰذا اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۶۱) سوال: حالت اِحرام میں اگر دانت میں شدید تکلیف ہو اور ڈاکٹر اُسے اُکھاڑنے کے لئے کہہ رہا ہو تو کیا اس صورت میں دانت اُکھاڑا جا سکتا ہے اور کیا کفارہ واجب ہوگا؟

جواب: ایسی صورت میں دانت اُکھاڑنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور کفارہ بھی لازم نہیں ہے۔

مستحباتِ دخولِ حدودِ حرم

(۱۶۲) ☆ حرمِ خدا میں داخل ہونے کے لئے یہ چند باتیں مستحب ہیں:

۱۔ حرم تک پہونچتے ہی حاجی یا عمرہ کرنے والے کو سواری سے اُتر کر پیدل چلنا چاہئے اور چاہئے کہ غسل داخلۂ حرم کرے۔

۲۔ بارگاہِ خداوندی میں تواضع کی خاطر ننگے پیر ہو جائے اور جوتے چپل ہاتھ میں لیکر حرم میں داخل ہو کہ یہ عمل زیادہ اجر و ثواب رکھتا ہے۔

۳۔ حدودِ حرم میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ: وَ اَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالاً وَ عَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ مِمَّنْ اَجَابَ دَعْوَتَكَ، وَ قَدْ جِئْتُ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ وَ فَجٍّ عَمِيْقٍ سَامِعاً لِنِدَائِكَ وَ مُسْتَجِيْباً لَكَ مُطِيْعاً لِاَمْرِكَ وَ كُلُّ ذٰلِكَ بِفَضْلِكَ عَلَيَّ وَ اِحْسَانِكَ اِلَيَّ، فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا وَفَّقْتَنِيْ لَهٗ اَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ الزُّلْفَةَ

عِنْدَكَ وَ الْقُرْبَةَ اِلَيْكَ وَ الْمَنْزِلَةَ لَدَيْكَ وَ الْمَغْفِرَةَ لِذُنُوْبِي وَ التَّوْبَةَ عَلَيَّ مِنْهَا بِمَنِّكَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ حَرِّمْ بَدَنِيْ عَلَى النَّارِ وَ آمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ وَ عِقَابِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

خدایا! تونے اپنی کتاب میں فرمایا ہے اور تیرا قول برحق ہے کہ ”اور لوگوں کو حج کے لئے پکارو کہ دور دراز کے ہر طرف سے لوگ پیادہ اور سواریوں کے ذریعہ سے آئیں گے“۔ خدایا! میری آرزو ہے کہ میں بھی تیری آواز پر آنے میں شامل کیا جاؤں کیونکہ میں بھی دور دراز سے تیری آواز سن کر اور تیرے حکم کی اطاعت کرتے ہوئے ہی آیا ہوں۔ اور یہ سب بھی مجھ پر تیرے فضل و احسان کے نتیجہ میں ہی ہوسکا ہے، پس تیری تعریف ہے کہ تونے مجھ میں یہ رغبت و خواہش، حاضری کی للک، اپنی قربت، اپنی بارگاہ میں منزلت، میرے گناہوں کی مغفرت اور اپنے فضل و احسان کے سبب توبہ کی غرض سے حاضری کا شرف بخشا ہے۔ خدایا! محمد و آل محمد پر صلوات نازل فرما اور اپنے رحم کے ذریعہ سے میرے جسم پر آتش جہنم کو حرام کردے اور اپنے عذاب و عقاب سے محفوظ کردے،، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

۴۔ حدود حرم میں داخل ہوتے ہوئے تھوڑی سی ”اذخر“ (ایک مخصوص خوشبودار گھاس) کو منہ میں رکھ کر چبائے۔

مستحباتِ دخولِ مکۂ مکرمہ

(۱۶۳) ☆ مکۂ مکرمہ میں داخل ہوتے ہوئے بھی مستحب ہے کہ غسل کرے اور تواضع اور خضوع وخشوع کے ساتھ مکہ میں داخل ہو، اور جو شخص مدینہ منورہ کی طرف سے مکۂ مکرمہ میں داخل ہو رہا ہو اسے چاہئے کہ بلندی کی سمت سے داخل ہو اور پستی کے علاقہ سے باہر جائے۔

مستحباتِ دخولِ مسجد الحرام

(۱۶۴) ☆ مستحب ہے کہ مسجد الحرام میں داخل ہوتے ہوئے غسل کیا جائے (اگرچہ اس غسل کا استحباب ثابت نہیں ہے یعنی اسکے بعد وضو بھی کرے) اور پا برہنہ وقار و سکون کے ساتھ ''باب بنی شیبہ'' (یہ دروازہ اب باقی نہیں رہ گیا ہے اور اسے سعودی حکومت نے ختم کر دیا ہے) سے داخل ہو۔ کہا جاتا ہے کہ باب بنی شیبہ ''باب السلام'' کے سامنے ہے (اس دروازہ کو بھی سعودی حکومت نے ختم کر دیا ہے) لہٰذا باب السلام سے داخل ہو (یہ دونوں دروازے صفا اور مروہ کے درمیانی علاقے میں تھے لہٰذا اب اس کے درمیان جو پُل والا راستہ ہے اسی کو اختیار کیا جا سکتا ہے) اور سیدھے ستونوں سے گزرتا ہوا بڑھ جائے۔

اور مستحب ہے کہ مسجد الحرام کے دروازے پر کھڑا ہو کر یہ دعا پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ وَ مَا شَآءَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى اَنْبِيَاءِ اللهِ وَ رُسُلِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللهِ،

وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

سلام ہو اے نبیؐ خدا آپ پر اور اللہ کی رحمت و برکت بھی آپ پر ہو۔ اللہ کے نام سے، اللہ ہی سے اور جو اللہ چاہتا ہے، اُس سے۔ سلام ہو اللہ کے انبیاء و مرسلین پر۔ سلام ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر۔ سلام ہو ابراہیم خلیل اللہ پر۔ اور تمام تعریفیں صرف اللہ کے لئے ہی ہیں۔

دوسری روایت میں ہے کہ مسجد کے دروازہ کے قریب یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ مِنَ اللّٰهِ وَ اِلَى اللّٰهِ وَ مَا شَآءَ اللّٰهِ وَ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ، وَ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ لِلّٰهِ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلٰى اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰى خَلِيْلِ اللّٰهِ الرَّحْمَانِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ، وَّ ارْحَمْ مُحَمَّداً وَّ آلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ آلَ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِكَ وَ عَلٰى اَنْبِيَائِكَ وَ رُسُلِكَ وَ

سَلِّمْ عَلَيْهِمْ، وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَ اسْتَعْمِلْنِيْ فِيْ طَاعَتِكَ وَ مَرْضَاتِكَ وَ احْفَظْنِيْ بِحِفْظِ الْاِيْمَانِ اَبَداً مَّا اَبْقَيْتَنِيْ جَلَّ ثَنَاءُ وَجْهِكَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَنِيْ مِنْ وَفْدِهٖ وَ زُوَّارِهٖ وَ جَعَلَنِيْ مِمَّنْ يَعْمُرُ مَسَاجِدَهٗ، وَ جَعَلَنِيْ مِمَّنْ يُنَاجِيْهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَ زَائِرُكَ فِيْ بَيْتِكَ وَ عَلٰى كُلِّ مَاْتِيٍّ حَقٌّ لِمَنْ اَتَاهُ وَ زَارَهٗ، وَ اَنْتَ خَيْرُ مَاْتِيٍّ وَ اَكْرَمُ مَزُوْرٍ، فَأَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ، لَا شَرِيْكَ لَكَ بِاَنَّكَ وَاحِدٌ اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ تَلِدْ وَلَمْ تُوْلَدْ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ كُفُواً اَحَدٌ، وَ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ، يَا جَوَادُ يَا كَرِيْمُ يَا مَاجِدُ يَا جَبَّارُ يَا كَرِيْمُ، اَسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ تُحْفَتَكَ اِيَّايَ بِزِيَارَتِيْ اِيَّاكَ اَوَّلَ شَيْءٍ تُعْطِيَنِيْ فَكَاكَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ

اللہ کے نام سے، اور اللہ ہی سے، اللہ کی طرف سے اور اللہ ہی تک، اور جو کچھ بھی اللہ چاہے اُس پر، اور ملت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، کہ سارے اچھے نام اللہ ہی کے ہیں، اور ساری تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، سلام ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، سلام ہو محمد ابن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، سلام ہو اے نبی آپ پر اور اللہ کی رحمتیں و برکتیں بھی ہوں آپ پر۔ سلام ہو، اللہ کے

انبیاء و مرسلین پر۔ سلام ہو خلیل اللہ الرحمان پر، سلام ہو تمام رسولوں پر اور ساری تعریفیں اللہ کے لئے ہی ہیں۔ سلام ہو ہم سب پر بھی اور اللہ کے صالح بندوں پر بھی۔ خدایا! محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما، برکت نازل فرما اور رحم فرما، جس طرح تو نے ابراہیم اور ان کی آل پر درود و سلام و برکتیں نازل کی ہیں کہ تو صاحب حمد و مجد ہے۔ خدایا! اپنے بندے اور رسول، محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات نازل فرما۔ خدایا! ابراہیم خلیل اور تمام انبیاء و مرسلین پر صلوات و سلام نازل فرما۔ اور سلام ہو رسولوں پر کہ تعریفیں تو صرف اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔ پروردگارا! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور مجھے اپنی اطاعت و رضایت میں مشغول کر دے اور جب تک میں زندہ رہوں مجھے میرے ایمان کے ساتھ محفوظ رکھ کہ تیری ذات کی تعریفیں عظیم ہیں۔ حمد اُس اللہ کی ہے جس نے مجھے اپنی بارگاہ میں آنے والوں میں، اپنی بارگاہ کے زائروں میں، اپنی مسجدوں کو آباد کرنے والوں میں اور خود کو پکارنے والوں میں قرار دیا ہے۔ بارالٰہا! میں تیرا بندہ اور تیرے گھر کا زائر ہوں اور گھر تک ہر آنے والے اور زیارت کرنے والے کا میزبان پر حق ہوتا ہے، اور تو بہترین آنے کی جگہ اور بہترین زیارت کئے جانے والا ہے۔ لہٰذا میرا تجھ سے سوال ہے کہ: اے اللہ، اے رحمان، تو ایسا خدا ہے کہ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو تنہا اور بلا شریک ہے، تو واحد واحد و صمد ہے، نہ تو کسی سے پیدا ہوا اور نہ ہی کوئی تجھ سے پیدا ہوا ہے اور نہ ہی کوئی تیرا ہمسر ہے۔ اور محمدؐ تیرے بندے اور رسول ہیں کہ اُن پر اور اُن کے اہلبیت پر صلوات وسلام ہے۔ اے سخی، اے کرم فرما، اے صاحب مجد، اے جبار، اے کریم۔ میرا تجھ سے سوال ہے کہ میرے لئے اپنی بارگاہ سے اپنی زیارت کا یہ تحفہ مقرر فرما کہ میری گردن کو آتش جہنم سے آزاد فرما۔

اس کے بعد تین بار کہے:

اَللّٰهُمَّ فُكَّ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ

خدایا! میری گردن کو آتش جہنم سے آزاد فرما۔

پھر کہے:

وَ اَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ وَ ادْرَأْ عَنِّيْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَ شَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ

اور میرے حلال و پاکیزہ رزق میں وسعت عنایت فرما اور مجھے جن و اِنس کے فاسقوں سے اور عرب و عجم کے فاسقوں سے محفوظ فرما۔

مستحب ہے کہ جب حجر اَسوَد کے سامنے ہو تو یہ کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ، آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ كَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَ الطَّاغُوْتِ

وَ اللَّاتِ وَ الْعُزّٰی وَ بِعِبَادَةِ الشَّيْطَانِ وَ بِعِبَادَةِ كُلِّ نِدٍّ يُّدْعٰی مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ تنہا اور لا شریک ہے اور محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ پر ایمان لایا ہوں اور جبت و طاغوت، لات وعزیٰ اور شیطان اور ہر غیر خدا کی عبادت کا انکار کرتا ہوں۔

اور جب حجر اسود پر نظر پڑے تو اُس سے متوجہ ہو کر کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِهِ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ مِمَّا اَخْشٰی وَ اَحْذَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِیْ وَ يُمِيْتُ وَ يُمِيْتُ وَ يُحْيِیْ وَ هُوَ حَیٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَ آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَ سَلَامٌ عَلٰی جَمِيْعِ النَّبِيِّيْنَ وَ الْمُرْسَلِيْنَ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُوْمِنُ بِوَعْدِكَ وَ اُصَدِّقُ وَ اَتَّبِعُ كِتَابَكَ

حمد ہے اُس اللہ کی جس نے اِس پر ہماری ہدایت کی ہے کہ اگر اُس

نے ہدایت نہ کی ہوتی تو ہمیں ہدایت میسر نہ ہوتی۔ اللہ پاکیزہ ہے، حمد اللہ کی ہے اور اللہ کے سوا کوئی لائق عِبادت نہیں ہے۔ اور اللہ، اکبر ہے، وہ ساری خلقت سے بڑا ہے اور ہر خوف و پرہیز والی شے سے بڑا ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی خدا نہیں، وہ واحد ولا شریک ہے، ملک وحمد سب اُس کے لئے ہیں، وہی زندگی وموت اور موت وحیات دینے والا ہے اور وہ تو ایسا زندہ ہے جسے موت نہیں، اُس کے قبضۂ اختیار میں سارا خیر ہے اور وہی ہر شے پر قادر ہے۔ خدایا! محمدؐ وآل محمدؑ پر رحمت و برکت نازل فرما جیسا کہ تو نے بہترین صلوات ورحمت و برکت ابراہیم اور اُن کی آل پر نازل فرمائی ہے کہ تو حمید ومجید ہے۔ اور سلام ہے تمام انبیاء ومرسلین پر اور حمد تو صرف رب العالمین، اللہ کے لئے ہی ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے وعدے کو پورا کیا، تیرے رسولوں کی تصدیق کی اور تیری کتابوں کا اتباع کیا ہے۔

اور روایت مِعتبر میں وارد ہوا ہے کہ جب حجر اسوَد کے نزدیک پہونچے تو اپنے ہاتھوں کو اُٹھا کر حمد وتعریف پروردگارِ عالم کرے اور محمد وآل محمد پر صلوات پڑھے اور اللہ سے دعا کرے کہ وہ ہمارا حج قبول کرے، اس کے بعد حجر اسوَد کو بوسہ دے اور ہاتھوں سے چومے، اگر بوسہ ممکن نہ ہو تو ہاتھوں سے چومے اور اگر وہ بھی ممکن نہ ہو تو اس کی طرف اشارہ کرکے کہے:

اَللّٰهُمَّ اَمَانَتِيْ اَدَّيْتُهَا وَ مِيْثَاقِيْ تَعَاهَدْتُّهُ لِتَشْهَدَ لِيْ

بِالْمُوَافَاةِ، اَللّٰهُمَّ تَصْدِيْقاً بِكِتَابِكَ وَ عَلٰى سُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ، آمَنْتُ بِاللهِ وَ كَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَ الطَّاغُوْتِ وَ اللَّاتِ وَ الْعُزّٰى وَ عِبَادَةِ الشَّيْطَانِ وَ عِبَادَةِ كُلِّ نِدٍّ يُدْعٰى مِنْ دُوْنِ اللهِ

خدایا! میں نے تیری امانت ادا کر دی اور تیرے کئے ہوئے عہد کو تیری گواہی میں پورا کر دیا۔ اے اللہ! تیری کتاب کی تصدیق اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جن پر اور جن کی آل پر تیری ہے، کی سنت کے مطابق میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو یکتا و بلا شریک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں اور جبت و طاغوت، لات و عزیٰ، عبادت شیطان اور ہر غیر خدا کی پرستش سے انکار کرتا ہوں۔

اور اگر پوری دعا پڑھنا ممکن نہ بھی ہو تو اس کا کچھ حصہ ہی پڑھ لے اور کہے:

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ بَسَطْتُ يَدِيْ وَ فِيْمَا عِنْدَكَ عَظُمَتْ رَغْبَتِيْ، فَاقْبَلْ سُبْحَتِيْ وَ اغْفِرْلِيْ وَ ارْحَمْنِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَ الْفَقْرِ وَ مَوَاقِفِ الْخِزْيِ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ

اے اللہ! میرا ہاتھ تیری بارگاہ میں پھیلا ہے اور تجھ ہی سے آرزوئیں

وابستہ ہیں، لہٰذا میری تسبیحات قبول فرما، مجھے معاف فرما اور مجھ پر رحم فرما۔ خدایا! میں تجھ سے کفر اور فقیری اور دنیا و آخرت کی رسوائیوں سے پناہ چاہتا ہوں۔

طواف

خلاصہ:

طواف، خانۂ کعبہ کے گرد سات چکّر، حجرِ اسود سے شروع کر کے وہیں پر اِس طرح ختم کرنے کا نام ہے کہ کعبہ بائیں جانب ہو، عام حالات میں مقامِ ابراہیم علیہ السلام کے اندر ہو، حجرِ اسماعیل علیہ السلام کو شامل رکھے اور نماز کے تمام شرائط کے ساتھ ہو۔

طواف کے چکّروں میں موالات ضروری ہے لیکن چار چکّر مکمل ہونے کے بعد آرام کرنے یا اگر دھوکے سے وضو باطل ہو جائے تو وضو وغیرہ کے لئے، رکا بھی جا سکتا ہے۔

طواف، خانۂ کعبہ کے گرد چکر لگانے کا نام ہے لہٰذا صحن و دالان میں کہیں سے بھی طواف کیا جا سکتا ہے لیکن اوپری منزلوں پر طواف نہیں کیا جا سکتا۔

جس کسی نے بھی عمرۂ مفردہ کی غرض سے احرام باندھا اور مکۂ مکرمہ میں داخل ہوا اُس پر سب سے پہلا واجب عمل، طواف ہے کہ عمرۂ مفردہ کی غرض سے خانۂ کعبہ کے سات چکّر لگائے۔

(۱۶۵) ☆ ''طواف'' خانۂ کعبہ کے گرد (اِس طرح، جس کا ذکر بعد میں آئے گا) سات چکر لگانے کا نام ہے اور ہر چکر کو ''شَوط'' کہتے ہیں اور اس طرح طواف سات شوط (اشواط) کا نام ہے۔

(۱۶۶) ☆ طواف، ارکان عمرہ میں سے ہے، پس اگر کسی نے جان بوجھ کر اسے چھوڑ دیا تو اس کے بعد کے بھی سارے اعمال باطل ہو جائیں گے اور وہ تبتک احرام میں باقی رہے گا جبتک طواف اور اس کے بعد کے تمام اعمال انجام نہ دے۔

(۱۶۷) ☆ اگر کسی نے سہواً طواف چھوڑ دیا، یا طواف کو صحیح انجام نہیں دیا تو اس پر لازم ہے کہ جب بھی ممکن ہو اُسے بجالائے، اور اگر وطن واپس ہو گیا ہو، اور مکہ پلٹ نہ سکتا ہو، یا پلٹنا بہت زیادہ مشکل ہو، تو کسی ایسے شخص کو طواف کے لئے نائب قرار دے جس پر اطمینان ہو کہ وہ طواف کو صحیح طریقہ سے انجام دے گا۔ اگر چہ عمرۂ مفردہ میں نیابت میں طواف کروانا بھی محل اشکال میں (یعنی تقریباً درست نہیں) ہے۔

(۱۶۸) ☆ اگر کسی نے طواف سے پہلے (یا طواف بھول کر) نماز طواف پڑھ لی، یا سعی کر لی، تو اُسے چاہئے کہ طواف کے بعد نماز طواف اور سعی کو دوبارہ انجام دے۔

(۱۶۹) ☆ اگر مُحرِم مریض ہونے کی وجہ سے خود طواف نہ کر سکتا ہو اور صحتیابی تک مکہ میں رکنا بھی ممکن نہ ہو، تو اگر امکان ہو تو اسے اُٹھا کر طواف کروایا جائے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ایسے طواف کروایا جائے کہ مریض کے پیر زمین پر پڑیں یا رگڑتے جائیں۔

(۱۷۰) ☆ مریض کو طواف کرواتے وقت تمام شرائط و واجبات طواف کی جہاں تک ممکن ہو رعایت کی جائے۔

واجباتِ طواف

خلاصہ:

طواف میں دو طرح کی چیزیں واجب ہیں:۔

پہلی قسم میں: نیت، حدث اصغر و حدث اکبر سے پاک ہونا، بدن اور لباس کا پاک ہونا، مرد کا ختنہ شدہ ہونا اور شرم گاہ کا چھپا ہونا شامل ہے۔

اور دوسری قسم میں: طواف کا حجر اسود سے شروع اور اُسی پر ختم کرنا، کعبہ کو بائیں جانب رکھنا، حجر اسماعیل کو بھی طواف میں شامل رکھنا، مقام ابراہیمؑ کے اندر سے طواف کرنا، خانۂ کعبہ کے باہر ہی طواف کرنا اور طواف میں سات ہی چکر لگانا نہ کم اور نہ زیادہ۔

واجباتِ طواف کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم: اس میں وہ باتیں شامل ہیں جو طواف میں شرط ہیں اور یہ پانچ ہیں:

ا۔نیت:

طواف کو خالص نیت کے ساتھ ہونا چاہئے جو صرف قربۃً الی اللہ کے ارادہ سے

ہو۔

(۱۷۱) ☆ نیت کے لئے ضروری نہیں ہے کہ اسے زبان سے دہرایا جائے یا دِل میں گزارا جائے بلکہ اتنا کافی ہے کہ یہ خیال رہے کہ یہ عمل انجام دے رہا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ عبادات اور دیگر کاموں کی نیت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جیسے انسان پانی پیتے وقت یہ خیال رکھتا ہے کہ پانی پی رہا ہے اسی طرح یہ خیال رکھے کہ فلاں عبادت انجام دے رہا ہے۔

(۱۷۲) ☆ عبادات میں ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تذَلُّل اور انکساری کے ساتھ انجام دیا جائے چاہے اس پر اطاعت کا اطلاق ہو یا نہ ہو۔

(۱۷۳) ☆ طواف یا دیگر اعمال عِمرہ جو عبادت کا درجہ رکھتے ہیں، میں اگر ریاء شامل ہو جائے یعنی کسی کو دکھانے، کسی کو اپنی طرف متوجہ کرنے یا کسی کی وجہ سے اچھی طرح سے انجام دینے کا خیال پیدا کرے تو نہ صرف یہ کہ طواف اور دوسری عبادتیں باطل ہیں بلکہ ریا کار، گناہگار بھی ہوگا۔

(۱۷۴) ☆ عبادت انجام دیتے ہوئے تذلل اور انکساری میں اگر جنت کا اشتیاق یا جہنم کا خوف شامل ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۷۵) ☆ جو کام رضائے خدا کے لئے کیا جارہا ہو، اگر اس میں کسی اور کی مرضی بھی شامل ہو جائے تو عمل باطل ہے۔

۲۔حدث اکبر واصغر سے پاک ہو:

یعنی جنابت وحیض ونفاس وغیرہ اور موجبات ِوضو سے پاک ہو۔

(۱۷۶) ☆ طواف چاہے واجب ہو (جیسے طواف عمرہ یا طواف نسائ) یا مستحب (جیسے عمرۂ مستحب جس کو احرام کے بعد مکمل کرنا واجب ہے) اُس میں حدث اکبر و حدث اصغر سے طہارت شرط ہے۔

(۱۷۷) ☆ طواف مستحب میں حدث اصغر سے طہارت شرط نہیں ہے اور مشہور کی بنا پر حدث اکبر سے بھی طہارت شرط نہیں ہے۔(اگرچہ جان بوجھ کر جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں مسجد الحرام میں داخل ہونا حرام ہے۔)

(۱۷۸) ☆ حدث اکبر و اصغر کی حالت میں کیا ہوا طواف باطل ہے چاہے یہ طواف جان بوجھ کر، بھولے سے، بے خیالی میں یا مسئلہ نہ جاننے کی بنا پر کیا گیا ہو۔

(۱۷۹) ☆ اگر طواف کے درمیان حدث صادر ہو جائے اور چار چکر پورے ہو چکے ہوں، تو اگر یہ حدث بے اختیار صادر ہو گیا ہو تو طواف وہیں روک دے اور وضو کرنے کے بعد جہاں طواف روکا تھا، وہیں سے دوبارہ شروع کر کے طواف مکمل کرے۔اور اگر حدث اختیاراً صادر کیا ہو، تو طواف وہیں روک کر طہارت کرے اور طواف مکمل کرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ دوبارہ نئے سرے سے بھی طواف کرے۔

(۱۸۰) ☆ اگر عورت طواف کے درمیان حائض ہو جائے، تو اگر چار چکر پورے نہیں ہوئے ہیں تو اُس کا طواف باطل ہے۔اور صبر کرے تاکہ پاک ہو جانے اور غسل کر لینے کے بعد طواف اور اس کے بعد کے اعمال مکمل کرے۔اور اگر اتنی مدت تک

قافلہ نہ رک سکتا ہو تو کسی کو طواف اور نماز طواف کے لئے نائب بنائے اور پھر سعی وتقصیر خود انجام دے اور طواف نِساء اور اُسکی نماز بھی نائب سے ہی انجام دلوائے۔ اور اگر چار چکر پورے ہو چکے ہوں تو جتنا طواف ہو چکا ہے وہ صحیح ہے اور پاک ہو جانے اور غسل کر لینے کے بعد بقیہ اعمال انجام دے۔

(۱۸۱) ☆ اگر وضو یا غسل کرنے میں کوئی عذر ہو، تو واجب ہے کہ اُس کے بدلے میں تیمم انجام دے۔

(۱۸۲) ☆ اگر انسان باوضو یا باغسل تھا اور اُسے شک ہو کہ حدث اصغر یا حدث اکبر صادر ہوا ہے یا نہیں تو وہ اپنے آپ کو پاک سمجھے گا اور وضو یا غسل کی ضرورت نہیں ہے۔

(۱۸۳) ☆ اگر انسان کو حدث اصغر یا حدث اکبر کی وجہ سے وضو یا غسل کرنا واجب تھا اور اُسے شک ہو کہ وضو یا غسل کیا یا نہیں، تو واجب ہے کہ وضو یا غسل جو واجب تھا، اُسے انجام دے۔

(۱۸۴) ☆ اگر طواف مکمل ہو جانے کے بعد شک کرے کہ باوضو ہو کر طواف کیا تھا یا نہیں تو گزرا ہوا طواف صحیح ہے لیکن آئندہ کے طواف کے لئے وضو ضروری ہے۔

(۱۸۵) ☆ اگر کسی کو طواف کے دوران شک ہو کہ وہ باوضو ہے یا نہیں، اور اُسے پہلے وضو کرنے کا یقین نہیں تھا، تو اگر چوتھے چکر کے بعد ہو، تو طواف روک کر وضو کرے اور وہیں سے طواف مکمل کرے۔ اور اگر چوتھے چکر سے پہلے یہ شک ہو جائے، تو طواف وہیں ختم کر دے اور وضو کرنے کے بعد دوبارہ نئے سرے سے طواف کرے۔

(۱۸۶) ☆ اگر کوئی طواف کے دوران شک کرے کہ جنابت یا حیض ونفاس کا غسل کیا تھا یا نہیں، تو اگر مسجد الحرام سے فوراً نکلنے میں تیمم سے زیادہ وقت درکار ہو، اور تیمم کا امکان بھی ہو، تو فوراً تیمم کرے اور پھر باہر نکل جائے۔ اور اگر باہر نکلنے میں تیمم سے کم وقت لگے، تو فوراً مسجد الحرام سے باہر نکل جائے۔ اب اگر یہ شک چار چکر کے بعد ہوا تھا، تو غسل کے بعد وہیں سے آگے طواف مکمل کرے، اور اگر چار چکر مکمل نہیں ہوئے تھے تو طواف دوبارہ سے شروع کرے۔

(۱۸۷) ☆ اگر پانی (وضو یا غسل کے لئے) اور مٹی وغیرہ (تیمم کے لئے) دونوں میسر نہ ہوں تو ایسا انسان مایوس ہو جانے کی صورت میں طواف کی صلاحیت نہیں رکھتا اور اُسے چاہئے کہ کسی کو طواف کے لئے نائب قرار دے بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ خود بھی طواف انجام دے۔

۳۔ بدن اور لباس، نجاست سے پاک ہو:

(۱۸۸) ☆ احتیاط واجب ہے کہ ایک درہم سے کم کی مقدار کے برابر خون جو نماز کے لئے معاف ہے، سے بھی طواف میں اجتناب کیا جائے۔ اگر چہ کسی نجس شدہ چیز کا ساتھ میں رکھنا، طواف پر کوئی اثر نہیں ڈالتا ہے۔

(۱۸۹) ☆ اگر پھوڑا پھنسی یا زخم کے خون کو پاک کرنے میں تکلیف ہو تو اُسے پاک کرنا لازم نہیں ہے۔ لیکن اگر کسی طرح پاک کرنا یا کپڑا بدلنا ممکن ہو، تو احتیاطاً پاک کرے یا کپڑا تبدیل کر لے۔

(۱۹۰) ☆ اگر طواف کی تاخیر سے بلا مشقت بدن یا کپڑا پاک کرنا ممکن ہو، تو طواف کو مؤخر کرے، بشرطیکہ طواف کا وقت تنگ نہ ہو۔

(۱۹۱) ☆ اگر طواف مکمل ہو جانے کے بعد معلوم ہو کہ نجاست طواف کے دوران لگی تھی، تو طواف صحیح ہے۔

(۱۹۲) ☆ اگر بدن یا لباس کی نجاست کا شک ہو اور طواف کرے، تو طواف صحیح ہے۔ لیکن اگر بدن یا لباس کی نجاست کا یقین ہو اور طہارت میں شک کرے کہ پاک کیا تھا یا نہیں، تو طواف کے لئے پاک کرنا ضروری ہے۔

(۱۹۳) ☆ اگر طواف کے دوران جسم یا لباس پر نجاست لگ جائے تو احتیاط یہ ہے کہ طواف مکمل بھی کرے اور نجاست دور کرنے کے بعد دوبارہ بھی طواف کرے جبکہ یہ نجاست تیسرے چکر کے مکمل ہونے سے پہلے لگی ہو۔ اگرچہ ظاہر یہ ہے کہ طواف کا کسی صورت میں بھی دوبارہ انجام دینا ضروری نہیں ہے۔

(۱۹۴) ☆ اگر نجاست کے بارے میں بھول کر طواف کر لے تو طواف صحیح ہے اور دوبارہ طواف کرنا ضروری نہیں ہے۔

۴۔ مرد کا ختنہ شدہ ہونا:

(۱۹۵) ☆ نابالغ بچہ اگر ممیز نہ ہو (یعنی اچھے اور برے کی تمیز نہ رکھتا ہو) تو احتیاط مستحب کی بنا پر طواف کے لئے ختنہ شدہ ہونا چاہیئے اور اگر ممیز ہو تو ختنہ شدہ ہونا ضروری ہے۔

(۱۹۶) ☆ اگر بلا ختنہ والا بچہ احرام پہنے یا اُسے احرام کی نیت کروادی جائے تو اگر بچہ ممیز ہے تو احرام تو صحیح ہے لیکن طواف صحیح نہیں ہے۔ اور ایسا انسان طواف نہ کرنے والا جیسا ہے، بنابریں عمرۂ مفردہ اور حج کی صورت میں وہ طواف و نمازِ طواف اور طواف نساء نہ کرنے والا جیسا ہے اور اُس کے لئے عورت تبتک حلال نہ ہوگی جبتک وہ ختنہ کے بعد یا خود طواف نساء اور نماز ادا نہ کرے یا کسی کو طواف و نماز کے لئے اپنا نائب بنائے۔

(۱۹۷) ☆ اگر بچہ ختنہ شدہ پیدا ہو، تو اُس کا طواف صحیح ہے اور اُس کا دوبارہ ختنہ کروانا ضروری نہیں ہے۔

۵۔ شرمگاہ کا پوشیدہ رکھنا:

(۱۹۸) ☆ طواف میں شرمگاہ کا پوشیدہ رکھنا بنابر احتیاط واجب ضروری ہے لہٰذا اگر کوئی شخص بلا شرمگاہ چھپائے طواف کرے تو اُس کا طواف باطل ہے۔ اور اسی طرح احتیاطاً لباس کو مباح ہونا چاہیئے یعنی غصبی لباس میں احتیاطاً طواف صحیح نہیں ہے بلکہ وہ تمام شرائط لِباس جو نماز میں ضروری ہیں، کی طواف میں بھی رعایت کرنی چاہیئے۔

(۱۹۹) ☆ احتیاط واجب کی بنا پر طواف میں موالات کی رعایت بھی لازم ہے یعنی طواف کے چکروں میں اتنا فاصلہ نہ ہونا چاہیئے کہ طواف کی شکل ہی ختم ہو جائے۔

دوسری قسم: اس قسم میں وہ چیزیں شامل ہیں جو طواف کی انجام دہی میں شامل ہیں اگرچہ کچھ چیزیں اِن میں بھی شرط ہیں۔ اور یہ سات ہیں:

ا۔طواف کی شروعات حجراسوَد سے کرے:

(۲۰۰) ☆ احتیاط اور اولیٰ یہ ہے کہ اپنے پورے جسم کو حجرِ اسوَد کے سامنے سے گزارتے ہوئے طواف کی ابتداء کرے بلکہ احتیاطاً تھوڑا سا حجرِ اسوَد کے پہلے سے شروع کرے تاکہ حجراسوَد کے سامنے سے شروعات کا یقین ہوجائے۔

(۲۰۱) ☆ طواف کے حجراسوَد سے شروع کرنے میں معیار عرفِ عام ہے یعنی دیکھنے والا کہے کہ یہ طواف، حجراسوَد سے شروع کیا گیا ہے۔

(۲۰۲) ☆ طواف کو ساتویں چکر پر حجراسوَد پر ہی مکمل کرے اور اِس میں عموم مسلمین کا خیال کرے کہ جیسے تمام لوگ طواف کر رہے ہوں ویسے ہی انجام دے اور اس میں ہر چکر میں رک کر آگے پیچھے ہونا یا برابر ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ بعض اوقات یہ کام طواف کو غلط بھی کر سکتے ہیں۔

۲۔طواف کے ہر چکر کو حجراسوَد پر ختم کرے:

(۲۰۳) ☆ طواف کو حجراسوَد پر مکمل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ساتویں چکر کے بعد حجراسوَد پر ہی ختم کردے اور اس میں ہر چکر میں رکنے یا بار بار چکر شروع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

۳۔طواف میں خانۂ کعبہ کو اپنے بائیں جانب رکھے:

(۲۰۴) ☆ طواف کے دوران ہر حالت میں کعبہ کو بائیں جانب رکھنا ضروری ہے، بنابریں اگر چومنے کی غرض سے یا ہجوم کے دھکّے کی وجہ سے کعبہ کی طرف رخ یا

پشت ہو جائے تو جتنی دور ویسے جائے گا، وہ مقدار طواف میں شمار نہ ہوگی اور اسے یا واپس آ کر یا وہیں سے بغیر قصد طواف آگے سے گھوم کر آنے کے بعد مکمل کرے۔ اگرچہ یہاں بھی معیار عرفِ عام ہے۔ اور حجر اسماعیلؑ کے دونوں کناروں پر بائیں جانب رکھنے کے لئے گھومنا ضروری نہیں ہے۔

(۲۰۵) ☆ اگر کوئی شخص کسی کو اِس طرح طواف کروائے کہ طواف کرنے والے کا اپنا کوئی اختیار نہ رہے، اور طواف کروانے والے پر ہی سارا بوجھ ہو، تو یہ طواف باطل ہے۔ اور اگر اس طرح طواف نِساء کیا ہے، تو عورت و مرد ایک دوسرے پر حلال نہ ہونگے۔

(۲۰۶) ☆ اگر ازدحام وغیرہ کی وجہ سے طواف کا کچھ حصہ عام طریقہ سے انجام نہ پائے (مثلاً کعبہ کی طرف رخ یا پشت ہو جائے یا اُلٹے پاؤں چلا جائے) تو وہ حصہ طواف میں شامل نہ ہوگا اور اُسے یا واپس ہو کر مکمل کرے یا آگے کا حصہ بغیر طواف کے انجام دے اور اَگلے چکر میں اتنا حصہ مکمل کر کے باقی طواف پورا کرے۔

(۲۰۷) ☆ اگر طواف کرتے ہوئے کسی وجہ سے اُس کا مکمل اختیار ختم ہو جائے اور لوگ اسے اُٹھالیں یا گھسیٹ لے جائیں، تو اُتنی مقدار طواف میں شامل نہ ہوگی اور اتنا حصہ پلٹ کر یا اگلے چکر میں پورا کر کے باقی طواف مکمل کرے۔

۴۔ طواف میں حجر اسماعیل کو بھی شامل رکھنا:

(۲۰۸) ☆ حجر اسماعیل خانۂ کعبہ سے مِلا ہوا نیم دائرہ حصہ ہے جسے طواف

میں شامل رکھنا ضروری ہے۔

(۲۰۹) ☆ اگر کوئی شخص طواف میں حجر اسماعیل کو داخل نہ کرے تو یہ جان بوجھ کر ہو یا بھولے سے، طواف باطل ہے۔

(۲۱۰) ☆ اگر طواف کے کچھ چکروں میں حجر اسماعیل کو داخل نہ کرے تو ضروری ہے کہ ان چکروں کو دوبارہ انجام دے۔

(۲۱۱) ☆ اگر کوئی شخص طواف کرتے ہوئے حجر اسماعیل کی دیوار پر چڑھ جائے تو بھی اتنی مقدار دوبارہ انجام دے۔

۵۔طواف کو ہر طرف سے کعبہ اور مقام ابراہیمؑ کے درمیان کرے:

(۲۱۲) ☆ طواف کو کعبہ اور مقام ابراہیمؑ کے درمیانی فاصلہ (جو تقریباً ساڑھے چھبیس ہاتھ ہے) میں انجام دینا چاہئے، اگر چہ اس کے باہر بھی ہونے کے باوجود بھی طواف غلط نہیں ہے۔ خاص طور پر اُن لوگوں کے لئے جو اِس فاصلہ کے اندر طواف کی طاقت نہیں رکھتے یا جن کے لئے شدید مشقت کا سبب ہو، وہ باہر سے بھی طواف کر سکتے ہیں۔ لیکن طاقت رکھنے والوں کے لئے اولیٰ ہے کہ وہ اِس فاصلہ کے اندر ہی طواف کریں۔

۶۔طواف میں کعبہ اور اُس کے تمام حصوں سے باہر رہنا:

(۲۱۳) ☆ خانۂ کعبہ کی دیوار میں نیچے کی طرف جو پُشتہ یا کنارہ بنا ہوا ہے جسے ''شاذروان'' کہتے ہیں، بھی کعبہ کا حصہ ہے اور اسے بھی طواف میں داخل رکھنا ضروری

ہے (یعنی اُس کے اوپر چڑھ کر طواف نہیں کیا جاسکتا)۔

(۲۱۴) ☆ طواف کرتے ہوئے کعبہ کی دیوار کو چھوا جاسکتا ہے اگرچہ احتیاطاً یہ نہ کرنا چاہئے۔

۷۔ طواف میں سات ہی چکر لگائے، نہ کم اور نہ زیادہ:

(۲۱۵) ☆ طواف میں خانۂ کعبہ کا صرف سات چکر لگانا چاہئے اور اگر کسی نے جان بوجھ کر، غفلت سے، بھول کر یا مسئلہ نہ جاننے کی بنا پر کم یا زیادہ چکر لگا لئے، تو اُس کا طواف باطل ہے۔

(۲۱۶) ☆ اگر طواف کے دوران یہ ارادہ کرلے کہ سات سے کم یا زیادہ چکر لگائے گا تو احتیاطاً اُس کا سارا طواف باطل ہوجائے گا۔

(۲۱۷) ☆ اگر طواف کے بعد اُس علاقہ (مطاف) سے نکلنے کی غرض سے ایک یا زیادہ چکر لگ جائیں، تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۱۸) ☆ اگر طواف کرنے والا دورانِ طواف، طواف چھوڑ کر اِس طرح نکل آئے کہ گویا اُس نے طواف توڑ دیا ہے، تو اگر موالات باقی ہے اور چار چکر کے بعد نکلا ہے تو احتیاطِ واجب یہ ہے کہ طواف کو پورا بھی کرے اور دوبارہ بھی طواف انجام دے۔ اور اگر چار چکر پورے نہیں ہوئے تھے تو طواف باطل ہے اور پورا طواف دوبارہ کرے۔

(۲۱۹) ☆ اگر کوئی غلط فہمی سے یا بھول کر طواف کے کچھ چکر یا کسی چکر کا کچھ حصہ چھوڑ دے، تو اگر موالات عِرفی ختم ہونے سے پہلے یاد آجائے، تو اُسے مکمل کرلے تو اُس کا

طواف صحیح رہے گا۔اور اگر موالات ختم ہو جانے کے بعد بھی یاد آئے اور چھوٹے ہوئے چکر ایک، دو یا تین ہوں تو بھی اُنھیں مکمل کرلے تو طواف صحیح ہی رہے گا۔اور اگر چھوٹے ہوئے چکر تین سے زیادہ ہوں تو احتیاطِ واجب کی بنا پر اُن چکروں کو مکمل بھی کرے اور دوبارہ بھی طواف انجام دے۔

(۲۲۰) ☆واجب طواف میں دو یا زیادہ طوافوں کو ملا کر انجام نہیں دیا جاسکتا ہے اور مسئلہ جانتے ہوئے دو طوافوں کو شروع سے ہی ملا کر انجام دے تو طواف باطل ہے۔اور مستحبی طواف میں بھی یہ عمل مکروہ ہے۔(یہ حکم ایک سے زیادہ لوگوں کی طرف سے طواف کرنے کو شامل نہیں ہے۔)

(۲۲۱) ☆مستحب طواف کو بغیر کسی سبب کے بھی درمیان سے توڑا جاسکتا ہے اور واجب طواف کو کسی ضروری کام یا اہم سبب کی بنا پر بلکہ بنابر اظہر بغیر ضروری سبب کے بھی توڑنا جائز ہے۔

(۲۲۲) ☆اگر کسی عذر جیسے مرض یا حیض یا حدثِ بے اختیار کی وجہ سے طواف کو بیچ میں ہی توڑنا پڑے، تو اگر چار چکر ہو چکے تھے تو دوبارہ اُس کے آگے سے طواف مکمل کرے گا اور حیض کے علاوہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ دوبارہ بھی طواف کرے۔اور اگر چار چکر سے پہلے توڑا تھا تو دوبارہ طواف انجام دے۔

(۲۲۳) ☆اگر کسی عذر کی بنا پر طواف توڑ دے اور پھر دوبارہ خود طواف انجام نہ دے سکے تو اگر چار چکر سے پہلے عذر پیدا ہوا تھا، تو کسی نائب کے ذریعہ طواف کے بقیہ چکر کو مکمل کروائے گا۔

(۲۲۴) ☆اگر طواف کرتے ہوئے واجب نماز کا وقت تنگ ہو جائے تو اگر چار چکر پورے ہو چکے تھے تو بقیہ چکر مکمل کرے گا اور اگر چار سے کم چکر ہوئے تھے تو بھی بقیہ چکر بھی مکمل کرے گا اور احتیاط مستحب کی بنا پر دوبارہ بھی طواف انجام دے گا۔

(۲۲۵) ☆اگر طواف مکمل ہو جانے اور موالات ختم ہو جانے یا دوسرے عمل میں داخل ہو جانے کے بعد طواف کے چکروں میں شک ہو، تو اُس کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے۔

(۲۲۶) ☆اگر آخری چکر حجراسوَد پر ختم ہونے سے پہلے شک ہو کہ یہ ساتواں چکر ہے یا آٹھواں تو ظاہراً اُس کا طواف باطل ہے اور اُس طواف کو مکمل بھی کرے اور قصد رِجاء سے دوبارہ بھی طواف کرے۔

(۲۲۷) ☆اگر طواف کے آخری چکر میں چکروں کے کم ہونے میں شک ہو کہ چھ یا سات سے کم ہوئے تو طواف باطل ہے، اور چھ اور سات میں شک ہو، تو احتیاطِ واجب کی بنا پر طواف کو دوبارہ کرے۔ اور اگر شک کم و زیادہ مثلاً چھ، سات اور آٹھ میں ہو یا چھ یا آٹھ چکروں میں ہو تو بھی طواف باطل ہے۔

(۲۲۸) ☆مستحب طواف کے چکروں میں اگر شک ہو تو کم عدد قرار دے کر مکمل کرلے تو اُس کا طواف صحیح ہے۔

(۲۲۹) ☆کثیر الشک کو اپنے شک کی پرواہ نہ کرنا چاہیئے اور بہتر یہ ہے کہ کسی کو چکروں کے عدد یاد رکھنے پر معین کرلے۔

(۲۳۰) ☆طواف کے چکروں میں گمان کا اعتبار نہ کیا جائے گا اور اس کا حکم بھی

شک کا حکم ہے۔

(۲۳۱) ☆ اگر صفا اور مروہ کے درمیان سعی شروع کرنے کے بعد بھی یاد آجائے کہ طواف نہیں کیا ہے تو سعی کو چھوڑ کر طواف انجام دے اور دوبارہ سعی شروع کرے۔

(۲۳۲) ☆ اگر سعی کے درمیان یاد آجائے کہ طواف نامکمل کیا ہے تو اگر طواف کے تین چکر یا کم باقی رہ گئے تھے اور موالات باقی رہ گیا ہے تو بقیہ چکر پورے کر کے سعی کو وہیں سے مکمل کرلے گا اور اگر طواف کے تین سے زیادہ چکر باقی رہ گئے تھے تو طواف مکمل بھی کرے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر دوبارہ بھی طواف کرے اور سعی کو وہیں سے مکمل کر لینا کافی ہے اگر چہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ سعی بھی دوبارہ کرلے۔

(۲۳۳) ☆ بھول چوک، نادانی یا کسی بھی سبب سے اگر طواف کو بلا وضو یا بلا غسل انجام دے لیا ہے تو طواف باطل ہے اور دوبارہ انجام دے۔

(۲۳۴) ☆ بچے یا مریض کو اُٹھا کر طواف کروانے والا اگر اپنے طواف کی بھی نیت کرلے تو دونوں کے طواف صحیح ہیں۔

(۲۳۵) ☆ طواف کے دوروان باتیں کرنا، ہنسنا، مسکرانا یا شعر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر چہ مستحب ہے کہ طواف کے دوران دعا و ذکرِ خدا اور تلاوتِ قرآن میں مشغول رہا جائے۔

(۲۳۶) ☆ طواف کے دوران صرف آگے دیکھنا ضروری نہیں ہے بلکہ داہنے اور بائیں بھی دیکھا جاسکتا ہے اگر چہ احتیاطِ واجب یہ ہے کہ اتنا پیچھے نہ مڑ جائے کہ

پیچھے والوں کو دیکھنے لگے۔

(۲۳۷) ☆ طواف کے دوران (چار چکر مکمل ہو جانے کے بعد) تھکن ختم کرنے یا آرام کرنے کی غرض سے بیٹھا یا لیٹا جا سکتا ہے لیکن یہ وقفہ اِتنا طولانی نہ ہو کہ موالات ختم ہو جائے (یعنی دیکھنے والے اسے طواف کرنے والا ہی نہ کہہ سکیں)، اور ایسی صورت میں اُس کا طواف باطل ہو جائے گا اور وہ دوبارہ سے طواف کرے۔

(۲۳۸) ☆ اگر طواف کو درمیان سے توڑ دیا جائے تو اگر چار چکر پورے ہو چکے ہیں اور مطاف سے باہر نہیں گیا یا کسی کام میں مشغول نہیں ہوا ہے تو وہیں سے طواف جاری رکھے گا اور اگر موالات ختم ہو چکا ہے تو دوبارہ طواف شروع کرے گا۔ اور اگر تین چکر ختم ہونے سے پہلے ہی طواف توڑ دیا تھا تو طواف کو نئے سرے سے شروع کیا جائے گا۔

(۲۳۹) ☆ اگر کسی نے طواف کا آخری چکر بغیر وضو انجام دے دیا اور وضو کرنے کے بعد نئے سرے سے طواف شروع کیا تو اگر موالات عرفی ختم ہو چکا ہو تب تو طواف دوبارہ کرنا صحیح ہے ورنہ دوسرا طواف صحیح ہونا مشکل ہے (یعنی پہلا والا طواف ہی اس کے عمل کا حصہ تھا جسے اُس نے نامکمل چھوڑ دیا ہے)۔

(۲۴۰) ☆ طواف کو درمیان سے توڑ کر بلا وجہ دوبارہ نہیں شروع کیا جا سکتا ورنہ یہ عمرہ میں عمل کا اضافہ سمجھا جائے گا (علاوہ گزشتہ مسائل کے)۔

(۲۴۱) ☆ جو خود طواف نہ کر سکتا ہو، اس کے لئے نائب بنانے سے بہتر یہ ہے کہ کسی چیز پر بٹھا کر طواف کرایا جائے اور اس کے لئے پوری مسجد الحرام مطاف (طواف کرنے والا حصہ ہے، یعنی مقام ابراہیمؑ کے اندر رکھنے کا حکم نہیں ہے) ہے (لیکن بالائی

منزلوں پر نہیں لے جایا جا سکتا ہے)۔

(۲۴۲) ☆ اگر طواف کے کسی چکر میں غلطی سے حجرِ اسماعیل کے اندر سے چلا گیا ہو تو اس کا وہ چکر نامکمل ہے لہٰذا بہتر یہ ہے کہ وہ چکر بلا نیت گزار لے اور حجر اسود سے وہی چکر دوبارہ شروع کرے۔

(۲۴۳) ☆ صفائی کے دوران اگر کام کرنے والے طواف کرنے کی حد (کعبہ اور مقام ابراہیم کے درمیان) سے باہر کر دیں تو بھی مکروہ ہونے کے باوجود بھی طواف جائز اور صحیح ہے۔

(۲۴۴) ☆ اگر کسی شخص نے خمس ادا نہ کی ہوئی رقم سے احرام خرید کر طواف و نماز اور بقیہ اعمال انجام دے دئیے ہیں، تو اگر یہ جان بوجھ کر کیا ہے تو حج وعمرہ دوبارہ کرے۔ (لیکن اگر صرف اتنی رقم کا ہی خمس ادا کر کے مخمس رقم سے احرام خریدے) تو حج وعمرہ صحیح ہے۔ (یہ مسئلہ کا حل ہے، خمس سے فرار کرنے کی ترکیب نہیں ہے اور حق امامؑ وحق سادات کے غاصب سے کوئی عمل قبول نہیں ہوگا۔ مرتّب)۔

(۲۴۵) ☆ اگر کوئی شخص دو تین چکر طواف کرے اور پھر دو تین چکر سعی کر کے تقصیر کر لے تو اگر تدارک کا امکان ہو، تو تدارک کرے ورنہ تمام اعمال باطل ہیں اور سب کچھ دوبارہ سے کرے۔

(۲۴۶) ☆ اگر طواف کا کوئی ایک چکر حجر اسماعیلؑ کے اندر سے کر کے سارے اعمال انجام دیدے تو جاہل مسئلہ ہونے اور موالات کے ختم ہو جانے کی صورت میں تمام اعمال کو دوبارہ انجام دے۔

(۲۴۷) ☆ اگر کوئی شخص طواف مکمل کرنے کے بعد ایک یا دو چکر رجائاً یہ سوچ کر لگا لے کہ شاید کوئی کمی رہ گئی ہوگی تو پوری ہو جائے گی تو ایسی صورت میں جاہل مسئلہ کے لئے تو کوئی حرج نہیں ہے ورنہ طواف کا صحیح ہونا مشکل ہے۔

(۲۴۸) ☆ اگر طواف کے کسی چکر میں کھنچ کر چلا گیا اور اس نے اس حصہ کے بدلے پورا ایک چکر لگا لیا تو اگر جاہل مسئلہ تھا تو کوئی حرج نہیں ورنہ طواف پھر سے کرے۔

(۲۴۹) ☆ اگر کوئی غلطی سے طواف کو رکن یمانی سے شروع کرے اور درمیان میں متوجہ ہو جائے اور طواف کو حجر اسود پر ہی ختم کرے تو اسکا طواف صحیح ہے اور اگر رکن یمانی پر ہی ختم کر دے تو طواف باطل ہے۔

(۲۵۰) ☆ طواف کے چکروں کو گننے میں دوسرے پر اعتماد کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ جس پر اعتماد کیا گیا ہے وہ خود اپنے تعدادِ شوط کا یقین رکھے۔

(۲۵۱) ☆ اگر دوا وغیرہ کھانے کی وجہ سے بھی عورت کو رک رک کر تین دن تک خون آئے تو وہ عورت حائضہ ہے اور اس کا مسجد الحرام میں داخل ہونا حرام ہے اور اگر اس سے کم مدت تک خون آئے تو وہ مستحاضہ سمجھی جائے گی اور اسے اپنے فریضہ کے مطابق عمل کرنا ہوگا کہ مثلاً اگر کثیرہ کا حکم رکھتی ہے تو ایک غسل طواف کے لئے کرے اور اگر طواف کی مدت میں خون بالکل نہ آئے تو اسی غسل میں نماز طواف بھی پڑھ لے ورنہ نماز کے لئے الگ غسل کرے اگر چہ احتیاط یہی ہے کہ نمازِ طواف کے لئے الگ غسل کرے۔

(۲۵۲) ☆ اگر مستحاضہ جس کا حکم غسل یا وضو کرنا ہے، غسل یا وضو کی وجہ سے اتنی

دیر ہو کہ موالات یا متواتر نہ کہا جاسکے اور تیمم کے ذریعہ متواتر اعمال انجام دئے جاسکیں تو احتیاط واجب کی بنا پر تیمم کرکے اعمال کو ایک کے بعد دوسرا عمل کے طور پر انجام دے۔

(۲۵۳) ☆ اگر مستحاضہ عورت طواف کے لئے غسل کرے اور درمیان طواف میں نمازِ جماعت شروع ہو جائے تو وہ اُسی غسل سے نماز نہیں پڑھ سکتی بلکہ طواف مکمل کرے اور نماز کے لئے دوسرا غسل کرکے نماز انجام دے۔اور گر اس نے طواف روک کر نماز پڑھ لی ہے تو اگر چار چکر پورے ہونے کے بعد طواف روکا تھا تو طواف کو وہیں سے آگے مکمل کرے ورنہ طواف دوبارہ شروع کرے۔

(۲۵۴) ☆ سید اور غیر سید عورت قمری اعتبار سے ساٹھ سال کی عمر کے بعد اگر چہ تمام صفات کے ساتھ بھی خون دیکھے تو وہ استحاضہ ہے اور اس میں سیدہ اور غیر سیدہ کی عمر میں فرق نہیں ہے۔

(۲۵۵) ☆ اگر کسی شخص کو مستقل طور پر ریاح خارج ہوتی رہتی ہو یا مستقل پیشاب یا پاخانہ نکلتا رہتا ہو کہ طواف اور نماز، وضو کی حالت میں انجام دے ہی نہ سکتا ہو تو ایسا شخص ایک وضو کرکے طواف اور نمازِ طواف دونوں انجام دے بشرطیکہ کوئی دوسرا حدث صادر نہ ہو۔

(۲۵۶) ☆ اگر کوئی شخص دِل میں طواف کی نیت کرکے طواف شروع کرے اور کچھ دور چلنے کے بعد خیال کرے کہ نیت زبان سے کہنا چاہئے تھی اور پلٹ کر دوبارہ زبان سے نیت کرکے پھر آگے بڑھے تو بھی بعید نہیں ہے کہ اس کا طواف صحیح ہو (یعنی

طواف کو صحیح سمجھے)۔

(۲۵۷) ☆ "قِران" یعنی دو طواف کی ایک ساتھ نیت کر کے دونوں طواف اگر ایک ساتھ ہی کئے جائیں تو چاہے دونوں طواف واجب ہوں یا ایک واجب اور دوسرا طواف مستحب ہو، پہلا طواف بہر حال باطل ہے۔ لیکن اگر دونوں طواف مستحب ہوں تو بھی ایک ساتھ دو طواف جائز ہونے کے باوجود مکروہ ہیں۔

(۲۵۸) ☆ جن مسائل میں طواف اور نمازِ طواف کو دوبارہ انجام دینا واجب ہے، وہاں وہ شخص گویا حالت اِحرام میں ہے اور اُسے تمام محرماتِ احرام مثلاً سلے کپڑے پہننا وغیرہ سے اجتناب واجب ہے۔

(۲۵۹) ☆ عورت کے لئے طواف کی حالت میں نماز والا ہی حجاب ضروری نہیں ہے اگر چہ احتیاطاً نماز ہی جیسا حجاب اختیار کرے لیکن اگر کچھ بال یا کلائی یا پیر کا ٹخنہ وغیرہ ظاہر بھی ہو جائے تو طواف باطل نہ ہوگا۔ لیکن جان بوجھ کر ظاہر کیا ہے تو گناہگار ضرور ہوگی۔ بلکہ احتیاطِ واجب یہ ہے کہ چہرہ کو نقاب وغیرہ سے نہ چُھپنے دے۔

(۲۶۰) ☆ اگر کوئی صحیح طواف کرنے کے باوجود یہ سوچے کہ اچھی طرح نہیں ہوسکا اور ایک اور طواف کرلے تو چونکہ طواف اور نمازِ طواف کے درمیان فاصلہ پیدا کرلیا ہے لہٰذا اُس کا عمل صحیح ہونے میں اشکال ہے (یعنی دوبارہ طواف کر کے نمازِ طواف پڑھے)۔

(۲۶۱) ☆ عمرہ یا حج کا طواف کرنے سے پہلے مستحبی طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن حج کا احرام باندھ کر عرفات جانے سے پہلے مستحبی طواف احتیاطِ واجب

کی بنا پر نہ کرنا چاہئے، اور اگر ایسا کرلیا تو احتیاط مستحب کی بنا پر پھر سے تلبیہ (یعنی لبیک... آخر تک) کہے۔

(۲۶۲) ☆ خانۂ کعبہ کا ایک چکر بھی کسی کی نیابت میں لگایا جاسکتا ہے لیکن اس طرح سات چکروں کو ایک طواف نہ کہا جائے گا۔

آداب و مستحباتِ طواف

(خیال رہے کہ نیچے ذکر کئے جانے والے بہت سے مستحبات پر عمل کرنا تقریباً ناممکن جیسا ہے لہٰذا جو آسانی سے ممکن ہو سکے انھیں پر کفایت کرے اور کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے واجب کی ادائگی پر منفی اثر پڑے ۔ مرتّب)

طواف کرتے ہوئے مستحب ہے کہ یہ پڑھا جائے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيٓ اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الَّذِيْ يُمْشٰى بِهٖ عَلٰى طَلَلِ الْمَآءِ كَمَا يُمْشٰى بِهٖ عَلٰى جُدَدِ الْاَرْضِ، وَ اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الَّذِيْ يَهْتَزُّ لَهٗ عَرْشُكَ، وَ اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الَّذِيْ تَهْتَزُّ لَهٗ الْاَقْدَامُ مَلَائِكَتِكَ، وَ اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الَّذِيْ دَعَاكَ بِهٖ مُوْسٰى مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ فَاسْتَجَبْتَ لَهٗ وَ اَلْقَيْتَ عَلَيْهِ مَحَبَّةً مِّنْكَ، وَ اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الَّذِيْ غَفَرْتَ بِهٖ مُحَمَّدٍ رضی اللہ عنہا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَ مَا تَأَخَّرَ وَ اَتْمَمْتَ عَلَيْهِ نِعْمَتَكَ اَنْ تَفْعَلَ بِيْ كَذَا وَ كَذَا

(کذاوکذا کی جگہ پر اپنی دعائیں طلب کرے)

پروردگارا! تجھ سے تیرے اُس نام کے وسیلہ سے سوال کررہا ہوں کہ جس کے ذریعہ سطحِ آب پر اُسی طرح چلتے ہیں جس طرح زمین کی سختی پر چلا جاتا ہے، اور تجھ سے تیرے اُس نام کے واسطہ کے طلب کررہا ہوں جس سے تیرا عرش تک کانپ جاتا ہے اور تجھ سے تیرے اُس نام کے واسطہ سے مانگ رہا ہوں جس سے فرشتوں تک کے پاؤں لرزتے ہیں اور تجھ سے تیرے اُس نام کے سہارے سوالی ہوں کہ جس کے ذریعہ جناب موسیٰؑ نے کوہِ طور کے کنارے سے سوال کیا تھا تو تونے اُن کی دعا قبول کرلی تھی اور اُن کے دل میں اپنی محبت ڈال دی تھی، اور تجھ سے تیرے اُس نام کے حوالے سے سوال کررہا ہوں کہ جس کے سبب تونے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سلسلہ میں اگلی پچھلی ساری خطائیں معاف کردیں اور اُن پر اپنی نعمتیں مکمل کردیں کہ میرے ساتھ .... کر (دعا کرے)۔

اور مستحب ہے کہ طواف کرتے ہوئے یہ دعا بھی پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اِلَيْكَ فَقِيْرٌ وَ اِنِّيْ خَائِفٌ مُسْتَجِيْرٌ فَلَا تُغَيِّرْ جِسْمِيْ وَلَا تُبَدِّلْ اِسْمِيْ

اے اللہ! بیشک میں تیری بارگاہ میں فقیر ہوں اور میں خوف کے عالم میں پناہ چاہنے والا ہوں، پس میرے جسم کو متغیر اور میرے نام کو

تبدیل نہ کر دینا۔

اور جب حجرِ اسماعیل کے پاس پہونچے تو پرنالے کی جانب سر کو اُٹھائے اور کہے:

اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنِیْ الْجَنَّۃَ وَ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ وَ عَافِنِیْ مِنَ السُّقْمِ وَ اَوْسِعْ عَلَیَّ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ وَ ادْرَأْ عَنِّیْ شَرَّ فَسَقَۃَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَ شَرَّ فَسَقَۃِ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ

بارالٰہا! مجھے جنت میں داخل فرما اور اپنی رحمت کے حوالے سے جہنم سے پناہ عطا فرما اور بیماری سے محفوظ فرما اور میرے رزقِ حلال میں وسعت عنایت فرما اور مجھ سے جن و اِنس اور عرب و عجم کے فاسقوں کے شر کو دور فرما۔

اور جب حجرِ اسود سے آگے بڑھ کر کعبہ کے پیچھے کی جانب پہونچے تو کہے:

یَا ذَا الْمَنِّ وَ الطَّوْلِ، یَا ذَا الْجُوْدِ وَ الْکَرَمِ، اِنَّ عَمَلِیْ ضَعِیْفٌ فَضَاعِفْہُ لِیْ وَ تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ، اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اے احسان و فضل کرنے والے، اے سخاوت و کرم کرنے والے، میرے اعمال کم ہیں پس اُنھیں میرے لئے اضافہ کر دے اور اُنھیں مجھ سے قبول فرما کہ بیشک تو سننے اور جاننے والا ہے۔

جب رکنِ یمانی کے پاس پہونچے تو ہاتھوں کو اُٹھا کر کہے:

یَا اَللّٰہُ، یَا وَلِیَّ الْعَافِیَۃِ، وَ خَالِقَ الْعَافِیَۃِ، وَ رَازِقَ الْعَافِیَۃِ، وَ

اَلْمُنْعِمُ بِالْعَافِيَةِ، وَ الْمَنَّانُ بِالْعَافِيَةِ، وَ الْمُتَفَضِّلُ بِالْعَافِيَةِ، عَلَيَّ وَ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِكَ، يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ رَحِيْمَهُمَا، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ، وَ ارْزُقْنَا الْعَافِيَةِ، وَ تَمَامَ الْعَافِيَةِ، وَ شُكْرَ الْعَافِيَةِ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ، يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اے اللہ، اے عافیت کے حاکم، عافیت کے خالق، عافیت کے رازق، مجھ پر اور تمام مخلوقات پر عافیت کے ذریعہ نعمت نازل کرنے والے، عافیت کے ذریعہ احسان کرنے والے، عافیت کے سبب فضل کرنے والے، اے دنیا و آخرت کے رحمان و رحیم، محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور ہمیں عافیت کا رزق عنایت فرما اور عافیت کو مکمل فرما اور دنیا و آخرت میں عافیت پر شکر کرنے والا قرار فرما، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

اور جب رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان میں پہونچے تو کہے:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

پالنے والے! ہم پر دنیا میں بھی خوبیاں عطا فرما اور آخرت میں بھی حسنات عنایت فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے محفوظ فرما۔

اور طواف کے ساتویں چکر میں مستجار (رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان کا

دیوارِ کعبہ والا حصہ) کے پاس پہونچے تو ہاتھوں کو دیوارِ کعبہ سے مَس کرے (مگر رخ دیوار کی طرف نہ ہونے پائے اور دیوار سے ہاتھ لگا کر چلتا نہ رہے) اور چہرے اور شکم کو (رُک کر) دیوارِ کعبہ سے لگائے اور کہے:

اَللّٰهُمَّ الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَ الْعَبْدُ عَبْدُكَ وَ هٰذَا مَكَانُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ

خدایا! یہ گھر، تیرا گھر ہے۔ اور یہ بندہ، تیرا بندہ ہے۔ اور یہ جگہ تجھ سے جہنم سے پناہ مانگنے کی جگہ ہے۔

اس کے بعد اپنے گناہوں کا اعتراف کرے اور اُن کی معافی چاہے کہ انشاء اللہ قبول ہوگی، اور پھر کہے:

اَللّٰهُمَّ مِنْ قِبَلِكَ الرَّوْحُ وَ الْفَرَجُ وَ الْعَافِيَةُ، اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَمَلِيْ ضَعِيْفٌ فَضَاعِفْهُ لِيْ وَ اغْفِرْ لِيْ مَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنِّيْ وَ خَفِيَ عَلٰى خَلْقِكَ، اَسْتَجِيْرُ بِاللّٰهِ

بارالہا! تجھ ہی سے آزادی وگشائش اور عافیت ہے۔ خدایا! بیشک میرے اعمال کم ہیں پس اُنھیں میرے لئے زیادہ کردے اور میرے اُن گناہوں کو بخش دے جو مخلوقات سے تو پوشیدہ ہیں مگر اُنھیں تو جانتا ہے، اے اللہ میں جہنم سے پناہ مانگتا ہوں۔

اور جو چاہے دعا کرے اور رکن یمانی کو استلام کرے (دور سے ہاتھوں کے ذریعہ چومے) اور حجرِ اسوَد پر آ کر طواف ختم کرے اور کہے:

اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَ بَارِكْ لِیْ فِیْمَا آتَیْتَنِیْ

اے اللہ! مجھے میرے رزق پر قناعت کرنے کی توفیق عطا فرما اور جو کچھ بھی تو نے عنایت فرمایا ہے اس میں برکت شامل فرما۔

نمازطواف

خلاصہ:

نمازطواف دو رکعت، صبح کی نماز کی طرح ہی ہے جس میں نماز واجب کے تمام شرائط کی رعایت ضروری ہے۔

نمازطواف، طواف کے بعد اور سعی سے پہلے ادا کی جائے گی اور اسے مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے یا کچھ داہنی بائیں طرف پڑھا جائے گا لیکن مستحب طواف کی نماز مقام ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ کی دوری پر حرم میں کہیں بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

نمازطواف آہستہ اور بلند آواز، دونوں طرح پڑھی جاسکتی ہے اور اس کی رکعت میں شک، نماز کو باطل کر دیتا ہے۔

(۲۶۳) ☆ طواف عِمرہ (اور حج وغیرہ) ختم ہونے کے بعد واجب ہے کہ دو رکعت نماز، نماز صبح کی طرح پڑھے۔

(۲۶۴) ☆ نمازِطواف میں کوئی بھی سورہ پڑھا جاسکتا ہے (لیکن بہت بہتر یہ ہے کہ جن سوروں میں واجب سجدے ہیں اُنھیں نہ پڑھے۔ مرتّب) اور مستحب ہے کہ پہلی

رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ توحید (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ کافرون (قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ) پڑھے۔

(۲۶۵) ☆ نمازِطواف کو نمازِ صبح کی طرح بلند آواز سے اور نمازِ ظہر کی طرح آہستہ آواز سے دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

(۲۶۶) ☆ نمازِطواف کے احکام بھی نماز پنجگانہ جیسے ہی ہیں اور اس کی رکعتوں میں شک وظن سے بھی نماز، باطل ہو جاتی ہے۔

(۲۶۷) ☆ احتیاطِ واجب کی بنا پر طواف اور نمازِطواف میں زیادہ فاصلہ نہ ہونا چاہئے کہ مثلاً نمازِ قضاء وغیرہ پڑھنے لگے، لیکن ذرا آرام یا مناسب جگہ وغیرہ کی تلاش میں دس منٹ تک کا فاصلہ، فاصلہ شمار نہ کیا جائے گا۔

(۲۶۸) ☆ واجب ہے کہ نمازِطواف کو مقام ِابراہیمؑ کے قریب پڑھا جائے اور ظاہراً اسے مقام ِابراہیمؑ کے پیچھے اِس طرح کھڑے ہو کر پڑھے کہ مقام ِابراہیمؑ اُس کے اور کعبہ کے درمیان میں واقع ہو، اور بہتر ہے کہ مقام سے قریب نماز پڑھے لیکن اگر دوسروں کی زحمت کا سبب ہو، تو پیچھے ہی کھڑا ہو۔

(۲۶۹) ☆ اگر زیادہ مجمع ہونے کی وجہ سے مقام ِابراہیمؑ کے قریب پیچھے کی طرف نماز نہ پڑھ سکے تو احتیاطِ واجب کی بنا پر مقام سے قریب داہنے بائیں کہیں بھی نماز پڑھ لے اور مقام سے پیچھے دور جا کر بھی نماز پڑھے۔ اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو مسجد الحرام میں کہیں بھی نماز پڑھ لے مگر احتیاط مستحب کی بنا پر مقام ِابراہیمؑ سے قریب رہنے کی کوشش کرے۔ اور اگر اس طرح نماز پڑھ چکنے کے بعد سعی کا وقت تنگ ہونے سے

پہلے مقام کے پیچھے نزدیک نماز پڑھنے کا موقع فراہم ہو جائے تو احتیاطِ مستحب کی بنا پر پھر سے نماز پڑھ لے۔

(۲۷۰) ☆ طواف ِمستحب کی نماز کو اختیاراً بھی مسجد الحرام میں کہیں بھی پڑھا جا سکتا ہے بلکہ اُسے چھوڑا بھی جا سکتا ہے کیونکہ ظاہراً طواف ِمستحب کی نماز پڑھنا بھی مستحب ہے۔

(۲۷۱) ☆ اگر کوئی شخص طواف ِواجب کی نماز بھول جائے تو جب بھی اُسے یاد آئے اُسے چاہئے کہ مقام ِابراہیمؑ پر جا کر (گزشتہ مسائل کی نزدیکی والی ترتیب کے اعتبار سے) نماز ادا کرے۔

(۲۷۲) ☆ اگر نمازِطواف کو بھول کر سعی کرنے لگے تو جہاں کہیں بھی یاد آئے وہیں سعی کو چھوڑ کر نماز ادا کرے اور پھر سعی کرے۔اور اگر نماز بھول کر مکہ مکرمہ سے واپس چلا جائے تو جہاں کہیں بھی یاد آجائے احتیاط واجب کی بنا پر واپس آ کر مقام ابراہیمؑ کے قریب نماز پڑھے،اور اگر پلٹنا مشکل ہو تو جہاں کہیں بھی یاد آئے وہیں نماز پڑھ لے، اور اگر چہ پلٹنا ممکن بھی ہو تو صرف نماز کے لئے پلٹنا ضروری نہیں ہے۔

(۲۷۳) ☆ اگر کوئی شخص نمازِطواف پڑھنے سے پہلے (خدانخواستہ) مر جائے تو اُس کے بڑے بیٹے پر نمازِ پنجگانہ کی طرح اس کی ادائیگی بھی واجب ہے۔

(۲۷۴) ☆ اگر کوئی شخص نماز میں صحیح طریقہ سے قرأت نہیں کر سکتا (چاہے لاپرواہی کی بنا پر ہی ہو) تو اگر سورۂ حمد کا کچھ حصہ صحیح پڑھ سکتا ہو تو اتنا پڑھ لینا ہی کافی ہے۔ اور اگر وہ بھی نہ پڑھ سکے تو احتیاطِ واجب کی بنا پر قرآن کا کچھ حصہ اگر صحیح پڑھ سکتا ہو تو وہ بھی

پڑھے، اگر وہ بھی نہ پڑھ سکے تو تسبیحات اربعہ پڑھے۔ اگر صحیح یاد کرنے کا موقع بھی نہ ہو تو جتنا یاد کر سکے وہ ہی پڑھ لے، اگر یہ ممکن نہ ہو تو اتنا قرآن ہی پڑھ لے کہ جتنے کو قرآن پڑھنا کہا جا سکے ورنہ کوئی تسبیح پڑھ لے۔ اور ایسے جاہل انسان سے، جو سورہ یاد نہ کر سکتا ہو دوسرا سورہ پڑھنا ساقط ہے۔

(۲۷۵) ☆ نمازِ طواف کسی وقت بھی پڑھی جا سکتی ہے لیکن اگر واجب نماز کا وقت تنگ ہو تو پہلے پنجگانہ والی نماز ادا کرے اور نمازِ طواف بعد میں پڑھے۔

(۲۷۶) ☆ اگر کسی نے جان بوجھ کر نماز نہیں سیکھی تو جیسے بھی پڑھ سکتا ہو پڑھے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اپنی نماز کے علاوہ، جماعت کے ساتھ بھی (بغیر جماعت کی نیت کے) پڑھے اور کسی سے نیابت میں بھی نماز پڑھوائے۔

(۲۷۷) ☆ عمرۂ مستحب کی نمازِ طواف واجب ہے اور اسے مقام اِبراہیمؑ کے پیچھے ہی ادا کرنا چاہیئے۔

(۲۷۸) ☆ اگر کسی نے نمازِ طواف کو بغیر وضو کے پڑھ لیا (مثلاً اس کا وضو ٹوٹ گیا تھا) اور سعی و تقصیر کر لی تو احتیاط واجب کی بنا پر طواف بھی دوبارہ کرے اور اُس کے بعد کے سارے اعمال انجام دے۔

(۲۷۹) ☆ جو لوگ اپنی نماز صحیح طریقہ سے نہ پڑھ پانے کی وجہ سے جماعت سے نماز پڑھنا چاہتے ہیں، وہ صرف طواف ِواجب کی ہی نماز، جماعت سے پڑھ سکتے ہیں۔

(۲۸۰) ☆ نمازِ پنجگانہ کی طرح ہی نمازِ طواف میں بھی کسی متنجس چیز کو (نجاست

کے ذریعہ نجس ہونے والی چیز سے نجس ہوجانے والی چیز کو متنجس کہتے ہیں) اپنے ساتھ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۸۱) ☆ اگر کسی نے نمازِ طواف کے بغیر یا نماز و سعی کے بغیر تقصیر کرلی تو اُسے چاہئے کہ اگر وقفہ زیادہ ہوگیا ہو تو طواف بھی دوبارہ کرے اور اس کے بعد کے سارے اعمال بمع تقصیر کے، پھر سے ادا کرے۔

مستحبات نمازِ طواف

(۲۸۲) ☆ نمازِ طواف کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ پڑھے اور نماز کے بعد حمد و ثناء پروردگار اور محمد و آل محمد پر صلوات پڑھے اور اللہ سے دعا کرے اور سجدہ میں جا کر کہے:

سَجَدَ لَكَ وَجْهِيْ تَعَبُّداً وَ رِقّاً، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ حَقّاً حَقّاً، اَلْاَوَّلُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ، وَ الْآخِرُ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ، وَ هَا اَنَا ذَا بَيْنَ يَدَيْكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ، فَاغْفِرْلِيْ، اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ غَيْرُكَ، فَاغْفِرْلِيْ، فَاِنِّيْ مُقِرٌّ بِذُنُوْبِيْ عَلٰى نَفْسِيْ وَ لَا يَدْفَعُ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ غَيْرُكَ

میں نے اپنی پیشانی تیرے سجدہ میں بندگی و غلامی کے احساس سے رکھ دی ہے، تیرے علاوہ کوئی معبودِ حق و برحق نہیں ہے، تو ہر شئ سے پہلے اور ہر شئ کے بعد ہے، اور یہ میں تیری بارگاہ میں سر بسجود ہوں

پس مجھے بخش دے کیونکہ عظیم گناہوں کو تیرے علاوہ کوئی معاف نہیں کرسکتا، پس مجھے معاف کر دے۔ اور میں اپنے نفس پر کئے ہوئے تمام گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں اور ان بڑے بڑے گناہوں کو تو تیرے سوا کوئی ختم نہیں کرسکتا ہے۔

سعی

(صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان چکر لگانا)

خلاصہ:

کوہِ صفا اور کوہِ مروہ کے درمیان، نمازِ طواف کے بعد سات چکّر اِس طرح لگانا کہ صفا سے مروہ ایک اور مروہ سے صفا دوسرا چکّر ہوتا ہے یعنی سعی صفا سے شروع ہو کر مروہ پر ختم ہوتی ہے۔

سعی، حج و عمرہ کا رکن ہے یعنی اِس کے چھوڑ دینے سے عمل باطل ہو جاتا ہے۔

اس میں طہارت شرط نہیں ہے یعنی حیض اور وضو نہ ہونے کی صورت میں بھی سعی صحیح ہے۔

سعی صفا و مروہ کے درمیان کی جائے گی بنابریں اوپری اور نچلی منزلوں میں سعی درست نہیں ہے۔ اس میں چار چکر کے بعد استراحت یا پانی پینے وغیرہ کے لئے رکا جا سکتا ہے۔

(۲۸۳) ☆ نمازِ طواف کے بعد کوہِ صفا اور کوہِ مروہ (جو مسجد الحرام سے متصل

مشہور و معروف پہاڑیاں ہیں) کے درمیان واجب کی نیت سے سات چکر (جسے "شوط" کہتے ہیں) سعی کرے اس طرح کہ صفا سے مروہ تک ایک اور مروہ سے صفا تک دو چکر ہو نگے ۔ یعنی سعی کا پہلا چکر ، کوہِ صفا سے شروع ہوگا اور سعی کا آخری چکر ، کوہِ مروہ پر ختم ہوگا ۔

(۲۸۴) ☆ سعی کا کوہِ صفا سے ہی شروع کرنا واجب ہے اور اگر کوہِ مروہ سے سعی شروع کر دے تو جب بھی متوجہ ہو جائے ، سعی کو دوبارہ شروع کرے ۔

(۲۸۵) ☆ اگر کوئی شخص سعی کو کوہِ صفا سے شروع تو کرے لیکن صفا و مروہ کے جانے آنے کو دو چکر کے بجائے ایک ہی قرار دے ، اور اس شخص نے کوشش کے باوجود مسئلہ نہ جاننے کی بنا پر ایسا کر لیا ہو تو اسکی سعی صحیح ہے ورنہ باطل ہے ، اور دوبارہ سے سعی کرے ۔

(۲۸۶) ☆ سعی کو اختیاراً بھی پیدل یا سوار ہو کر کیا جا سکتا ہے لیکن پیدل سعی کرنا افضل اور بہتر ہے ۔

(۲۸۷) ☆ سعی میں حدث اور خبث (معنوی اور ظاہری نجاست جیسے حیض آنا یا خون وغیرہ لگا ہونا) سے پاک ہونا ضروری نہیں ہے ، اور اسی طرح شرمگاہ کا چھپا ہونا بھی ضروری اور لازم نہیں ہے اگرچہ ان کا ہونا بہتر ہے ۔

(۲۸۸) ☆ سعی کا طواف اور نماز طواف کے بعد ہی ہونا ضروری ہے ، بنابریں اگر جان بوجھ کر طواف یا نمازِ طواف سے پہلے سعی کر لے تو دوبارہ نمازِ طواف کے بعد سعی کرنا ضروری ہے ۔ لیکن اگر بھول کر کر لے تو بہتر ہے کہ سعی دوبارہ انجام دے ۔

(۲۸۹) ☆ سعی کو معین شدہ اور عام طور پر استعمال ہونے والے راستے سے ہی

ہونا چاہیئے اور اگر اس کے برخلاف کرے گا تو اُس کی سعی باطل ہے۔

(۲۹۰) ☆ سعی کے مقام کو اگر کئی طبقہ کر دیا جائے اور وہ طبقات صفا و مروہ کے بیچ میں واقع ہوں (جو کہ نہیں ہیں) تو سعی صحیح ہے (چنانچہ او پری فلور پر سعی صحیح نہیں ہے)۔

(۲۹۱) ☆ ضروری ہے کہ مروہ کی جانب جاتے ہوئے اُسی کی طرف رخ رکھے اور صفا کی جانب آتے ہوئے اُسی طرف رخ رکھے، ہاں داہنے بائیں یا کبھی کسی ضرورت کے تحت پیچھے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۹۲) ☆ آرام اور تھکن مٹانے کے لئے سعی کے درمیان صفا یا مروہ پر رکا یا بیٹھا یا سو یا جاسکتا ہے اگر چہ اسے اتنا نہ ہونا چاہیئے کہ موالات (سلسلہ وار عمل کرنا) ختم ہو جائے اور بہتر یہ ہے کہ یہ استراحت و آرام دونوں پہاڑیوں کے بیچ میں نہ ہو۔

(۲۹۳) ☆ سعی کو طواف و نمازِ طواف کے بعد آرام، استراحت، گرمی کم کرنے یا پانی پینے وغیرہ کی غرض سے رات تک تاخیر سے انجام دیا جاسکتا ہے کیونکہ دونوں عمل کا مِلا ہونا ضروری نہیں ہے۔ ہاں دوسرے دن تک نہیں ٹالا جاسکتا اور اگر کوئی بغیر کسی عذر کے جان بوجھ کر دوسرے دن تک سعی ٹال دے تو پھر سے طواف و نمازِ طواف ادا کرنا چاہیئے۔

(۲۹۴) ☆ سعی بھی عبادات میں سے ہے، لہٰذا اسے بھی خالص نیت اور اللہ کی بارگاہ میں تذلّل و انکسار کے ساتھ انجام دینا چاہیئے۔

(۲۹۵) ☆ سعی بھی طواف کی طرح رکن کی حیثیت رکھتی ہے لہٰذا اسے جان بوجھ

کر یا بھولے سے چھوڑ دینا یا سات چکر سے زیادہ کرنا، عمل کو باطل کر دیتا ہے اور طواف کا ہی حکم رکھتا ہے۔

(۲۹۶) ☆ اگر سعی کو بھولے سے سات چکر سے کم کر لے تو ہر حالت میں ضروری ہے کہ یاد آنے پر پورا کرے اور اگر وطن واپس ہو چکا ہو تو نائب کے ذریعہ پورا کروائے۔

(۲۹۷) ☆ اگر سعی کو بھولے سے سات چکر سے زیادہ کر لے اور اگر ایک یا دو چکر مکمل ہونے کے بعد یاد آئے تو مستحب ہے کہ سات چکر پورے کرے۔

(۲۹۸) ☆ صرف سعی ادا کرنے سے احرام کے ذریعہ حرام ہونے والی چیزیں حلال نہیں ہوتیں۔

(۲۹۹) ☆ اگر سعی کر چُکنے کے بعد اس کے چکروں کی تعداد میں شک کرے تو اگر یہ شک زیادہ چکروں کے بارے میں ہو، تو سعی کو صحیح سمجھے اور اگر شک کم چکروں کے بارے میں ہو تو سعی باطل ہے اور دوبارہ سے انجام دے۔

(۳۰۰) ☆ اگر سعی کے بعد اُس کے صحیح انجام پانے یا نہ پانے میں یا آنے جانے کے انداز میں شک ہو، تو اُس کی پرواہ نہ کرنا چاہئے۔

(۳۰۱) ☆ اگر کسی کو سعی کے دوران طواف کے سات چکر سے زیادہ کر لینے کا خیال آجائے تو اسے چاہئے کہ سعی روک کر واپس مسجد الحرام جائے اور وہاں اُس زیادہ طواف کے چکر کو قربت کی نیت سے سات چکر تک مکمل کر کے دوبارہ آ کر سعی مکمل کرے، بلکہ بہتر یہ ہے کہ سعی دوبارہ شروع کرے۔

(۳۰۲) ☆ اگر کسی نے سعی کو کوہِ مروہ سے شروع کیا ہو اور کوہِ صفا پر ختم کیا ہو، تو اُسے چاہئے کہ سعی کو دوبارہ صحیح انجام دے اور تقصیر کر بھی چکا ہو تو دوبارہ تقصیر بھی انجام دے۔

(۳۰۳) ☆ اگر کوئی سعی کے چھٹے ہی چکر کو آخری سمجھ کر ختم کر دے اور تقصیر کر لے اور فوراً اسے متوجہ کر دیا جائے یا وہ خود متوجہ ہو جائے تو ایک اور چکر لگا کر سعی مکمل کرے اور دوبارہ تقصیر کرے، اور اس پر کوئی کفارہ بھی نہیں ہے۔

(۳۰۴) ☆ اگر کوئی شخص ہَروَلہ (اونٹ کی چال سے اُچھلتے ہوئے چلنا) کے مقام سے گزرنے کے بعد دیکھے کہ لوگ ہروَلہ کرتے ہوئے چل رہے ہیں تو اگر جان بوجھ کر واپس آ کر (اُسی چکر میں) ہروَلہ کرے تو سعی باطل ہے، لیکن اگر ناواقفِ مسئلہ تھا، تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۳۰۵) ☆ اگر کوئی شخص مسئلہ نہ جاننے کی بنا پر سعی کے چکروں میں اضافہ کر دے تو اُس کی سعی باطل نہ ہوگی، اگرچہ دوبارہ سعی کرلے، تو بہتر ہے۔

(۳۰۶) ☆ اگر کوئی شخص مسئلہ نہ جاننے کی بنا پر سعی کو کم چکروں پر ہی ختم کر دے اور کافی وقت گزرنے کے بعد دوبارہ سعی کرے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر فوراً ہی دوسری سعی شروع کر دے تو وہ سعی صحیح نہیں کہی جا سکتی (کیونکہ گویا اس نے ہی ایک ہی سعی میں ۹ر چکر لگائے ہیں، لیکن کچھ دیر گزرنے کی صورت میں گویا اس نے پہلی سعی غلط کی تھی تو دوسری صحیح انجام دے دی ہے۔ مرتّب)

(۳۰۷) ☆ اگر کوئی شخص سعی انجام ہی نہ دے اور تقصیر کرلے تو اُسے چاہئے کہ

جب یاد آئے تو سعی کرے اور تقصیر بھی دوبارہ انجام دے۔

(۳۰۸) ☆ سعی کے ہر شوط میں بہتر ہے کہ موالات کا خیال رکھے اور درمیان میں زیادہ فاصلہ نہ کرے۔

مستحباتِ سعی

(۳۰۹) ☆ طواف اور نمازِ طواف سے فارغ ہونے کے بعد مستحب ہے کہ زمزم پر جائے اور آبِ زمزم پیئے اور اُسے اپنے سر، پشت اور پیٹ پر ڈالے اور کہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِلْماً نَافِعاً وَرِزْقاً وَاسِعاً وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَّسُقْمٍ

بارالٰہا! اسے ہمارے لئے فائدہ مند علم، وسیع رزق اور ہر بیماری اور مرض سے نجات کا ذریعہ قرار فرما۔

اس کے بعد حجرِ اسوَد کے قریب آئے اور حجرِ اسوَد کے سامنے والے راستے سے اطمینان وسکون کے ساتھ کوہِ صفا کی طرف جائے۔ کوہِ صفا پر پہونچنے کے بعد حجرِ اسوَد کی جانب رُخ کر کے اللہ کی حمد وثنا کرے اور اُس کی نعمتوں کی یاد کرے اور کہے:

''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' (اللہ سب سے بڑا ہے) سات مرتبہ کہے،

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' (ساری حمد، اللہ کے لئے ہی ہے) سات مرتبہ کہے،

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے) سات مرتبہ کہے،

تین مرتبہ کہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ، وَ هُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ تنہا ہے، کوئی اُس کا شریک نہیں ہے، ملک وحمد سب اُسی کے لئے ہیں، زندگی وموت دینے والا وہی ہے اور وہ ایسا زندہ ہے جسے موت نہیں ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے

اس کے بعد محمد وآل محمد پر صلوات بھیجے اور پھر تین مرتبہ کہے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَبْلَانَا وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَيِّ الدَّائِمِ

کبریائی اللہ کے لئے ہے کہ اُس نے ہماری ہدایت کی ہے، حمد و ستائش اللہ کے لئے ہے کہ اُس نے ہماری آزمائش کی ہے اور حمد و تعریف اُس حی و قیوم، اللہ کے لئے ہی ہے اور حمد وثنا اُسی حی و دائم، اللہ کے لئے ہے۔

اور پھر تین بار کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ، لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اُس کے بندے اور رسول ہیں، ہم صرف اُسی کی عبادت کرتے ہیں اور اُس کے دین کے مخلص ہیں چاہے یہ بات مشرکوں کو ناگوار ہی کیوں نہ گزرے۔

اس کے بعد تین بار کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَ الْيَقِيْنَ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ

اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں معافی و عافیت اور یقین کا سوال کرتا ہوں۔

پھر تین مرتبہ کہے:

اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے اللہ! ہمیں دنیا و آخرت میں نیکیاں عنایت فرما اور عذابِ جہنم سے محفوظ فرما۔

اور پھر:

''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' سو مرتبہ کہے

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' سو مرتبہ کہے

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' سو مرتبہ کہے

''سُبْحَانَ اللهِ'' سو مرتبہ کہے

اور اس کے بعد کہے:

لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ وَحْدَهُ، اَنْجَزَ وَعْدَهُ وَ نَصَرَ عَبْدَهُ وَ غَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ، فَلَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَحْدَهُ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِي الْمَوْتِ وَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَ وَحْشَتِهِ، اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ فِيْ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ تنہا و یکتا ہے، اُس نے اپنے وعدہ کو پورا کیا اور اپنے بندے کی نصرت کی اور تنہا ہی تمام گروہوں پر غلبہ عنایت فرمایا، پس ملک وحمد تنہا اُسی کے لئے ہے۔ اے اللہ! مجھے موت اور موت کے بعد کے مراحل میں برکت و رحمت عطا فرما، باالٰہا! قبر کی تاریکی و وحشت سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ خدایا! مجھے اُس دن اپنے سایۂ عرش میں رکھنا جس دن تیرے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ فراہم نہ ہوگا۔

اور مستقل اپنے دین و نفس، اہل و عیال اور مال و منال کو اللہ کی خدمت میں سپرد کرتا رہے۔

اور اس کے بعد کہے:

اَسْتَوْدِعُ اللهَ الرَّحْمٰنَ الرَّحِيْمَ الَّذِيْ لَا تُضِيْعُ وَدَائِعُهُ

دِيْنِيْ وَ نَفْسِيْ وَ اَهْلِيْ، اَللّٰهُمَّ اسْتَعْمِلْنِيْ عَلٰى كِتَابِكَ وَ سُنَّةِ نَبِيِّكَ وَ تَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهٖ وَ اَعِذْنِيْ مِنَ الْفِتْنَةِ

میں اُس رحمان و رحیم اللہ کے سپرد اپنی امانتیں کرتا ہوں کہ جو دین و نفس اور اہل و عیال کی امانتوں کو ضائع نہیں کرتا۔ اے اللہ! مجھے اپنی کتاب اور اپنے نبیؐ کی سنت پر عمل کرنے میں مشغول، اُنھیں کے دین وملت پر خاتمہ اور فتنہ سے پناہ عنایت فرما۔

اس کے بعد تین بار کہے:

''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' اور پھر دو مرتبہ گزری ہوئی دعا کی تکرار کرے اور ایک بار تکبیر کہے۔ اگر یہ سب نہ کر سکے تو جتنا ممکن ہو اس پر عمل کرے۔

اور یہ بھی مستحب ہے کہ قبلہ رو ہو کر یہ دعا بھی پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ قَطُّ فَاِنْ عُدْتُ فَعُدْ عَلَيَّ بِالْمَغْفِرَةِ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ، اَللّٰهُمَّ افْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اِنْ تَفْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ تَرْحَمْنِيْ وَ اِنْ تُعَذِّبْنِيْ فَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِيْ وَ اَنَا مُحْتَاجٌ اِلٰى رَحْمَتِكَ، فَيَا مَنْ اَنَا مُحْتَاجٌ اِلٰى رَحْمَتِهٖ اِرْحَمْنِيْ اَللّٰهُمَّ لَا تَفْعَلْ بِيْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اِنْ تَفْعَلْ بِيْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ تُعَذِّبْنِيْ وَ لَمْ تَظْلِمْنِيْ اَصْبَحْتُ اَتَّقِيْ عَدْلَكَ وَ لَا اَخَافُ جَوْرَكَ فَيَا مَنْ هُوَ عَدْلٌ لَا يَجُوْرُ اِرْحَمْنِيْ

بارالٰہا! میرے تمام اُن گناہوں کو بخش دے جنھیں میں نے اپنی عادت کے مطابق انجام دیا ہے تو، تو اپنی عادت کے مطابق میری مغفرت فرما دے کیونکہ تو غفور و رحیم ہے۔ خدایا! میرے ساتھ وہ کر جس کا تو اہل ہے کیونکہ تو اپنی اہلیت کے مطابق کرے گا تو مجھ پر رحم کرے گا اور اگر مجھ پر عذاب بھی کرنا چاہے گا تو، تو مجھ پر عذاب سے بے نیاز ہے اور میں تیری رحمت کا محتاج ہوں۔ اے جس کی رحمت کا میں محتاج ہوں، مجھ پر رحم فرما۔ اے اللہ! میرے ساتھ وہ برتاؤ نہ کرنا جس کا میں اہل ہوں کیونکہ اگر تو میرے ساتھ وہ برتاؤ کرے گا جس کا میں اہل ہوں تو مجھ پر عذاب نازل کرنے کے باوجود بھی ظلم نہ کرے گا، مجھے تو تیرے ظلم سے نہیں، تیرے عدل سے ہی ڈر لگتا ہے۔ اے وہ عادل جو ظلم نہیں کرتا، مجھ پر رحم فرما۔

حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو چاہتا ہے کہ اُس کے مال میں اضافہ ہو، اُسے چاہئے کہ کوہِ صفا پر زیادہ سے زیادہ ٹھہرے اور جب صفا سے نیچے اُترنے لگے (اگرچہ اب یہ ناممکن ہوگیا ہے کیونکہ کوہِ صفا کی بلندی کو شیشے کی دیوار سے بند کر دیا گیا ہے۔ مرتّب) تو ذرا نیچے آ کر خانۂ کعبہ کی طرف رُخ کر کے کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ عَذَابِ الۡقَبۡرِ وَ فِتۡنَتِهٖ وَ غُرۡبَتِهٖ وَ وَحۡشَتِهٖ وَ ظُلۡمَتِهٖ وَ ضِيۡقِهٖ وَضَنۡكِهٖ، اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیۡ فِیۡ ظِلِّ عَرۡشِكَ يَوۡمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ

اے اللہ! میں قبر کے عذاب، امتحان، تنہائی، وحشت، تاریکی و تنگی اور مصیبت سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ بارالٰہا! مجھے اُس دن اپنے سایۂ عرش میں جگہ عنایت فرما جس دن تیرے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

مستحب ہے کہ سعی پیدل کی جائے اور جب ہروَلہ کے مقام تک پہونچے تو تیز اُونٹ کی چال سے چلے اور پھر آرام سے جائے اور واپسی میں بھی یہی کرے۔ عورتوں کے لئے ہروَلہ نہیں ہے۔ اور مستحب ہے کہ ہروَلہ کے مقام پر یہ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَيْتِهٖ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَجَلُّ الْاَكْرَمُ، وَ اهْدِنِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ، اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَمَلِيْ ضَعِيْفٌ فَضَاعِفْهُ لِيْ وَ تَقَبَّلْهُ مِنِّيْ، اَللّٰهُمَّ لَكَ سَعْيِيْ وَ بِكَ حَوْلِيْ وَ قُوَّتِيْ تَقَبَّلْ مِنِّيْ عَمَلِيْ، يَا مَنْ يَقْبَلُ عَمَلَ الْمُتَّقِيْنَ

بنامِ خدا و بخدا اور اللہ سب سے بڑا ہے، اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہلبیت پر صلوات ہے۔ خدایا! معاف کر اور رحم فرما اور جو تو میرے بارے میں جانتا ہے اُسے بخش دے کیونکہ تو باعزت و جلال و اکرام ہے، اور مستحکم دین کی طرف میری ہدایت فرما۔ اے اللہ! میرے عمل کمزور ہیں، اُنھیں اضافہ فرما اور مجھ سے قبول فرما۔ بارالٰہا! میری

کوششیں، طاقتیں اور قوتیں سب تیرے لئے ہیں، اے متّقیوں سے قبول کرنے والے، میرے عمل کو قبول فرما۔

اور سعی میں ہروَلہ کے مقام سے آگے بڑھنے کے بعد یہ کہے:

یَا ذَا الْمَنِّ وَ الْفَضْلَ وَ الْکَرَمِ وَ النَّعْمَاءِ وَ الْجُوْدِ. اِغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ، اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ.

اے احسان وفضل وکرم ونعمت وسخاوت کرنے والے! میرے گناہوں کو معاف کر دے کیونکہ گناہوں کو تیرے علاوہ کوئی معاف نہیں کرسکتا۔

اور مروہ تک پہونچنے کے بعد وہی سب پڑھے جو صفا پر پڑھ چکا ہے اور اس کے بعد پڑھے:

اَللّٰھُمَّ یَا مَنْ اَمَرَ بِالْعَفْوِ، یَا مَنْ یُحِبُّ الْعَفْوَ، یَا مَنْ یُعْطِیْ عَلَی الْعَفْوِ، یَا مَنْ یَّعْفُوْ الْعَفْوَ، اَلْعَفْوُ اَلْعَفْوُ اَلْعَفْوُ

اے اللہ! جس نے معاف کرنے کا حکم دیا ہے، اے معافی کو پسند کرنے والے، اے معافی عطا کرنے والے، اے معافی دینے والے، مجھے معاف کر دے، معاف کر دے، معاف کر دے۔

مستحب ہے کہ سعی کرتے ہوئے رونے کی کوشش کرے اور زیادہ سے زیادہ دعائیں کرے اور بار بار یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُسْنَ الظَّنِّ بِکَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَ صِدْقِ

الْنِيَّةِ فِي الْتَوَكُّلِ عَلَيْكَ.

اے اللہ! میں تجھ سے ہر حال میں حُسن ظِن، صدق نِیت اور تجھ پر توکل کا سوال کرتا ہوں۔

تقصیر یا حلق

خلاصہ:

تقصیر، سعی کے بعد تھوڑے سے بال کاٹنا یا بال کے ساتھ ناخن تراشنا ہے، جو واجب ہے اور اس کے بعد ہی احرام کے سبب حرام ہونے والی چیزیں سوائے عورت کی لذت کے، سب حلال ہو جاتی ہیں۔ عورت کی لذت طواف النساء اور اُس کی ماز کے بعد ہی حلال ہوتی ہے۔

سعی، حج و عمرہ کا رکن ہے یعنی اِس کے چھوڑ دینے سے عمل باطل ہو جاتا ہے۔ اس میں طہارت شرط نہیں ہے یعنی حیض اور وضو نہ ہونے کی صورت میں بھی سعی صحیح ہے۔

تقصیر کسی جگہ بھی کی جا سکتی ہے اور اگر کوئی بھول کر چلا جائے تو وطن میں بھی تقصیر کی جا سکتی ہے جس کے بعد نائب طواف النساء اور اُس کی نماز پڑھے تا کہ عورت کی لذت حلال ہو جائے۔

(۳۱۰) ☆ سعی کرنے کے بعد واجب ہے کہ تقصیر کرے، یعنی تھوڑے سے ناخن یا تھوڑے سے سر یا موچھ یا داڑھی کے بال کاٹے اور احتیاط واجب کی بنا پر اگر

ناخن کاٹنا چاہے تو بال کاٹنے کے بعد ہی کاٹے۔ یا حلق کرے یعنی سر مونڈے۔

(۳۱۱) ☆ تقصیر بھی ایک عبادت ہے بنابریں اسے پاکیزہ نیت، غیرِ خدا کی اطاعت سے خالی اور ریاکاری وغیرہ سے پاک ہونا چاہیئے ورنہ یہ عمرہ کو باطل کرنے کا بھی سبب بن سکتے ہیں۔

(۳۱۲) ☆ احرام باندھنے والا جب تقصیر یا حلق کرلے گا تو اُس پر جو چیزیں احرام کے سبب حرام ہوئی تھیں، سب حلال ہوجائیں گی، سوائے عورت و مرد کا ایک دوسرے سے لذت حاصل کرنا، کہ وہ طواف النساء کے بعد ہی حلال ہوتا ہے۔

(۳۱۳) ☆ تقصیر میں بال اُکھاڑنا یا زیر بغل یا دوسرے بال کاٹنا کافی نہیں ہے بلکہ احتیاطِ واجب کی بنا پر صرف ناخن کاٹنا بھی کافی نہیں ہے اور ضروری ہے کہ سر، داڑھی یا موچھ کے بال کم کرے۔

(۳۱۴) ☆ اگر کوئی شخص غلط اور باطل تقصیر کرنے کے بعد اُن کاموں میں سے کوئی کام کرلے جو احرام میں حرام ہوتے ہیں تو کوئی کفارہ نہیں ہے (علاوہ شکار کرنے کے، کہ جس کی تفصیل کتابوں میں درج ہے۔ مرتّب)۔

(۳۱۵) ☆ اگر کوئی شخص عمرۂ مفردہ میں تقصیر نہ کرے اور وطن واپس چلا جائے تو اُسے چاہیئے کہ جہاں ہو، وہیں تقصیر کرلے، لیکن پھر (احتیاط واجب کی بنا پر) ضروری ہے کہ تقصیر کے بعد دوبارہ طواف النساء اور اُس کی نماز پڑھے یا اُن دونوں اعمال کے لئے نائب مقرر کرے۔

(۳۱۶) ☆ اگر کوئی شخص جہالت کی بنا پر عمرۂ مفردہ میں طواف و نمازِ طواف

کے بعد ہی تقصیر کر لے اور پھر سعی کے بعد دوبارہ تقصیر انجام دے تو اُس کا عمرہ صحیح ہے اور کوئی کفارہ بھی نہیں ہے۔

طواف النساء اور اُس کی نماز

خلاصہ:

تقصیر کے بعد عام طواف کی طرح ہی طواف النساء اور اُس کی دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے جس کے بعد ہی عورت سے لذت حلال ہوگی۔

وہ تمام باتیں جو عمرہ کے طواف میں ذکر کی جا چکی ہیں، سب اُسی طرح طواف النساء میں بھی ضروری ہیں۔

چند عمرۂ مفردہ یا حج وعمرۂ مفردہ کے لئے ایک ہی طواف النساء کافی نہیں ہے بلکہ ہر عمرے کے لئے الگ طواف النساء واجب ہے۔

(۳۱۷) ☆ تقصیر یا حلق کے بعد چاہیئے کہ خانۂ کعبہ کے سات چکر، طواف النساء کی نیت سے لگائے اور اُس کے بعد دو رکعت نمازِ طواف النساء، مقام اِبراہیم سے پیچھے ادا کرے۔

(۳۱۸) ☆ طواف النساء اور طواف عِمرہ میں نیت کے علاوہ کوئی فرق نہیں

ہے، لہٰذا اُسے بھی حجر اسوَد سے شروع اور وہیں ختم کرے اور بایاں شانہ دیوار کعبہ کی طرف رکھے اور تما اُن شرائط کا خیال کرے جو طواف عمرہ میں ذکر کی گئی ہیں۔

(۳۱۹) ☆ طواف النساء، مرد و عورت (شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ یا بیوہ یا بغیر زوجہ کے ہوں اور شادی کی عمر سے آگے بڑھ چکے ہوں۔ مرتّب)، سمجھدار اور نا سمجھ، بچہ و بچی، یہاں تک کہ خنثیٰ و خصی وغیرہ سب کے لئے ضروری ہے، ورنہ جیسا کہ گزر چکا ہے عورت، مرد سے اور مرد، عورت سے کوئی لذت حاصل نہیں کر سکتا۔

(۳۲۰) ☆ اگر کسی نے کئی بار عمرۂ مفردہ کیا ہو اور کسی بار بھی طواف النساء نہ کیا ہو تو اُسے ہر عمرہ کے لئے (احتیاط واجب کی بنا پر) ضروری ہے کہ طواف النساء الگ الگ کرے اور نمازِ طواف بھی پڑھے۔

(۳۲۱) ☆ اگر کسی نے عمرۂ مفردہ میں تقصیر سے پہلے ہی طواف النساء کر لیا ہو تو اُس کے لئے (احتیاط واجب کی بنا پر) ضروری ہے کہ تقصیر کرنے کے بعد دوبارہ طواف النساء کرے اور اُس کی نماز پڑھے (ورنہ عورت و مرد کا ایک دوسرے سے لذت حاصل کرنا جائز نہ ہوگا)۔

(۳۲۲) ☆ اگر کسی کو عمرۂ مفردہ یا حج سے واپس وطن جانے کے بعد شک ہو کہ طواف النساء کیا تھا یا نہیں تو اُسے چاہئے کہ جا کر طواف النساء کرے اور اگر جانا مشکل ہو تو کسی نائب سے طواف النساء اور نماز ادا کروائے۔

(۳۲۳) ☆ اگر کوئی شخص عمرۂ مفردہ میں طواف النساء بھول جائے اور عمرۂ تمتع کا احرام باندھ لے تو وہ عمرۂ تمتع سے پہلے یا بعد میں، یا حج کے بعد بھی عمرۂ مفردہ کا طواف النساء کر سکتا ہے، لیکن عمرۂ مفردہ اور حج دونوں کا ایک ہی طواف النساء کافی نہ ہوگا اور اسے دو الگ الگ طواف النساء کرنے ہونگے۔

محصورومصدود

(جو دشمن وغیرہ یامرض کی بنا پرحج وعمرہ سے روک دیا گیاہو)

خلاصہ:

اگرکسی شخص کوحکومتی قوانین یا سختیوں وغیرہ کی وجہ سے یا بیمار ہوجانے کی وجہ سے احرام باندھنے کے بعد مکہ مکرمہ جانے سے روک دیا جائےتو اُسے چاہئے کہ وہیں کم ازکم ایک دنبہ قربانی کرکے احرام اُتار دے اور اُس پرقربانی کے بعد ساری چیزیں بمع عورت کے، حلال ہوجائیں گی۔

یہی حکم اُس شخص کے لئے بھی ہے جسے حکومتی، دفتری یا شخصی قرض وغیرہ یا بینک لون وغیرہ کے سبب احرام کے بعد حج یا عمرہ کے لئے مکہ مکرمہ نہ جانے دیا جائے۔

(۳۲۴) ☆''مصدود'': وہ شخص ہے جو دشمن (یاباطل حکومت، کمپنی، قوانین یا نظام) وغیرہ کی وجہ سے احرام باندھنے کے بعد اماکنِ مقدسہ تک پہونچ کرحج وعمرہ سے روک دیا گیا ہو۔ اور''محصور'': وہ شخص ہے جسے کسی مرض کی وجہ سے حج وعمرہ سے، احرام

باندھنے کے بعد روک دیا گیا ہو۔(جس کی تفصیل آگے آئے گی۔مرتّب)

(۳۲۵) ☆ جس کسی نے بھی حج یا عمرہ کے لئے احرام باندھ لیا ہے، اُس پر واجب ہے کہ اعمالِ حج و عمرہ کو مکمل کرے ورنہ وہ احرام کی حالت میں باقی رہے گا۔(ہاں ! بعض حالات میں اعمال کئے بغیر احرام باطل ہو جاتا ہے۔مرتّب)

(۳۲۶) ☆ اگر کوئی شخص احرام عمرہ باندھے، لیکن دشمن یا حکومت وغیرہ اُسے اعمال کی ادائگی کے لئے مکہ نہ جانے دیں، اور کوئی دوسرا راستہ بھی مکہ پہونچنے کا نہ ہو یا اُس راستہ کا خرچ اتنا ہو جسے وہ برداشت نہ کرسکتا ہو، تو اُسے چاہئیے کہ اُسی جگہ پر (یا واپس ہو کر) ایک اونٹ یا گائے ورنہ ایک دنبہ ذبح کر دے، یا قربانی نہ کرسکتا ہو تو دس روزے رکھے، کہ اس کے بغیر احرام سے نکل نہیں سکتا۔بلکہ تھوڑے سے بال کاٹنے کے بعد قربانی کرے۔اور قربانی کے بعد وہ تمام محرمات احرام (حتیٰ عورت کی لذت تک) حلال ہو جائیں گے۔

(۳۲۷) ☆ اگر کسی کو قرض (یا حکومتی محکمہ جاتی یا دفتری لون وغیرہ) کی وجہ سے حج و عمرہ سے احرام کے بعد روک دیا جائے، تو اُس کا بھی یہی حکم ہے۔

(۳۲۸) ☆ اگر احرام باندھنے کے بعد مکہ جانے یا اعمال حج و عمرہ کرنے کے لئے (دشمن یا حکومت وغیرہ) پیسہ کا مطالبہ کرے تو اگر (بہت) مشکل نہ ہو تو ادا کر دے، ورنہ اُس پر بھی 'مصدود' کا حکم جاری ہوگا۔

(۳۲۹) ☆ اگر کوئی بیمار ہو جانے کی وجہ سے احرام کے بعد مکہ جا کر عمرۂ مفردہ یا عمرۂ تمتع نہ کرسکے اور وطن واپس کر دیا جائے تو اُسے چاہئیے کہ قربانی کا جانور یا اُس کی

قیمت مکۂ مکرمہ بھیجے اور وہاں قربانی کروائے اور قربانی کے بعد تقصیر کرے، اور یہ ممکن نہ ہو تو اپنے وطن میں ہی قربانی کر کے تقصیر کر لے، جس کے بعد اُس پر حرام ہونے والی ساری چیزیں سوائے عورت کے، حلال ہو جائیں گی اور پھر طواف النساء اور اُس کی نماز کے لئے کسی کو نائب بنا دے، جب نائب طواف النساء اور نمازِ طواف النساء پڑھ دے گا تو عورت سے لذت بھی حلال ہو جائے گی۔

طواف وداع

(۳۳۰) ☆ جو شخص مکہ چھوڑ کر واپس جا رہا ہو اُس کے لئے مستحب ہے کہ طوافِ وداع (رخصت از کعبہ و مکہ) و نمازِ طوافِ وداع ادا کرے۔ اور اس طواف میں ہر چکر پر جب رکنِ یمانی اور حجرِ اسود پر پہونچے تو اُسے چومے (اگر ممکن ہو، جو ظاہراً ممکن نہیں ہوتا ورنہ ہاتھ کے اشارہ سے چومے۔ مرتّب) اور جب مستجار (رکن یمانی کے بعد سے حجرِ اسود کے قریب تک کی دیوار) پر پہونچے تو اُس کے مستحبات (جو گزر چکے ہیں) اُنھیں انجام دے اور جو چاہے دعا کرے۔ اور طواف کے بعد بھی حجرِ اسود کو چومے اور اپنے پیٹ کو خانۂ کعبہ سے مَس کرے اور ایک ہاتھ حجرِ اسود پر رکھے اور دوسرے ہاتھ کو کعبہ کے دروازے رکھے (جو بظاہر ممکن نہیں ہوتا، تو جس قدر بھی ممکن ہو، کرے۔ مرتّب) اور حمد و ثناءِ پروردگار کرے اور محمد و آل محمد پر صلوات پڑھے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ نَبِيِّكَ وَ اَمِيْنِكَ
وَ حَبِيْبِكَ وَ نَجِيِّكَ وَ خِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، اَللّٰهُمَّ كَمَا بَلَّغَ
رِسَالَاتِكَ وَ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِكَ وَ صَدَعَ بِاَمْرِكَ وَ اُوْذِيَ فِيْ

جَنْبِكَ وَ عَبْدَكَ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ، اَللّٰهُمَّ اقْلِبْنِيْ مُفْلِحاً مُنْجِحاً مُسْتَجَاباً بِاَفْضَلِ مَا يَرْجِعُ بِهِ اَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ مِنَ الْمَغْفِرَةِ وَ الْبَرَكَةِ وَ الرَّحْمَةِ وَ الرِّضْوَانِ وَ الْعَافِيَةِ

(پروردگارا! صلوات نازل فرما حضرت محمدؐ پر، جو تیرے بندے، رسول، نبی، امین، حبیب، پاکیزہ اور تیرے بندوں میں سب سے نیک ہیں۔ خدایا! (ویسی ہی صلوات) جیسے اُنھوں نے تیری رسالت پہونچائی، تیری راہ میں جہاد کیا، تیرے امر پر مستحکم رہے، تیری راہ میں مشکلات برداشت کیں اور موت آنے تک تیری عبادت کرتے رہے۔ بارالٰہا! مجھے کامیاب و کامران اور دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ واپس فرما، جس طرح تو نے خود تک آنے والے کسی گروہ کو بھی بہترین مغفرت و برکت، رحمت و رضوان اور امان و عافیت کے ساتھ واپس کیا ہے)

اور مستحب ہے کہ مسجد الحرام سے باب الحناطین سے (جواب نہیں ہے۔ مرتّب)، (بلکہ) رکنِ شامی کے سامنے کے دروازے سے باہر نکلے اور نکلتے ہوئے دوبارہ واپس آنے کی توفیقات کی دعا کرتا رہے۔ اور یہ مستحب ہے کہ باہر نکل کر ایک درہم کا (تھوڑی مقدار میں۔ مرتّب) خرمہ خرید کر فقراء میں صدقہ دیدے۔

مسائل متفرقہ

خلاصہ:

مسجدلحرام اور مسجد النبی کی نمازِ جماعت میں شرکت کر سکتے ہیں لیکن آہستہ آہستہ سارے اذکار خود پڑھے۔ اوراُن کے پتھروں پر یا حکم تقیہ کے مطابق اُن کے قالینوں پر بھی سجدہ کیا جاسکتا ہے۔

پورے نئے اور پُرانے مکہ و مدینہ شہر میں مسافر اپنی نمازوں کو قصر اور پوری دونوں طرح پڑھ سکتا ہے۔ لیکن مدینہ کے مخصوص روزوں کے علاوہ مسافر روزہ نہیں رکھ سکتا ہے۔

(۳۳۱) ☆ جب ''مسجد الحرام'' یا ''مسجد النبیؐ'' میں نمازِ جماعت قائم ہو تو اُسی نمازِ جماعت میں شامل ہونا جائز ہے لیکن اگر ممکن ہو تو ماموم آہستہ سے یا صرف خود کے لئے قرأت کرے ورنہ صرف ذہن میں دہراتا رہے۔ اور اگر نمازِ جمعہ میں شرکت ہو تو چاہئے کہ بعد میں نماز ظہر بھی پڑھے۔

(۳۳۲) ☆ تمام اقسام کے پتھروں پر سجدہ کرنا جائز ہے چاہے سنگ مرمر ہو یا

سنگ معدنی، چونے کا پتھر ہو یا چاک کا پتھر، اور مسجد الحرام و مسجد النبیؐ کے تمام پتھروں پر نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

(۳۳۳) ☆ مکہ و مدینہ میں، اگر تقیہ کے حکم کی مخالفت نہ ہو تو عام مسلمانوں کے ساتھ نمازِ جماعت میں شرکت کی جاسکتی ہے اور بہتر یہی ہے کہ عام مسلمانوں کی جماعت (مسجد الحرام و مسجد النبیؐ) میں شرکت کی جائے۔

(۳۳۴) ☆ مسافر کے لئے نماز میں قصر یا تمام (پوری پڑھنے) کا اختیار پورے نئے و پرانے شہر مکہ مکرمہ و مدینۂ منورہ میں ہے، چاہے جہاں تک وسعت ہو چکی ہو۔

(۳۳۵) ☆ اگر بیماری وغیرہ کی وجہ سے احرام کے لئے سلے کپڑے اُتارنا ممکن نہ ہو تو انھیں کپڑوں میں نیت احرام کر لے اور بعد میں جب ممکن ہو تو کپڑے اُتار کر لباس احرام باندھ لے اور احتیاط واجب کی بنا پر ایک گوسفند کفارہ بھی دے۔

(۳۳۶) ☆ کفاراتِ احرام کا مندرجہ ذیل مسائل کے علاوہ صرف علم و آگاہی اور جان بوجھ کر کرنے سے تعلق ہے۔ بنابریں اگر بھول کر یا مسئلہ نہ جاننے کی بنا پر کوئی عمل ہو جائے، تو کفارہ نہیں ہے علاوہ اُن مسائل کے، کہ یہ اگر مسئلہ نہ جاننے یا بھولے سے بھی ہو جائیں تو کفارہ دینا ہی ہوگا جیسے شکار کرنا، حج یا عمرہ کا طواف بھول کر بیوی سے مباشرت کر لینا، بلاوجہ سر یا داڑھی پر ہاتھ پھیرنے سے ایک یا چند بال کا ٹوٹ جانا اور خوشبودار تیل سے مالش کرنا۔

(۳۳۷) ☆ کفارات کا مصرف، مسلمانوں بلکہ احتیاطِ واجب کی بنا پر مومنین

کے مستحق لوگ ہیں لیکن اگر مومن مستحق فراہم نہ ہوسکیں تو ناصبیوں (جو لوگ اہلبیتؑ سے دشمنی کا اظہار کرتے ہیں۔مرتّب) کے علاوہ کسی بھی کمزور و نادار کو دے سکتے ہیں۔

(۳۳۸) ☆ اگر حدودِ حرم میں کوئی چیز پڑی ہوئی مل جائے جس کی قیمت ایک درہم یا اس سے زیادہ ہو تو احتیاطِ واجب کی بنا پر اُسے صدقہ دیدے۔

(۳۳۹) ☆ مسجد النبیؐ میں جہاں قالین بچھے ہوں، اگر تقیہ کا تقاضہ ہو اور وہ چیزیں نہ ہوں جن پر سجدہ صحیح ہوتا ہے تو انھیں قالینوں پر سجدہ صحیح ہے اور وہاں سے کسی دوسری جگہ جانا ضروری نہیں ہے۔

(۳۴۰) ☆ جو لکڑی سے بنی چٹائیاں عام طور پر ایرانی یا شیعہ حجاج وزائرین کے لئے مدینہ وغیرہ میں ملتی ہیں اگرچہ وہ دھاگے سے بُنی ہوتی ہیں مگر اُن پر سجدہ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

(۳۴۱) ☆ اگر مکہ و مدینہ میں نمازِ مغرب باجماعت پڑھی جائے اور وہ نماز قبل از وقت ہو تو نمازِ مغرب دوبارہ پڑھنا ضروری ہے اور اگر مغرب وقت کے اندر پڑھی ہے تو اس کے فوراً بعد نماز عشاء پڑھی جا سکتی ہے۔

(۳۴۲) ☆ بند ڈبہ کی مچھلی اگر چھلکے والی ہو اور یہ معلوم ہو کہ وہ پانی سے نکلنے کے بعد یا جال میں آنے کے بعد مَری ہے تو اُس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور بند ڈبہ والا گوشت اگر مسلمان کمپنی کا ہو یا اُسے مسلمان کمپنی نے اِمپورٹ کیا ہو اور یہ احتمال ہو کہ اُس کمپنی نے شرعی ذبح کا خیال کیا ہوگا تو اُس گوشت کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلاً وَ آخِراً وَ ظَاهِراً وَ بَاطِناً وَ السَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَاللَّعْنُ عَلٰى اَعْدَائِهِمْ اَجْمَعِيْنَ

اختتام بحث: کمرہ نمبر: ۱۰۱، ہوٹل شمس الشاطی، مکہ مکرمہ، ۲۷/ مارچ، ۲۰۱۱ء، اتوار، ۹/ بجے صبح

اختتام کتاب: رہائش حقیر، اسمیتا ہیری ٹیج، ۳/اے/ ۲۰۴، نیا نگر، میرا روڈ، تھانہ، ۱۵/ستمبر، ۲۰۱۱ء، جمعرات، ۱۱/ بجے صبح

عمرۂ مفردہ

ترتیب وار اعمال اور نیت کا طریقہ

اعمال عمرہ مفردہ

احرام، طواف، نماز طواف، سعی، تقصیر، طواف نساء اور نماز طواف نساء

۱۔احرام باندھنے کی نیّت:

''احرام باندھتا ہوں عمرۂ مفردہ کا واجب/مستحب قربۃ الی اللہ۔'' اس کے فوراً بعد اس طرح تلبیہ پڑھے:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لاَ شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ لاَ شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ

۲۔طواف کی نیّت:

''طواف خانۂ کعبہ کرتا ہوں برائے عمرۂ مفردہ واجب/مستحب قربۃ الی اللہ۔''

۳۔نماز طواف کی نیت:

''دو رکعت نماز طواف پڑھتا ہوں برائے عمرۂ مفردہ واجب/مستحب قربۃ الی اللہ۔''

۴۔سعی کی نیت:

''سعی کرتا ہوں صفا و مروہ کے درمیان سات مرتبہ برائے عمرۂ مفردہ واجب/ مستحب قربۃ الی اللہ۔''

۵۔تقصیر کی نیت:

''تقصیر کرتا ہوں برائے عمرۂ مفردہ واجب/مستحب قربۃ الی اللہ۔''

۶۔طواف نساء:

''طواف نساء کرتا ہوں برائے عمرۂ مفردہ واجب/مستحب قربۃ الی اللہ۔''

۷۔نماز طواف نساء:

''دو رکعت نماز طواف نساء پڑھتا ہوں برائے عمرۂ مفردہ واجب/مستحب قربۃ الی اللہ۔''

نوٹ:

تقصیر کے بعد عمرۂ مفردہ کے اعمال مکمل ہو جاتے ہیں اور احرام باندھنے کے بعد جو چیزیں حرام ہوگئی تھیں وہ سب حلال ہو جائیں گیں۔ سوائے عورت کے یہ طواف النساء اور اس کی نماز کے بعد حلال ہوگی۔

برائے ایصال ثواب

اور ترفیع درجات

(۱) ثریا بنت بدرالدین لاڈک

(۲) فاطمہ بائی بنت عبدالرسول اوکیرا

(۳) حامد حسین ولد محمد یٰس

(۴) خانوادہ ملّا محمد باقر طاب ثراہ

اور

مرحوم خدمتگذاران ادارہ معین الزائرین